UNIVERSAL LIBRARY
OU_232723
UNIVERSAL LIBRARY

قال الله تعالیٰ ومن يطع الر[illegible]ل فقد اطاع الله

الحمد لله الوهّاب كتاب مستطاب مرجع الشّيوخ والشّاب مسمّی به

هدية الحرمين

[illegible]تملة علىٰ مسائل الفريدة الغريبة واحكام الشريعة المنيفة في ثبوت علم الاوّلية والاخرويّة وحيوة الابديّة وعديم المثل في الخاتميّة واثر القدم والشّفاعة لحضرة المحمّدية وبدع كل شئ بواسطة النبوية وفضيلة المولد وكلمة التّوحيد وتقبيل الابهامين عند قول المؤذن شهادة المحمّدية والاستمداد عن القبور الولية وقراءة القرٰان والادعية والتّصدق من انواع الماكولية والملبوسيّة لاموات امّة المحمّدية والسّفر الى روضة النّبوية والتّقليد لملّة الحنفيّة من تاليفات عالم تحرير فاضل بے نظير جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول مولانا الحاج الحافظ ابو الرشيد محمّد عبد الحكيم دهلوی قادری دام فيضانه سبط وتلميذ لاستاذ الافاق حض[illegible]ادينا حاجی مولوی محمّد قاسم وجه المحقّقين [illegible]كلّمين والصّوفيين سند المحدّثين والمفس[illegible] [illegible]دس الله سرّه العزيز ونظر الله بوجهه العزيز

[illegible] مجددی باهتمام تمام جن[illegible] [illegible]صاحب حاجی الحرمين الشريفين منبع فيض والاحسان [illegible]ابراهيم صاحب ابن الحاج قاضی نور محمد صاحب پلبندری سلمهما الله الباری

وبه تصحيح مالا كلام در سنه ۱۲۸۸ الهجری النبوی صلی الله عليه وسلم

بہ بانگ بلند جامۂ طبع پوشید

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَرْسَلَ رُسُلًا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ

سب تعریفین اللہ کو جسنے بھیجا رسولون کو خوشیان سُنانیوالے اور ڈرانیوالے تاکہ نہووے لوگونکے لئے

عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَخَصَّ مِنْهُمْ حَبِيْبَهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اللہ پر حجت بعد بھیجنے رسولون کے اور خاص کیا اونمین سے حبیب اپنے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ

وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهِدَايَةِ عَلٰى اَعْدَلِ الطُّرُقِ وَاَقْوَمِ السُّبُلِ وَاَقَامَ عَلٰى شَرَافَةِ

و صحبہ وسلم کو ساتھ راہ بتلانیکے بہت سیدھی راہون اور مضبوط تر راہون پر اور قائم کین اوپر شرافت بزرگی

نُبُوَّتِهٖ شَوَاهِدَ صَادِقَةً عَادِلَةً وَعَلٰى جَلَالَتِهٖ فِيْ رِسَالَتِهٖ دَلَائِلَ قَاطِعَةً

نبوت اوسکی کے گواہیان سچی اور سیدھی اور قائم کین اوپر بزرگی رسالت اوسکی کے دلیلین یقینی

كَامِلَةً وَجَعَلَهَا وَسِيْلَةً اِلٰى مَحَبَّتِهِ الَّتِيْ هِيَ اَصْلُ كُلِّ سَعَادَةٍ وَذَرِيْعَةً

کامل اور کیا اوسکو وسیلہ طرف محبت اوسکی کے وہ محبت کہ ہے وہ جڑ اور بیخ تمام نیکیون اور بہتریونکی اور وسیلہ

اِلٰى مُتَابَعَتِهِ الَّتِيْ هِيَ رَاْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ

طرف تابعداری اوسکی کے وہ تابعداری کہ وہ سردار ہے تمام عبادتونکی اور درود اللہ کا اونپر اور سب

النَّبِيِّيْنَ وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ كُلَّمَا

نبیون اور سب نیکون پر نہایت اس چیز کا کہ لائق ہے یہہ کہ سوال کرے اسکو سوال کرنیوالین سب جبکہ

ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

ذکر کیا اوسکا ذکر کرنیوالوں نے اور سب وہ چیز کا کہ غافل ہوئے ذکر اوسکا سے غفلت والے اور سلام سلام بھیجنا بہت بہت

اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمِسْكِيْنُ الْفَقِيْرُ الْمُفْتَقِرُ اِلَى اللّٰهِ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْحَكِيْمِ

اتحمد پر پیچھے حمد اور صلوٰۃ کے پس کہتا ہے بندہ مسکین فقیر محتاج طرف اللہ کریم کے محمد عبد الحکیم

بْنُ الْفَاضِلِ الْجَلِيْلِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحِيْمِ اَغْرَقَهُمَا اللّٰهُ فِيْ بِحَارِ اَفْضَالِهٖ

بن فاضل جلیل مولانا محمد عبد الرحیم ڈبووے دونوںکو اللہ بیچ دریا افضال اپنے کے

اَلْعَلْوِيُّ نَسَبًا وَالدِّهْلَوِيُّ مَوْطِنًا وَمِيْلَادًا وَالْهِنْدِيُّ اِقْلِيْمًا وَبِلَادًا وَالْمُحَمَّدِيُّ

وہ علوی ہے از روئے نسب کے اور دہلوی از روئے وطن اور جائے پیدائش کے اور ہندی از روئے ولایت اور بلاد کے اور محمدی

دِيْنًا وَاِسْلَامًا وَالْحَنَفِيُّ مَذْهَبًا وَتَقْلِيْدًا وَانْقِيَادًا وَالْقَادِرِيُّ سِلْسِلَةً وَ

از روئے دین اور اسلام کے اور حنفی از روئے مذہب اور تقلید اور انقیاد کے اور قادری از روئے سلسلہ اور

اِرْشَادًا الْمُتَعَلِّمُ الْمُتَلْمِذُ لِاُسْتَاذِ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا اَتْقَى الْعُلَمَا

ارشاد کے متعلم شاگرد اوستاد مشرق اور مغرب کی زمین کا پرہیزگار تر علماؤں کا

اَسْنَى الْفُضَلَاءِ اَفْصَحُ الْفُصَحَاءِ اَبْلَغُ الْبُلَغَاءِ حَاجُّ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ رَاْسُ

بزرگتر فضلا کا فصیح تر فصحا کا بلیغ تر بلغا کا حاجی حرمین شریفین کا سردار

الْمُحَدِّثِيْنَ اَسَاسُ الْمُفَسِّرِيْنَ جَدِّيْ مُحَمَّدْ قَاسِمْ سِرَاجُ الدِّهْلَوِيِّ اَبْرَدَ اللّٰهُ

محدثین کے جڑ بنیاد مفسرین کے نانا میرے محمد قاسم چراغ دلّی کے خنک کرے اللہ

مَضْجَعَهُ الشَّرِيْفَ فَهٰذِهٖ رِسَالَةٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى اَرْبَعَةَ عَشَرَ بَابًا اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

اوسکی اللہ خوابگاہ بزرگ کو پس یہ رسالہ ہے مشتمل اوپر چودہ باب کے باب پہلا

فِيْ اِثْبَاتِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیچ ثابت کرنے علم اولین اور آخرین کے واسطے جناب سید المرسلین کے درود اللہ کا اونپر اور سلام

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ ثُبُوْتِ الْحَيٰوةِ لِرَسُوْلِ الرَّاحَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب دوسرا بیچ بیان ثابت کرنے حیات اور زندگی کے واسطے رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ ذِكْرِ مَا يَصِلُ وَيَجِيْءُ مِنْ كَتْمِ الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ

باب تیسرا بیچ ذکر اوس چیز کے جو پہنچتی ہی اور آتی ہے پوشیدگی عدم اور نیستی سے طرف وجود اور ہستی کے

فَهُوَ بِوَاسِطَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ ثُبُوْتِ

پس وہ بواسطہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی باب چوتھا بیچ ثابت کرنے

الشَّفَاعَةِ لِرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ

شفاعت کے واسطے رسول رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب پانچواں بیچ

ثُبُوْتِ اَثَرِ الْقَدَمِ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْ بَيَانِ

ثبوت نشان اور نقش قدم واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چھٹا بیچ بیان

الْخَاتِمِيَّةِ وَعَدَمِ النَّظِيْرِ وَالْمِثَالِ فِي الْخَاتِمِيَّةِ وَالْفَضَائِلِ فِيْ سَائِرِ الْمَخْلُوْقَاتِ

خاتم النبیین ہونے کے اور بے نظیر اور بے مثال ہونے حضرت کے خاتمیت اور فضائل میں درمیان تمام مخلوقات کے

لِاَفْضَلِ الْمَخْلُوْقَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ السَّابِعُ فِيْ اِبْطَالِ

واسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب ساتواں بیچ بیان باطل کرنے

مَنْعِ التَّعْظِيْمِ الشَّيْءِ الَّذِيْ هُوَ مَنْسُوْبٌ اِلَى الْمَحْبُوْبِ عِزِّ الْعَرَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

منع کرنے تعظیم اوس چیز کے کہ وہ منسوب ہے طرف محبوب خدا ارجمند عرب محمد صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِيْ فَضِيْلَةِ ذِكْرِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

علیہ وسلم کے باب آٹھواں بیچ فضیلت ذکر کرنے مولود شریف نبی ہمارے محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِيْ ذِكْرِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ مُتَّصِلًا

صلی اللہ علیہ وسلم کے باب نواں بیچ ذکر کرنے کلمۂ طیبہ کے متصل

بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِيْ تَقْبِيْلِ الْاِبْهَامَيْنِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ قَوْلِ

نماز کے باب دسواں بیچ بیان چومنے اور بوسہ دینے دونو انگوٹھوں کے وقت سننے قول

الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ فِي الْاِسْتِمْدَادِ

موذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ باب گیارہواں بیچ بیان مدد چاہنے کے

عن

مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْعُرْفِ الَّذِیْ شَاعَ فِیْ دِیَارِ
اہل قبور سے باب بارہواں بیچ بیان اوس عرف کے کہ شائع او پھیلا ہوا ہی ملکوں
اَلْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِاَنَّ الْقَوْمَ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ مِنْ
عرب اور عجم مین ساتھ اس طریقہ کے کہ مقرر قوم جمع ہوتی ہی اور پڑھتی ہی قرآن کو اور خیرات کرتے ہین
اَنْوَاعِ الْمَاکُوْلَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَیُهْدُوْنَ ثَوَابَهٗ لِمَوْتٰهُمْ اَلْبَابُ الثَّالِثُ
طرح طرح کے کھانوں اور پینوں سے اور ہدیہ اور بخشتے ہین ثواب اوسکا واسطے مردون اپنوںکے باب تیرہواں
عَشَرَ فِی السَّفَرِ مِنَ الْبَعِیْدِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ الطَّیِّبَةِ لِزِیَارَةِ رَوْضَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
بیچ بیان سفر کرنے کے راہ دور دراز سے طرف مدینہ طیبہ کے واسطے زیارت کرنے روضہ مبارک نبی ہمارے محمد صلی اللہ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِیْ تَقْلِیْدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ
علیہ وسلم کے باب چودہواں بیچ بیان تقلید کرنے ائمہ اربعہ کے
اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ اِثْبَاتِ عِلْمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لِسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
باب پہلا بیچ ثابت کرنے علم اولین اور آخرین کے واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَمَا هُوَ
کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ترجمہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ سبحانہ نے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا دنیا کو پس
مین دیکھتا ہون طرف دنیا کے اور جو کچھ کہ ہونے والا ہی اوسمین قیامت تک مانند اسکے
جیسا کہ دیکھتا ہون طرف اس کف دست اپنے کے نقل کیا اس حدیث کو طبرانی نے
اور ذکر کیا اسکو مواہب مین وَوَرَدَ فِیْ حَدِیْثِ الْمِشْکٰوةِ الَّذِیْ وَقَعَ فِیْهِ فَعَلِمْتُ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَکِّیُّ فِیْ شَرْحِ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَعَلِمْتُ جَمِیْعَ
الْکَائِنَاتِ ترجمہ اور وارد ہوا حدیث مشکوٰۃ شریف مین کہ جسمین واقع ہوا فَعَلِمْتُ
الحدیث یعنے جانا مین نے جو کچھ کہ آسمانون اور زمینون مین ہی اور کہا ابن حجر مکی نے

اس حدیث کی شرح مین یہہ کہ فرمایا حضرتؐ نے جانا مین نے سب موجودات کو وفی
المواهب عن ابی ذرٍ قال ابو ذرٍ لقد ما ترکنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما یحرك الطائر جناحیه فی السماء الا ذکر منه علما ولا شك ان الله تعالی قد
اطلعه علی ازید من ذلك والقی علیه علم الاولین والآخرین ترجمہ اور نقل کیا
مواہب مین ابی ذر سے کہ کہا ابو ذر نے البتہ تحقیق نہین چھوڑا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
جو کہ ہلاتا ہی پرندہ پرون اپنون کو آسمان مین مگر ذکر فرمایا حضرتؐ نے اوسسے ازروے
علم اور جاننے کے اور کچھ شک نہین ہی اسمین کہ مقرر الله برتر نے خبردار اور آگاہ کیا ہے
حضرتؐ کو اسسے بھی زیادہ تر اور القا کیا ہو حضرتؐ کو علم اولین اور آخرین کا وفی
حدیث ابی داؤد قال الصحابی قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاما فما ترك
شیئا الی یوم القیمة الا حدثنا ترجمہ اور بیچ حدیث ابو داؤد کے ہی کہ کہا صحابی نے
کہ کھڑے ہوئے درمیان ہمارے ایک جا رسول الله صلی الله علیه وسلم پس چھوڑی حضرتؐ نے
کوئی شی قیامت تک کی مگر بیان کردی ہمکو وفی حدیث الترمذی عن عبد الله
ابن عمر قال خرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یدیه کتابان فقال اتدرون
ما هذان الکتابان قلنا لا یا رسول الله الا ان تخبرنا فقال الذی فی یدی الیمنی
هذا الکتاب من رب العالمین فیه اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل
علی آخرهم فلا یزاد فیهم ولا ینقص منهم ثم قال الذی فی شماله هذا من رب العالمین
فیه اسماء اهل النار واسماء آبائهم وقبائلهم ثم اجمل علی آخرهم فلا یزاد ولا
ینقص فیهم ابدا رواه الترمذی ترجمہ روایت کی عبد الله بن عمر سے ترمذی مین
اسطرح کہ کہلے نکلے اور تشریف لائے ہماری طرف رسول الله صلی الله علیه وسلم اور
تھین دونو ہاتھون مین حضرتؐ کے دو کتابی پھر فرمایا کیا جانتے ہو یہہ کیا ہین دو کتابین
کہا ہمنے یا رسول الله ہمکو معلوم نہین ہان مگر آپ اگر خبر دین ہمکو پس ارشاد کیا حضرتؐ نے

جو میرے دست راست مین ہی یہہ کتاب ہے طرف سے اللہ رب العالمین کے اسمین
نام جنتیون کے ہین اور اونکے باپ دادا اور قبائل اور کنبے کے پھر مجمل اور گومگو رکھا
احوال دوسرون اونکے کا پس نہ زیادہ ہونگے اونمین اور نہ کمتی پھر فرمایا جو کہ میرے
دست چپ مین ہی یہہ کتاب اللہ رب العالمین کیطرف سے ہی اسمین نام دوزخیونکے
اور اونکے باپ دادا اور خویش اور قبیلون کے ہین پھر مجمل اور گومگو چھوڑا حال
دوسرونکا پس نہ زیادہ ہونگے اونمین اور نہ کم کبھی تا آخر حدیث نقل کیا اس حدیث کو
ترمذی نے اور ذکر کیا حافظ سیوطی نے رسالہ خصائص مین عُرِضَ عَلَيْهِ مَا هُوَ
كَائِنٌ فِي أُمَّتِهِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ترجمہ کھولا گیا حضرت پر جو کچھ کہ ہونیوالا ہی
آپکی امت مین قیام قیامت تک وَقَالَ خَاتَمُ الْمُجْتَهِدِينَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَكِّيُّ فِي شَرْحِ
الْأَرْبَعِينَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمًا بِمَا يَقَعُ بَعْدَهُ جُمْلَةً وَتَفْصِيلًا
لِمَا صَحَّ أَنَّهُ كُشِفَ لَهُ عَمَّا يَكُونُ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَنَازِلَهُمْ ترجمہ
اور کہا خاتم المجتہدین ابن حجر مکی نے شرح اربعین مین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے اسکو جو کچھ کہ واقع ہونیوالا ہی بعد حضرت کے مجمل اور مفصل کو اسواسطے کہ صحیح
ہوچکا البتہ کھلا واسطے جناب حضرت کے جو کچھ کہ ہوویگا تا داخل ہونے جنتیونکے
اور دوزخیونکے اپنے اپنے مکانون مین وَقَالَ الْخَطِيبُ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ
الزَّائِرُ يَسْتَحْضِرُ عِلْمَهُ بِوُقُوفِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَسَمَاعِهِ وَكَلَامِهِ كَمَا فِي حَيٰوتِهِ إِذْ لَا فَرْقَ
بَيْنَ حَيٰوتِهِ وَمَوْتِهِ لِأُمَّتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ
ترجمہ کہا خطیب قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین کہ زیارت کرنیوالے کو حضرت ساتھ
مستحضر ہونے علم اپنے کے کہ کھڑا ہی روبرو جانتے ہین اور سنتا اور کلام آپکے
اسطرح جیسا کہ تھے زندگی مین کیونکہ فرق نہین زندگی اور وفات آپکی مین بیچ ملاحظہ
کرنے کے اپنی امت کے اور دریافت کرنے مین احوالون اور نیتون اور مقصدون اور

خراطر امت ہی کے وَفِي قَصِيدَةِ الْبُرْدَةِ شعر فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا +
وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ + وَحَصَلَ الْعِلْمُ الْوَسِيعُ لِكَثِيرٍ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ
تَعَالَى بِطُفَيْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِيُّنَا أَوْلَى بِالْحُصُولِ كَمَا قَالَ الْعَلَّامَةُ
شَيْخُ نُورُ الدِّينِ فِي بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ ترجمہ یعنے کہا صاحب قصیدہ بردہ نے قصیدہ
مین اپنے پس تحقیق بعض جود اور بخشش تیرے سے دنیا اور آخرت ہے اور بعض علمون
تیرے سے علم لوح اور قلم کا ہی آور حاصل ہوا ہی علم وسیع بہت اولیاء اللہ کو
بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تو نبی ہمارے اولی ہین ساتھ حصول
علم وسیع کے جیسا کہ نقل کیا علامہ شیخ نور الدین نے بہجۃ الاسرار مین وَنَقَلَ
الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ عَنْ تَاجِ الْعَارِفِينَ أَبِي الْوَفَاءِ فِي الْخُلَاصَةِ الْمَفَاخِرِ قَالَ لَا يَكُونُ
الشَّيْخُ شَيْخًا حَتَّى يَعْرِفَ مِنْ كَافٍ إِلَى قَافٍ فَقِيلَ لَهُ مَا مِنْ كَافٍ إِلَى قَافٍ
فَقَالَ يُطْلِعُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى جَمِيعِ مَا فِي الْكَوْنِ مِنِ ابْتِدَاءِ خَلْقٍ يَكُنْ إِلَى مَقَامِ
وَقَفَ بِهِمْ أَنَّهُمْ مَسْئُولُونَ وَأَيْضًا فِيهِ قَالَ الْغَوْثُ الْأَعْظَمُ أَنَا سَلَّابُ الْأَحْوَالِ
وَعِزَّةِ رَبِّي إِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْأَشْقِيَاءَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَيْنِي فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ
وَأَنَا غَائِصٌ فِي بِحَارِ عِلْمِ اللهِ تَعَالَى لَكِنَّ إِثْبَاتَ عِلْمِ الْغَيْبِ لِوَلِيٍّ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ
تَعَالَى وَلِنَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ تَعَالَى بِنَفْسِهِ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ شِرْكٌ وَكُفْرٌ
ترجمہ یعنے نقل کیا امام یافعی رحمہ اللہ نے تاج العارفین ابی الوفا سے خلاصۃ المفاخر
مین کہ کہا نہین ہوتا شیخ شیخ کامل جبتک کہ جانے کاف سے قاف تک پس پوچھا گیا اونسے
کیا چیز ہی کاف سے قاف تک کہا کہ مطلع اور آگاہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی تمام شیٔ کے
جو ہستی مین ہی ابتدا خلقت سے یہانتک کہ واقف ہو اونسے کہ مقرر وہ لوگ تمام
پوچھے اور سوال ہیکتے گئے آور بھی خلاصۃ المفاخر مین نقل کیا امام یافعی نے کہ کہا
حضرت غوث الاعظم نے نے مین سلب کرنیوالا احوالونکا ہون اور قسم ہے مجکو عزت

رب اپنے کی مقرب نیک اور بد ظاہر کئے گئے مجھ پر اور آنکھ میری لوح محفوظ مین ہی اور مین غوطہ خور اور پہرنے والا ہون بیچ دریا علم اللہ تعالی کے لکن ثابت کرنا علم غیب کا واسطے کسی ولی کے اولیاء اللہ سے اور واسطے کسی نبی کے انبیاؤن اللہ سے بذاتہ ہر وقت مین شرک اور کفر ہے

وَقَالَ المُلّا علی قاری فی المسیح الازہر ذکر الحنفیۃ تصریحًا بالتکفیر باعتقاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعلم الغیب ترجمہ کہا ملا علی قاری نے مسح الازہر مین کہ ذکر کیا علما حنفیہ نے صراحۃً ساتھ کفر کے ساتھ اعتقاد کرنیکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ علم غیب کے وَقَالَ الامام التفتازانیؒ فی شرح العقائد العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ وتعالی لا سبیل الیہ للعباد الا بالاعلام والالہام منہ بطریق المعجزۃ والکرامۃ والارشاد ترجمہ اور کہا امام تفتازانی نے شرح عقائد نسفی مین علم غیب ایک امر ہی اکیلا ہی ساتھ اوسکے اللہ سبحانہ وتعالی نہین راہ طرف علم غیب کے بندونکو سوا اللہ کے نان مگر ساتھ معلوم کرانے اور دل مین ڈالنے کے اللہ کیطرف سے بطریق معجزے اور کرامت اور ارشاد کے وَقَالَ الامام النووی فی فتاویہ لا یعلم الغیب استقلالا الا اللہ تعالی اما الکرامات والمعجزات محصلۃ باعلام اللہ تعالی للانبیاء والاولیاء ترجمہ اور کہا امام نووی نے فتاوون اپنے مین کہ نہین ہے کوئی جانتا علم غیب کو مستقل بذات سوا اللہ کے نان مگر کرامات اور معجزات حاصل ہوئے ساتھ اعلام کرنے اللہ تعالی کے انبیا اور اولیا کو وماجاء فی الحدیث انی لا اعلم ما وراء جداری ولا یعلم ما فی الغد الا اللہ تعالی فہذا کان قبل حصول العلم الوسیع وقال فی المواہب انی لا اعلم الحدیث ذکرہ ابن الجوزی فی کتبہ بغیر اسناد وان صح الجواب عنہ بان نفی العلم فی ھذا علی اصل الوضع وھو ان علم الغیب مختص باللہ تعالی وما وقع منہ علی لسان نبی صح بالالہام والوحی او معنی لا اعلم ما وراء جداری یعنی بالاستقلال ترجمہ اور وہ جو آیا حدیث مین کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ مین نہین جانتا ہون جو چیز کہ پیچھے دیوار میری کے ہی اور نہین جانتا مین کہ کیا کل کے دن ہونے والا ہی سوا اللہ کے پس یہہ تھا پہلے حصول علم وسیع کے اور

کہا مواہب مین کہ اِنّی لَا اَعْلَمُ الحدیث ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے اپنی کتابون مین
بغیر اسناد کے اور اگر صحیح بھی ہو تو جواب اوسے یہہ ہی کہ البتہ نفی علم کی اس حدیث مین وارد ہے
اصل وضع پر اور وہ یہہ ہی کہ مقرر علم غیب ساتھہ اللہ ہی کے خاص ہی اور جو کہ صادر ہوتی ہین
علم غیب کی باتین نبیون کی زبان پہ صحیح اور درست ہین ساتھہ الہام اور وحی کے یا یہہ معنی
لَا اَعْلَمُ مَا وَرَاءَ جِدَارِیْ کے ہین کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین جانتا مین دیوار کے پیچھے کی بات
اور کل کے دن کی کہ کیا ہوگا یعنے بذات اور مستقل مین نہین جانتا مگر ساتھہ خبر دینے اللہ تعالی کے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ بَیَانِ ثُبُوْتِ الْحَیٰوۃِ لِرَسُوْلِ الرَّاحَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی التَّنْوِیْرِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوْحِہٖ وَ
اِنَّہٗ یَتَصَرَّفُ وَیَسِیْرُ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَفِی الْمَلَکُوْتِ وَہَیْئَتِہِ الَّتِیْ کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ
وَلَمْ یُبَدَّلْ مِنْہُ شَیْءٌ وَاَیْضًا فِیْہِ وَاُذِنَ لَہُمْ اَیِ الْاَنْبِیَآءِ فِی الْخُرُوْجِ مِنْ قُبُوْرِہِمْ وَ
التَّصَرُّفِ فِی الْمَلَکُوْتِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ وَاَیْضًا قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی الْاِنْبَاءِ الْاَذْکِیَاءِ
بِحَیٰوۃِ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ حَیٰوۃَ النَّبِیِّ فِیْ قَبْرِہٖ وَحَیٰوۃَ سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ مَعْلُوْمَۃٌ عِنْدَنَا عِلْمًا
قَطْعِیًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ الْاَدِلَّۃِ الْقَطْعِیَّۃِ فِیْ ذٰلِکَ وَتَوَاتَرَتْ بِہِ الْاَخْبَارُ مِنْہَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ترجمہ باب دوسرا

بیان مین ثابت کرنے زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ سیوطی نے تنویر مین کہ
مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین ساتھہ بدن اور روح اپنی کے اور تصرف اور سیر
کرتے ہین کنارون زمین اور عالم ملکوت مین اور آنحضرتؐ ساتھہ اوسی ہیئت اور شکل کے ہین کہ
جیسے تھے زندگی مین اول وفات سے اور نہ بدلی اوسے کوئی چیز اور بھی اوسی کتاب مین ہی
کہ اذن دیا گیا انبیا کو نکلنے کا قبرون سے اپنی اور تصرف کرنا عالم علوی اور سفلی مین اور بھی
کہا حافظ سیوطی نے انتباہ مین البتہ حیات حضرتؐ کی اپنی قبر مین اور حیات سب نبیونکی

معلوم

معلوم ہی نزدیک ہمارے سے معلوم ہونا یقینی اسواسطے کہ قائم ہوئی نزدیک ہمارے دلائل قطعیہ سے اسباب میں اور وارد ہوئیں اسباب میں حدیثیں متواتر کہ اونمیں سے ایک یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیا زندہ ہیں اپنی قبروں میں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اللہ نے زمین پر کھانا بدن انبیا کا وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ حَیَاتِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَصْبَهَانِیُّ فِی التَّرْغِیْبِ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلٰثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ وَكَّلَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا یُدْخِلُهٗ عَلَیَّ فِیْ قَبْرِیْ كَمَا یُدْخَلُ عَلَیْكُمُ الْهَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ترجمہ روایت کیا بیہقی نے حیات الانبیا میں اور اصبہانی نے ترغیب میں انس رض سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھتا درود مجھپر دن جمعہ کے اور رات جمعہ کو سو بار روا کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی حاجتیں سو ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس حاجتیں دنیا سے پھر مقرر کیا اللہ نے ساتھ اس درود کے ایک فرشتہ کہ داخل ہوتا ہی میرے پر قبر میں جیسا کہ داخل ہوتے تمھارے پر ہدیہ اور تحقیق بیشک علم میرا بعد وفات میری کے ایسا ہی ہے جیسا کہ علم میرا زندگی میں ہی وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ غَیْرِیْ وَمَا یَاْتِیْ وَقْتُ صَلٰوةٍ اِلَّا وَسَمِعْتُ الْاَذَانَ ترجمہ اور روایت کیا ابو نعیم نے دلائل النبوہ میں سعید بن مسیب سے کہ کہا اونے تحقیق دیکھا میں نے اور حالانکہ نہ تھا مسجد رسول صلعم میں سوا میرے کوئی اور نہ آتا تھا کوئی وقت نماز کا مگر میں سنتا تھا اذان کو وَاَخْرَجَ فِیْ اَخْبَارِ الْمَدِیْنَةِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْحَرَّةِ حَتّٰی عَادَ النَّاسُ ترجمہ نقل کیا اخبار مدینہ میں سعید بن مسیب سے کہ کہا اونے ہمیشہ سنتا تھا میں اذان اور تکبیر کو قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایام حرہ میں کہ زمانہ

یزید بن معاویہ کا تھا یہانتک کہ پھر آئے لوگ وفی الطبرانی قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوتہ حیث کان فہذہ الاخبار
دالۃ علی حیوۃ النبی وسائر الانبیاء وقد قال اللہ تعالی فی الشہداء ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم
اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون ترجمہ نہ گمان کر اے محمد اون لوگونکو جو کہ مارے گئے راہ خدا مین مردہ بلکہ
لوگ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک روزی دئے جاتے ہین میوہ بہشت سے درانحالیکہ
خوش اور خرم رہتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ عطا کیا اللہ نے اونکو اپنے فضل سے اور
خوشی کرتے ہین ساتھ اونکے جو کہ ابھی ملے نہین ہین یہہ ساتھ اونکے انکے پیچھے سے یہہ کہ
کچھ خوف نہین اوپر اونکے اور نہونگے غمناک والانبیاء اولی بذلک فہم اجل و
اعظم وقل نبی الا وقد جمع مع النبوۃ وصف الشہادۃ فیدخلون فی عموم لفظ الایۃ
ترجمہ اور انبیا اولی اور افضل ہین ساتھ اس حیات اور زندگی کے اور وہ بزرگ تر اور بڑے
ہین ساتھ رتبہ نبوت کے شہداسے اور کمی نبیون کو مقرر جمع ہوئے ساتھ نبوت کے وصف
شہادت کا پس تو داخل ہوئے انبیا عموم آیۃ مین وقال القرطبی فی التذکرۃ نقلا
عن شیخہ الموت لیس بعدم محض وانما ہو انتقال من حال الی حال ویدل علی
ذلک ان الشہداء بعد قتلہم وموتہم احیاء عند ربہم یرزقون فرحین مستبشرین
وہذہ صفۃ الاحیاء فی الدنیا واذا کان ہذا فی الشہداء فالانبیاء احق واولی
بذلک والنصوص للعلماء فی حیاۃ الانبیاء کثیرۃ فلنکتف بہذہ القدر ترجمہ
اور کہا قرطبی نے تذکرہ مین ایک نقل اپنے شیخ سے کہ موت نہین ہی عدم محض یعنے بالکل
نیست اور نابود ہونا اور اسواسطے نہین ہی موت مگر فقط گذرنا ایک حال سے دوسرے
حال کو اور دلالت کرتا ہی اسپر کہ مقرر شہدا بعد قتل اور موت اپنی کے زندہ ہین اپنے رب کے

نزدیک

نزدیک روزی دیے جاتے ہین خوشیان اور شادیان کرتے ہین اور یہہ ہی صفت زندونکی
دنیا مین جبکہ ہو یہہ بات حق ہین شہداکے پس تو نبی احق اور اولی ہین ساتھ اس حیات کے
اور روایات علماؤن کے اسباب مین بہت ہین مگر بسبب طوالت کتاب کے اتنے ہی پر

اکتفا کیا	اَلْبَابُ الثَّالِثُ	مین نے

فِیْمَا یَصِلُ وَیَجِیْءُ مِنْ کَتْمِ الْعَدَمِ اِلَی الْوُجُوْدِ فَهُوَ بِوَسَاطَةِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ اِنَّمَا اَنَا مُبَلِّغٌ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ
یُعْطِیْ ذَکَرَهُ السُّیُوْطِیُّ فِیْ جَامِعِ الصَّغِیْرِ ترجمہ باب تیسرا بیان مین اوس چیز کے جو
کچھ کے پہنچتا ہی اور آتا ہی پوشیدگی عدم سے طرف ہستی کے پس وہ بواسطہ اور وسیلہ
نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جیسا کہ وارد ہوا حدیث صحیح مین کہ فرمایا ہمارے
حضرتؐ نے کہ مین پہنچانیوالا ہون اور اللہ دینے والا اور مین بانٹنے والا ہون اور اللہ داتا
دیتا ہی ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع صغیر مین وقال ابن الحجر المکی فی شرحه علی
الهمزیة اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَلِیْفَةُ الْاَعْظَمُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ جَمِیْعِ
شُئُوْنِهٖ لَا سِیَّمَا فِیْ قِسْمَةِ الْاَرْزَاقِ وَالْعُلُوْمِ وَالْمَعَارِفِ وَالطَّاعَاتِ وَمِنْ ثَمَّ
قَالَ فِی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ وَلِاَجْلِ هٰذَا عَدُّوْا مِنْ خَصَائِصِهٖ
اَنَّهٗ اُعْطِیَ مَفَاتِیْحَ الْخَزَائِنِ قَالَ بَعْضُهُمْ اَیْ خَزَائِنَ اَجْنَاسِ الْعَالَمِ لِیُخْرِجَ لَهُمْ بِقَدْرِ
مَا یَطْلُبُوْنَهٗ لِذَوَاتِهِمْ فَکُلُّ مَا ظَهَرَ مِنْ رِزْقِ الْعَالَمِ فَاِنَّ اسْمَ الْاِلٰهِیِّ لَا یُعْطِیْهِ
اِلَّا عَنْ مُحَمَّدٍ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ فَلَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَاُعْطِیَ هٰذَا السَّیِّدُ
الْکَرِیْمُ مَنْزِلَةَ الْاِخْتِصَاصِ بِاِعْطَائِهٖ تَعَالٰی مَفَاتِیْحَ الْخَزَائِنِ ترجمہ کہا ابن حجر
مکی نے شرح ہمزیہ اپنی مین کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ خلیفہ بڑے ہین اللہ کی طرف سے
سب امور مین خصوصًا تقسیم رزق مین اور علوم اور معارف اور طاعات مین اور اسی
سبب سے فرمایا حضرتؐ نے مین تقسیم کرنیوالا ہون اور اللہ دینے والا ہی اور اسیواسطے

شمار کیا اور بعضون نے خصائص حضرت مین کہ تحقیق عطا کی گئی حضرت کو کلید اور کنجیان خزانون کی
کہا بعضون نے خزانون اجناس عالم کے تو وہ نکالتے ہین اونکے لئے موافق قدر اور اندازہ اونکے
جو کہ طلب کرتے ہین واسطے اپنے اور جو کچھ عطا ہوا رزق تمام جہان کا ہے پس البتہ اسم
الٰہی نہین دیا اوسکو مگر ساتھ وسیلہ حضرت کے کہ وہ مظہر ہین کہ جنکے ہاتھ مین کنجیان خزانے
غیب کی ہین نہین جانتا اوسکو سوا اللہ تعالیٰ کے اور عنایت کیا گیا اور عطا یہہ سید کریم
رتبہ اختصاص کا ساتھ عطا کرنے اللہ تعالیٰ کے کنجیان خزانون کی وقال فی لؤلؤ المنظم
بین الجواهر المنظم انه خلیفة الله الاعظم الذی جعل خزائن کرمه وموائد نعمه
طوع یدیه وارادته یعطی منها من یشآء ویمنع منها من یشآء والعالم بالصواب
هو الله ترجمہ کہا بیچ لؤلؤ المنظم بین جواہر المنظم کے بیشک حضرت خلیفہ اللہ تعالیٰ کے وہ
عظیم الشان ہین کہ کئے اللہ نے خزانے کرم اپنے کے اور خوان نعمتون اپنے کے فرمان بردا
ہاتھون اونکے کے اور ارادہ اونکے کے دیتا ہے ان مین سے جسکو چاہتا ہے اور نہین دیتا
اون مین سے جسکو چاہتا ہے اور اللہ جاننے والا ہے صواب کا ۔

الباب الرابع فی ثبوت الشفاعة لرسول الله محمد صلی الله علیه وسلم

فی دار الدنیا بوعد الله تعالیٰ فی التنزیل قال الله تعالیٰ ولسوف یعطیك ربك فی الاخرة
من الثواب ومقام الشفاعة وغیر ذلك فترضیٰ ولما نزلت قال علیه السلام اذًا
لا ارضیٰ قط وواحد من امتی فی النار ترجمہ باب چوتھا بیچ بیان ثابت کرنے شفاعت
رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ وعدہ اللہ تعالیٰ کے دنیا مین تفسیر مدارک مین ہے
کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولسوف الآیۃ اور البتہ جلدی دیگا تجکو رب تیرا آخرت مین ثواب
اور مقام شفاعت اور سوا اسکے درجات پس خوش اور راضی ہوگا تو اور جبکہ یہ آیت
نازل ہوئی فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ مین ہرگز نہ راضی ہونگا اور حالانکہ ایک امتی بھی
میرا دوزخ مین ہو وایضا فیه قوله تعالیٰ عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا

وهو مقام الشفاعة عند الجمهور ويدل عليه الاخبار وهو مقام يعطى لواء الحمد
ترجمہ اور بھی انہین ہی قول خدا کا عسى ان يبعثك الخ یعنے قریب ہے یہہ کہ اوٹھائے تجھکو
قیامت کے دن رب تیرا ای محمد مقام محمود مین اور وہ مقام شفاعت ہے نزدیک جمہور کے اور
اسپر احادیث اور اخبار دال ہین اور مقام محمود وہ مقام ہے کہ جسمین عطا کیا جایگا ہمارے
حضرت کو جھنڈا لواء الحمد وقال فی تفسير البيضاوي عسى ان يبعثك ربك مقاما
محمودا انه مقام الشفاعة لما روى ابو هريرة رض انه عليه السلام قال هو المقام
الذي اشفع فيه لامتي ولاشعاره بان الناس يحمدونه لقيامه فيه وماذاك
الا مقام الشفاعة ترجمہ اور کہا تفسیر بیضاوی مین تحت اس آیت کے عسى ان يبعثك الآية
کہ تحقیق مقام محمود وہ مقام شفاعت ہے اسواسطے کہ روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ تحقیق فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ وہ مقام وہ ہے کہ جسمین شفاعت کرونگا مین اپنے امت کی
اور بسبب آگاہ کرنے اللہ تعالی کے ساتھ اسکے کہ لوگ حمد اور ثنا کرینگے اسکی بسبب قیام
حضرت کے اوس جا مین اور نہین وہ جا مگر مقام شفاعت کما فی حديث المواهب فيأتون
محمدا فيؤذن له في الشفاعة كذا في شرح المسلم وفي فتح الباري يجلس على
الكرسي بين يدي الله تعالى وفضل الحضرة في يوم القيمة مسلم لذاته كما قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد ادم يوم القيمة وفي الحديث الاخرى
انا سيد الناس يوم القيمة ترجمہ خلاصہ یہہ ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو
باعزاز واکرام مقام بلاکر اذن شفاعت کا اللہ کیطرف سے دیا جایگا اور روبرو اللہ تعالی کے
کرسی پر حضرت تشریف فرما ہونگے اور فضیلت آنحضرت کی قیامت کے دن مسلم لذاتہ ہی
چنانچہ فرمایا آنحضرت نے مین سردار اولاد آدم کا ہون روز قیامت مین اور حدیث دوسری مین
فرمایا مین سردار لوگونکا ہون قیامت کے دن وفي الجامع الصغير قال صلى الله عليه وسلم
شفاعتي يوم القيمة حق فمن لم يؤمن بها لم يكن من اهلها ترجمہ اور جامع صغیر مین ہے

فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری دن قیامت کے حق ہے جو نہ یقین لایا ساتھہ
اوسکے نہوگا اہل شفاعت سے قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبِّی خَیَّرَنِی بَیْنَ
اَنْ یَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی وَفِی لَفْظٍ ثُلُثَی اُمَّتِی اَلْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَبَیْنَ شَفَاعَۃٍ
لِاُمَّتِی فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ قَالَ ہِیَ لِکُلِّ مُسْلِمٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
شَفَاعَتِی لِاَہْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی وَلِاَہْلِ الْعَظَائِمِ وَاَہْلِ الدِّمَاءِ ذَکَرَہُمَا التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَیْہَقِیُّ وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مقرر رب نے میرے اختیار دیا مجھکو درمیان داخل کرنے امت میری کے
جنت مین آدہی اور بیچ ایک لفظ کے ہے درمیان دو تہائی امت کے میری جنت مین بغیر حساب
اور عذاب کے اور درمیان شفاعت امت میری کے پس مین نے تو شفاعت اختیار کی
اور حدیث مین ہے کہ کہا حضرت نے یہہ ہر مسلمان کے واسطے ہے اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے میری امت سے اور واسطے اہل
عظائم کے اور اہل دما کے ذکر کیا دونو حدیثون کو ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان
اور بیہقی اور طبرانی اور حاکم نے اور یہہ حدیثین منقول ہین کتاب بدور السافرہ امام
سیوطی کی سے اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُو نُعَیْمٍ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْفَعُ لِاُمَّتِی حَتّٰی یُنَادِی رَبِّی تَبَارَکَ وَتَعَالٰی رَضِیْتَ یَا
مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ قَالَ رَاَیْتُ مَا تَعْمَلُ اُمَّتِی بَعْدِی فَاخْتَرْتُ لَہُمُ الشَّفَاعَۃَ
ذَکَرَہُ الطَّبَرَانِیُّ ترجمہ نقل کیا بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابو نعیم نے ساتھہ
سند صحیح کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کرونگا مین اپنی امت کی
اتنے تک کہ پکاریگا رب میرا راضی ہوا تو یا محمد پس مین کہونگا ای رب میرے راضی
ہوا ہین اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین نے جو کچھہ کہ عمل کریگی امت میری
بعد میرے پس اختیار کی مین نے تو اونکے لئے شفاعت ذکر کیا اسکو طبرانی نے

پرشفق

وَفِي الْمُسْلِمِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى فِي اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ
اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ وَفِي عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ
الْاٰيَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى وَزَادَ فِي رُوْحِ الْبَيَانِ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
اَحْيٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا لَيْلَةً وَكَانَ بِهَا يَقُوْمُ وَبِهَا يَقْعُدُ وَبِهَا يَسْجُدُ
ثُمَّ قَالَ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَبَكٰى فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقْرَءُ كَ السَّلَامَ وَقَالَ
مَا يُبْكِيْكَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اَنَا سَنُرْضِيْكَ فِي اُمَّتِكَ
وَلَا نَسُوْءُكَ وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ الْمُسْلِمِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُشْتَمِلٌ عَلٰى اَنْوَاعٍ مِّنَ
الْفَوَائِدِ مِنْهَا كَمَالُ شَفَقَةِ النَّبِيِّ عَلٰى اُمَّتِهِ وَاِعْتِنَائِهِ بِمَصَالِحِهِمْ وَاِهْتِمَامِهِ بِاَمْرِهِمْ
وَمِنْهَا الْبِشَارَةُ الْعَظِيْمَةُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ زَادَهَا اللّٰهُ بِمَا وَعَدَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهِ سَنُرْضِيْكَ
فِي اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ وَهٰذَا مِنْ اَرْجَاءِ الْاَحَادِيْثِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَمِنْهَا اِسْتِحْبَابُ
رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ وَمِنْهَا بَيَانُ عَظِيْمِ مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِظَمِ
لُطْفِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِهِ ترجمہ صحیح مسلم میں ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھی آیت جو کہ حق میں اتری ابراہیم علیہ السلام کے رَبِّ اِنَّهُنَّ الخ یعنی ای رب میرے
ان بتوں نے گمراہ کیا بہتوں کو لوگوں سے پس جو کوئی کرے پیروی میری پس تحقیق
وہ میرے سے ہے اور فرمایا حق میں عیسی علیہ السلام کے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ الاٰیۃ یعنی اگر عذاب
کریگا تو اونکو پس مقرر وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے تو اونکو پس تحقیق تو غالب
حکمت والا پس اوٹھایا حضرت نے ہاتھوں اپنوں کو اور فرمایا اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ اور روئے
اور اس سے کچھ زیادہ لکھا تفسیر روح البیان میں اسطرح کہ جبکہ نازل ہوئی یہہ آیت
تمام شب بیدار رہے حضرت ساتھ پڑھنے اس آیت کے اور کبھی بیٹھتے تھے اور کبھی کھڑے
ہوتے تھے اور کبھی سجدہ کرتے تھے ساتھ قرأت اس آیت کے اور فرمایا اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ یارب
اور روئے پھر نازل ہوئے جبرئیل اللہ تعالی کیطرف سے اور کہا اللہ تعالی نے آپکو سلام

ارشاد فرمایا ہی اور کہتا ہی کس چیز نے آپکو رولایا پھر حضرت نے خبر دی اوسکو معاملہ
اپنی امت کا اور جبرئیل نے حضرت سے سنکر عرض کی اللہ کی جناب مین پھر کہا اللہ تعالی نے
حضرت جبرئیل کو جا محمد کیطرف اور کہو مین قریب ہے کہ راضی کرونگا تجکو امت کے حق مین
اور ناراض نہ کرونگا اور کہا امام نووی نے شرح مسلم مین یہہ حدیث مشتمل ہی اوپر
چند اقسام کے فائدون سے اوّل یہہ کہ بیان ہی یہہ نہایت شفقت حضرت کی اپنی
امت پر اور بندوبست اونکی مصلحتون اور کامونکا دوسرا یہہ بشارت بڑی ہی اس
امت کے لئے بسبب اوس چیز کے کہ وعدہ کیا اللہ تعالی نے ساتھہ قول اپنے سے کہ راضی
کرونگا تجکو امت کے حق مین اور ناخوش نہ کرونگا یہہ بڑی امید کی حدیثون مین سے ہی
اس امت کے لئے تیسرا یہہ کہ مستحب ہوا ہاتھ اوٹھانا وقت دعا کے برابر ہے کہ
اپنے لئے ہو یا غیر کے یا زندون کے لئے یا مردون کے چوتھا فائدہ یہہ کہ بیان ہی
بڑائی مرتبہ حضرت کے نزدیک اللہ کے اور زیادہ تر لطف خدا کا ساتھ حضرت کے وفی المواہب
من دارقطنی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل انا لشرار امتی
فقالوا فکیف انت لخیارها فقال اخیارها یدخلون الجنة باعمالهم واما اشرارهم
فیدخلون الجنة بشفاعتی وفی الجامع الصغیر شفاعتی لاهل الذنوب من امتی
وان زنا وان سرق وقال الامام ابوحنیفة فی الفقه الاکبر شفاعة نبینا محمد
للمؤمنین المذنبین ولاهل الکبائر منهم المستوجبین للعقاب وایضا قال
ابوحنیفة فی رسالة الوصیة شفاعة محمد حق لکل من هو من اهل الجنة وان کان
صاحب کبیرة ترجمہ نقل کیا مواہب مین دارقطنی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے خوب اچھا آدمی ہون مین واسطے شریرون امت اپنی کے پس کہا اونھون نے
کیونکر آپ ہین واسطے بہترین امت اپنی کے پس کہا حضرت نے اچھے لوگ داخل ہونگے
جنت مین ساتھ اعمال اپنے کے اور بد لوگ داخل ہونگے جنت مین ساتھ شفاعت

ہوسکے آور جامع الصغیر میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری
واسطے گنہگاروں کے ہے میری امت سے اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی ہو آور کہا امام
ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں شفاعت نبی ہمارے محمدؐ کی واسطے مومنین گنہگاروں اور واسطے
گناہ کبیرہ کرنے والوں کے انہیں سے جو کہ لائق ہوئے ہیں عذاب کے ہی آور بھی کہا
امام ابو حنیفہؒ نے رسالہ وصیت میں شفاعت محمدؐ کی حق ہے واسطے ہر ایک کے جو کہ ہو اہل
جنت سے اور اگرچہ ہو صاحب کبیرہ وقال الملا علی قاری فی المنح الازهر ان هذه
الشفاعة ليست مختصة باهل الكبائر من هذه الامة فانه بالنسبة الى جميع
الامة كاشف الغمة ونبي الرحمة ترجمہ کہا ملا علی قاری نے منح الازہر میں تحقیق یہ
شفاعت حضرت کی نہیں خاص مخصوص ساتھ صاحب گناہ کبیرہ کے اس امت سے بلکہ تحقیق
وہ بہ نسبت تمام سب امت کے کاشف الغمہ اور نبی الرحمۃ ہے وفی الترمذی قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليدخلن بشفاعة عثمان سبعون الفا كلهم استوجبوا
النار الجنة بغير حساب فالشفاعة لنبينا لا يكون بالاول بل شفاعة جميع
الشفعاء تحت شفاعة نبينا كما قال الامام السبكي في شفاء السقام ان شفاعة
جميع الشفعاء تحت شفاعة نبينا فكل نبي بتبليغ احكام الشريعة نائب
لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم ونبينا محمد نبي الانبياء كما ذكر الحافظ السيوطي
في المواهب عنه ان جميع الشرائع السابقة هي شرائع النبي بعث بها الانبياء
السابقة كالنيابة عنه لانه نبي وادم بين الروح والجسد اذ ذاك نبي الانبياء
كما قال عليه السلام بعثت الى الناس كافة فجعله مبعوثا الى الخلق كلهم
من لدن ادم الى ان تقوم الساعة ترجمہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ داخل ہونگے جنت میں حضرت عثمانؓ کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی بے حساب
جو کہ سب وہ لائق دوزخ کے ہیں تو شفاعت واسطے نبی ہمارے کے اولی ہوئی

بلکہ شفاعت کل شفیعون کی نیچے شفاعت ہمارے نبیؐ کے ہی جیسا کہ کہا امام سبکی نے
شفاء السقام مین کہ مقرر شفاعت سب شفعاء کی تحت شفاعت نبیؐ ہمارے کے ہی اور سب
نبی ساتھ پہنچانے احکام شریعت کے نائب ہین ہمارے نبیؐ کے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نبی الانبیاء ہین جیسا کہ نقل کیا مواہب مین حافظ سیوطی نے امام سبکی سے کہ مقرر
کل شریعتین پہلی وہ شریعتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کہ بھیجی گئی ساتھ اونکے اگلے انبیا
بطریق نیابت کے حضرتؐ کیطرف سے اسواسطے کہ مقرر حضرتؐ نبی تھے اوسوقت مین کہ
ابھی آدمؑ تھا درمیان روح اور بدن کے اسی سبب سے یہہ نبی الانبیا ہین جیسا کہ فرمایا
علیہ السلام نے بھیجا گیا ہین طرف تمام لوگون کے پس کیا حضرتؐ کو مبعوث طرف تمام
خلقت کے آدمؑ سے لیکر قیام قیامت تک دَفِی الْجَوَاهِرِ الْعِقْدَيْنِ اَرْبَعَةٌ نَفَرٍ اَنَا لَهُمْ
شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُكْرِمُ لِذُرِّيَّتِيْ وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبٍ وَلِسَانٍ وَالْقَاضِيْ لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ
وَالسَّاعِيْ لَهُمْ فِي اُمُوْرِهِمْ وَاَيْضًا فِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبْغَضَ
اَحَدًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ حُرِمَ شَفَاعَتِيْ ترجمہ جواہر عقدین مین ہی کہ کہا حضرتؐ نے چار
شخص ہین کہ مین واسطے اونکے شفیع ہون دن قیامت کے ایک تو تعظیم کرنیوالا میری
اولاد کا اور دوسرا محب اونکا ساتھ دل اور زبان کے اور تیسرا حاجت روائی کرنیوالا
اونکی اور چوتھا کوشش کرنیوالا کامون مین اونکے وقت بیکسی کے اور بھی اسی کتاب مین ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے غصہ مین ڈالا کسیکو اہلبیت میرے سے
پس تحقیق محروم ہوا شفاعت میری سے اور جامع صغیر مین ہی شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مُبَاحٌ اِلَّا لِمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ ترجمہ فرمایا حضرتؐ نے شفاعت میری دن قیامت کے
مباح اور حق ہی مگر واسطے اوسکے کہ جسنے گالی دی اصحاب میرے کو وفی فتح الباری جاءت
الْاَحَادِيْثُ فِيْ اِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُتَوَاتِرَةً ترجمہ فتح الباری مین ہی کہ وارد
ہوئی حدیثین بیچ باب ثبوت شفاعت محمدیہ کے متواتر وقال الامام النووی فی

شرح

شرح المسلم وقد جاءت الاثار التي بلغت بمجموعها التواتر بصحة الشفاعة في الاخرة للمذنبين المؤمنين واجمع السلف الصالح ومن بعدهم من اهل السنة عليها

ترجمہ کہا امام نووی نے شرح مسلم مین اور تحقیق وارد ہوئی حدیثین اور آثار تمامیہا متواتر ساتھ صحت شفاعت حضرت کے آخرت مین واسطے گنہگارون مومنین کے اور اتفاق اور اجماع کیا سلف صالح نے اور اون لوگون نے جو پیچھے اونکے ہوئے اہلسنت سے اوپر شفاعت حضرت کے وفي فتاوى عالمگيرية ولا يجوز الصلوة خلف من ينكر شفاعة النبي

ترجمہ فتاوی عالمگیری مین ہی کہ نہین جائز نماز پیچھے اوس شخص کے جو منکر ہے شفاعت کا

نبی صلی اللہ	الباب الخامس	علیہ وسلم کی

في ثبوت اثر القدم لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم قال في المواهب ما خص نبي بشيء من المعجزات والكرامات الا ولنبينا كما نصوا عليه قال شيخ السيوطي في انموذج اللبيب ورزين صاحب الصحاح في خصائصه كان اذا وطي على الصخرة اثر فيها وحرر فاضل المرزاجان البركي في نظم الدرر والمرجان لا وطي على الصخرة الا واثر فيها

ترجمہ باب پانچوان ثبوت معجزہ نقش قدم نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بین کہا مواہب مین خاص نہین کیا گیا کوئی نبی ساتھ کسی چیز کے معجزات سے اور کرامات سے مگر وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہی جیسا کہ لکھا اسپر علما نے کہا شیخ جلال الدین سیوطی استاد صاحب سیرۃ شامی نے انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب مین اور رزین صاحب صحاح نے خصائص مین کہ جسوقت چلتے تھے حضرت پتھر پر نقش اور نشان ہوتا تھا اوسمین اور لکھا فاضل مرزاجان برکی نے نظم الدرر مین نہین چلتے تھے حضرت سنگ پر مگر اثر ہوتا تھا اوسمین وفي موارد الانوار لحافظ عبد الله الدمشقي الحنفي واما معجزة اثر قدم النبي على الصخرة فقد بلغت عندي مبلغ الشهرة لعل المنكر لم ينظر الى كتب السير ترجمہ موارد الانوار حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی کے مین ہی کہ

کہ معجزہ نقش قدم حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پتھر پر پہنچا نزدیک میرے ساتھ شہرت کے
شاید منکر نے نہیں دیکھا کتب سیر کو قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْعَزِیْزِ صَاحِبُ الْخَلَّالِ عَنْ قَاسِمِ
الْقُرْطِبِیِّ اِنَّ مُعْجِزَۃَ اَثَرِ قَدَمَیْہِ عَلَی الصَّخْرَۃِ مُعْجِزَۃٌ بَاھِرَۃٌ قَدْ اَثْبَتَھَا الْمُحَقِّقُوْنَ فِیْ
تَصَانِیْفِھِمْ مِنَ الثِّقَاتِ وَمَا تَکَلَّمَ بَعْضُ الْجَھَلَۃِ الْاَعْوَرِ الْمُتَفَاضِلِ عَلٰی عَدَمِ السَّنَدِ
ھٰذِہِ الْمُعْجِزَۃِ فَھُوَ مِنْ فَرْطِ جَھْلِہٖ وَعَدَمِ مُمَارَسَتِہٖ بِرِوَایَاتِ الْمُحَدِّثِیْنَ الْمَاھِرِیْنَ لِلْاٰیَاتِ
وَالرِّوَایَاتِ ترجمہ کہا محمد عبد العزیز صاحب خلال نے قاسم قرطبی سے کہ مقرر معجزہ نقش
قدموں حضرت کا پتھر پر معجزہ ظاہر ہے تحقیق ثابت کیا اسکو محققین نے تصانیف اپنی میں
ثقات سے اور جسنے کلام کی اور اعتراض بعضے جاہلون کج چشموں سے عدم سند اس معجزہ
باہرہ پر پس وہ سبب انکی زیادتی جہل کا ہے اور نہ واقفی ساتھ آیات اور روایات
محدثین ماہرین کے وَفِی الْمَوْلِدِ ابْنِ الْجَوْزِیِّ وَمِنْ اٰیَاتِہٖ الْبَیِّنَاتِ وَمُعْجِزَاتِہٖ الْبَاھِرَاتِ
اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ وَکَلَامُ الْحَجَرِ وَحَنِیْنُ الْجِذْعِ وَسَلَامُ الْغَزَالَۃِ وَکَانَ یَمْشِیْ لَا یُرٰی ظِلُّہٗ وَ
لَا یُؤَثِّرُ فِی الرَّمْلِ نَعْلُہٗ وَلَانَ الصَّخْرَۃُ تَحْتَ قَدَمَیْہِ وَمِثْلُہٗ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ
الْحَافِظُ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْغَارِ مَالَ رَاْسُہٗ اِلَی الْجَبَلِ لِیُخْفِیَ شَخْصَہٗ عَنْھُمْ
فَلَانَ اللّٰہُ تَعَالَی الْجَبَلَ حَتّٰی اَدْخَلَ رَاْسَہٗ وَاسْتَخْرَجَ الْحَجَرَ مِنَ الْجَبَلِ فَلَانَ لَہٗ حَتّٰی
اَثَّرَ فِیْہِ بِذِرَاعِہٖ وَسَاعِدِہٖ وَذٰلِکَ مَشْھُوْرٌ یَقْصُدُہُ الْحُجَّاجُ وَیَزُوْرُوْنَہٗ وَصَارَتْ صَخْرَۃُ
بَیْتِ الْمُقَدَّسِ کَھَیْئَۃِ الْعَجِیْنِ فَرَبَطَ بِھَا دَابَّتَہٗ وَالنَّاسُ یَلْمَسُوْنَ بِذٰلِکَ الْمَوْضِعِ
التَّبَرُّکَ اِلَی الْیَوْمِ ترجمہ اور درمیان مولود ابن جوزی کے ہی اور آیات بینات اور
معجزات باہرات حضرت کے سے ہے دو پارہ ہونا چاند کا اور بات کرنی پتھر کی اور رونا
درخت کا اور سلام کرنا ہرن کا اور جب چلتے تھے حضرت نہ دیکھا جاتا تھا سایہ آپکا اور
ریت میں نہوتا تھا اثر نعلین کا اور نرم ہوتا تھا سخت پتھر نیچے قدموں آپکے اور ابن جوزی
سے کتاب الوفا میں ہے کہ کہا ابو نعیم حافظ نے جبکہ داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم غار مین داخل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو طرف پہاڑ کے تاکہ چھپا وین
صورت اوس شخص اپنے کو اوسے پس نرم کر دیا خدا نے پہاڑ کو یہانتک کہ داخل کیا حضرت نے
سر مبارک اپنے کو اور آرام کیا چاہا طرف پتھر پہاڑ کے پس نرم ہوا پتھر واسطے حضرت کے
یہانتک کہ نشان ہوا اوسمین حضرت کی کہنی اور کلائیکا اور یہہ مشہور ہی کہ قصد زیارت کا
کرتے ہین اوسکا حاجی لوگ اور دیکھتے ہین اوسکو اور ہو گیا پتھر بیت المقدس کا مثل
خمیر آٹے کے پس باندہا ساتھ اوسکے براق کو حضرت نے شب معراج مین اور لوگ آجتک
تلاش کرتے ہین اوس مقام متبرک کو تبرک جان کر اور زیارت کرتے ہین قَالَ العَلِیُّ
بُرْهَانُ الدِّیْنِ المُحَدِّثُ فِی اِنْسَانِ العُیُوْنِ فَقَدْ اَثَّرَ فِی صَخْرَةِ بَیْتِ المُقَدَّسِ لَیْلَةَ
الاَسْرٰی وَاِنَّ ذٰلِكَ الاَثَرَ مَوْجُوْدًا الآنَ ترجمہ کہا علی برہان الدین محدث نے
انسان العیون مین پس تحقیق اثر او نشان ہوا صخرہ بیت المقدس مین شب معراج کو
اور یہہ اثر اب تک موجود ہی قَالَ صَاحِبُ فَتْحِ المُتَعَالِ قَدْ رَاَیْتُ بِمِصْرَ المَحْرُوْسَةِ
بِتُرْبَةِ السُّلْطَانِ المَرْحُوْمِ اَبِی النَّصْرِ المَحْمُوْدِ فِیْهِ اَثَرُ قَدَمٍ یُقَالُ اَنَّهُ اَثَرُ قَدَمِ النَّبِیِّ
وَالنَّاسُ یَزُوْرُوْنَهُ ترجمہ کہا صاحب فتح المتعال نے بلا شک دیکھا مین نے
مصر مین اوپر تربت سلطان مرحوم ابی نصر محمود کے ایک پتھر کو کہ اوسمین تہا نشان
او نقش ایک قدم کا کہتے ہین اوسکو لوگ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ زیارت
کرتے ہین اوسکی وَکَتَبَ اَبُو الشُّجَاعِ البَلْخِیُّ المَالِکِیُّ تَحْتَ تَفْسِیْرِ الاٰیَةِ وَاتَّخِذُوْا مِنْ
مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلّٰی فِی تَفْسِیْرِهِ دُرِّ المَکْنُوْنِ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَیْهِ فِیْهِ کَمَا ظَهَرَ فِی العَجِیْنِ
فَهٰذِهِ مُعْجِزَةٌ ظَاهِرَةٌ اَتٰی بِهَا الخَلِیْلُ بِعِنَایَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحُسْنِ تَوْفِیْقِهِ وَلَا
طَاقَةَ لِاَحَدٍ مِنَ البَشَرِ اَنْ یَاْتِیَ عَلَیْهَا اِلَّا مَنِ اخْتَصَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالنُّبُوَّةِ وَاَمَّا مَا
اَتٰی بِهِ حَبِیْبُهُ مُحَمَّدٌ فَهُوَ اَبْلَغُ وَاَعْلٰی مِنْهُ لِاَنَّهُ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَیِ الخَلِیْلِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَی
الحَجَرِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَافِیًا غَیْرَ نَاعِلٍ وَقَدْ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَیْ حَبِیْبِهِ عَلَیْهِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی

نَاعِلًا وَغَیْرَ نَاعِلٍ بَلْ اَثَّرَ حَافِرُ بَغْلَتِہٖ اَیْضًا وَکَمَا اَثَّرَ قَدَمَیْ خَلِیْلِہٖ تَعَالٰی عَلَی
الْحَجَرِ لَمْ یَمَّحِ وَلَمْ یَضْمَحِلَّ مِنْ اَیْدِی الْکُفَّارِ فَکَذَا اَثَّرَ قَدَمَیْہِ حِیْنَ رَکِبَ الْبُرَاقَ لَیْلَۃَ
الْمِعْرَاجِ ترجمہ لکھا ابو شجاع بلخی مالکی نے بیچ تفسیر آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ
مُصَلًّی کے کہ تفسیر دُرُّ المکنون مین ہی کہ ظاہر ہوا نقش قدمون ابراہیمؑ کا اوس مین جیسا کہ
ظاہر ہو خمیر مین پس یہہ معجزہ ظاہر لایا اوسکو خلیل ساتھ عنایت اللہ تعالی کے اور
ساتھ نیک توفیق اوسکی کے اور نہین طاقت کسیکو بشر سے کہ لاوے اس معجزہ کو
مگر جس کسیکو خاص کیا اللہ تعالی نے ساتھ نبوت کے اور اوپر معجزہ اوسکے حبیب خدا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس وہ ابلغ اور اعلی ہے اوسکی اسواسطے ظاہر ہوا اثر دو نو قدم
حضرت ابراہیمؑ کا اوپر پتھر کے ایکبار برہنہ پا اور ظاہر ہوا اثر قدمون آنحضرتؐ کا پتھر پر
بار بار ساتھ جوتے کے اور برہنہ پا کے بھی بلکہ اثر او نشان ہوا سم خچر حضرتؐ کا پتھر پر
بھی اور جیسا کہ اثر دو قدمون خلیل اللہ کا پتھر پر نہ مٹا اور نہ مضمحل ہوا کفارون کے
ہاتھون سے ایسا ہی نقش قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ سوار ہوئے براق پر
شب معراج مین قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَلْخِیُّ الْحَنَفِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ عُمْدَانٍ فِیْ
مَعَانِیِ الْقُرْاٰنِ تَحْتَ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فِیْہِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی
فِیْہِ اَیْ فِی الْبَیْتِ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ اَیْ عَلَامَاتٌ وَاضِحَاتٌ مَقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ھُوَ الْحَجَرُ
الصَّلْبُ وَظَھَرَ فِیْہِ اَثَرُ الْقَدَمِ الَّذِیْ قَامَ عَلَیْہِ اِبْرٰھِیْمُ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَیْتِ اَوْ عِنْدَ
غَسْلِ امْرَءَۃِ اِسْمٰعِیْلَ رَاْسَ اِبْرٰھِیْمَ اَوْ حِیْنَ نَادَی النَّاسَ بِالْحَجِّ وَاِنْ وَھَمَ الْوَاھِمُ
اِنَّ الْحَجَرَ الصَّلْبَ صَارَ تَحْتَ قَدَمَیْ اِبْرٰھِیْمَ مُلَیَّنًا کَالْعَجِیْنِ وَالطِّیْنِ فَمَا وَجْہُ اَفْضَلِیَّۃِ
مُحَمَّدٍ مَعَ اَنَّ اَفْضَلِیَّتَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ بَلْ عَلٰی تَمَامِ الْمَخْلُوْقَاتِ ثَابِتَۃٌ
بِالْاِتِّفَاقِ قُلْتُ اِنَّ تَلْیِیْنَ الْحِجَارَۃِ تَحْتَ قَدَمِ نَبِیِّنَا بَلْ تَحْتَ ذِرْعِہٖ وَسَاعِدِہٖ اَیْضًا
ثَابِتَۃٌ بِالدَّلَائِلِ الْبَاھِرَاتِ وَالْحُجَجِ الْقَاھِرَاتِ کَمَا نَصَّ الْکُمَلَاءُ فِیْ تَصَانِیْفِھِمْ مِثْلَ

اِمَامِ اَبِی سُلَیْمَان اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْخَطَّابِیِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمَکِّیِّ وَاِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَمُعَاوِیَۃَ ابْنِ صَالِحٍ وَالثَّعْلَبِیِّ وَالطَّرْطُوْسِیِّ وَالْبَیْهَقِیِّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْبُخَارِیِّ وَاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِیْ قَصِیْدَتِہٖ وَاِمَامِ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ وَشَرَفُ الدِّیْنِ اَبُوْ عَبْدِ اللہِ فَاضِلِ صَاحِبِ قَصِیْدَۃِ الْهَمْزِیَّۃِ وَشَیْخِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّفُوْرِیِّ فِیْ کِتَابِ نُزْهَتِہٖ شِعْر

هٰذَا الَّذِیْ اِنْ مَشٰی فِی الرَّمْلِ لَا اَثَرَ	یُرٰی لَہٗ وَیُرٰی فِی الصَّخْرِ وَالْجَبَلِ

وَغَیْرِهِمْ رَحِمَهُمُ اللہُ عَلَیْهِمْ وَکَمَا حَقَّقَہُ الْعَلَّامَۃُ الْاَعْظَمُ مِنْ عُلَمَاءِ الزَّمَانِ مَوْلٰنَا فَرِیْدُ الدِّیْنِ الشَّهِیْدِ الْوَاعِظِ الْجَامِعِ الدِّهْلَوِیِّ فِیْ سَیْفِ الْمَسْلُوْلِ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ اَثَرَ قَدَمِ الرَّسُوْلِ فِیْ رَدِّ دَلِیْلِ الْحُکْمِ فِیْ نَفْیِ اَثَرِ الْقَدَمِ لِنَذِیْرِ الْحُسَیْنِ

ترجمہ کہا ابو بکر احمد بن محمد بن عباس بلخی محدث نے تفسیر عمان فی معانی القرآن مین نیچے قول خدا فِیْهِ اٰیَاتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ کے وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی فِیْهِ اَیْ فِی الْبَیْتِ یعنے بیت اللہ مین نشانیان ہین روشن مقام ابراہیم ایک پتھر ہے سخت اور اوسمین ظاہر ہوا نقش قدم ابراہیم علیہ السلام کا جبکہ کھڑے ہوئے ابراہیم اوسپر وقت بنانے بیت اللہ کے یا وقت دہونے بیوی اسمٰعیل علیہ السلام کی سرابراہیمؑ کو یا جسوقت آواز دی ابراہیمؑ نے واسطے حج کے اور اگر وہم کرے کوئی وہم کرنے والا کہ پتھر سخت نیچے قدم ابراہیمؑ کے ہوگیا نرم مثل خمیر کے پس کیا فضیلت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باوجود اسکے کہ فضیلت حضرتؐ کی سب نبیون پر اور رسولون پر بلکہ سب مخلوقات پر ثابت ہے بالاتفاق کہتا ہون مین کہ نرم ہونا پتھر کا نیچے قدم ہمارے حضرتؐ کے بلکہ نیچے کہنی اور کلائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے ساتھ دلیلون روشن اور دلیلون غالب کے جیسا کہ لکھا علماء کاملین نے اپنی اپنی تصانیف مین مانند امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم خطابیؒ کے اور محمد بن مالکی اور اسحاق بن ابراہیم اور معاویہ بن صالح اور ثعلبی اور طرطوسی اور بیہقی اور ابو نعیم اور بخاری اور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نے

عبد اللہ ابن مرزوق تلمسانی اور ابی عبد اللہ ابن رشید فہری اور ابی عبد اللہ محمد ابن جابر
اور ابن ربیع اور ابن برا اور ابی اسحاق اور مالک ابن مرحل اور ابن عساکر اور ابن خصال
اور ابی الحاکم اور ابن عبد الملک المراکشی اور بدر فارقی اور حافظ سخاوی اور حافظ عراقی
اور شیخ یوسف مالکی اور حافظ سیوطی وغیرہ کے پاپوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور بلکہ بعضے ان اکابرین سے نقشہ اور تصویر بناتے کاغذ پر نعل شریف کا
موافق عرض اور طول نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رکھتے تھے اپنے پاس اور اوس سے
برکات اور فوائد حاصل کیا کرتے تھے اور کسی نے طعن نہ کیا اوپر علما سے بلکہ نیک اور
مستحسن جانا اسکو اور اسپر دلیل یہہ ہی کہ آیا حدیث مین مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ الحدیث
جسکو دیکھا مومنون نے نیک پس وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک بھی نیک ہے
اور رسالے اسباب مین بہت ہین اکابر علماے جیساکہ شیخ عبد الحق محدث نے
بیان کیا شرح سفر السعادت مین اور مولوی محمد باقر آگاہ نے ہشت بہشت مین اور ابو جعفر
احمد ابن عبد المجید نے اور تقبیل اور بوسہ ان نقشون کا جائز ہے جیساکہ آیا فتح المتعال
مین کہ کہا مذہب اکثر علما مذاہب اربعہ کا خصوصًا مالکیہ سے بیچ اوس چیز کے کہ وارد
ہوئی شرع ساتھ اوسکے مانند بوسہ حجر اسود کے اور کہا عراقی نے مگر چومنا مکانون
متبرک کا بقصد تبرک اور ہاتھون صلحا اور پیرون صلحا کا پس وہ نیک اور اچھا ہی
اور بھی فتح المتعال مین ہی کہ خبر دی مجھکو حافظ ابو سعید ابن العلا نے کہ کہا دیکھا
مین نے کلام احمد بن حنبل کے ایک جز قدیم مین کہ اوسپر خط تھا ابن ناصر وغیرہ کا
حفاظ سے کہ تحقیق امام احمد ابن حنبل سے پوچھا بوسہ دینے کو قبر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور منبر کو حضرت کے فرمایا کچھہ مضائقہ نہین ہی اور کہا شیخ سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ نے **بیت** اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ✤ بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کہ نیکہ زین طوطیا غافلند ✤ ہمانا کہ پوشیدہ چشم دلند ✤ اور تحقیق روایت ہے

انبیا ہے اور حدیث قدسی مین ہے کیا تجھکو ای محمد اول انبیا کا اور آخر انبیا کا از روئے بعث کے یعنے رسول کر کے سبے بعد بھیجا روایت کیا اسکو بزار نے اور ذکر کیا امام سیوطی نے اتمام الدرایہ مین قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ترجمہ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نبی بعد میرے اور درمیان تفسیر روح البیان کے نقل کیا ہدیۃ المہدیین سے جو کہ ایمان لایا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس واجب ہے یہہ کہ ایمان لاوے ساتھ اسکے کہ مقرر آنحضرتؐ رسول ہمارے اور خاتم الانبیا اور رسل ہین پس جبکہ ایمان لایا کہ حضرتؐ رسول ہین اور نہ ایمان لایا اسپر کہ خاتم الرسل ہین نہوگا وہ مومن اور کہا اشباہ النظائر مین جب کہ نجانا کہ محمدؐ آخر الانبیا ہین پس نہین ہے وہ مسلم اور مثنوی مین ہے **بیت**

بہرِ این خاتم شدہ است او کہ بجود || مثل او نے بود و نے خواہد بود

وَفِی الْمُسَلَّمِ خَتْمُ النَّبِیُّوْنَ وَکِذْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ وَالْمُحَالُ لَیْسَ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ کَمَا فِی الْعَقَائِدِ الْحَافِظِیَّۃِ وَلَا یُوْصَفُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ وَالسَّفَہِ وَالْکِذْبِ لِاَنَّ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءَ مُحَالٌ وَالْمُحَالُ لَا یَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ فَھٰذِہِ الْاَشْیَاءُ لَا یَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ وَکُلَّمَا لَا یَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ لَا یُوْصَفُ بِہِ اللّٰہُ تَعَالٰی کَمَا فِی شَرْحِ الْعَقَائِدِ الْجَلَالِیَّۃِ وَوَعْدُ اللّٰہِ لَیْسَ بِخِلَافٍ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ فَلَوْ کَانَ فِی اِرَادَۃِ الْاَزَلِ نَبِیٌّ اٰخَرُ مَا یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْاِطْلَاقِ اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ بَلْ یَکْفِیْ عَلٰی قَوْلِہٖ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَطْ وَالَّذِیْ لَیْسَ فِیْ اِرَادَتِہِ الْاَزَلِیَّۃِ فَھُوَ خَارِجٌ عَنْ تَحْتِ الْقُدْرَۃِ کَمَا جَاءَ فِی الْجَلَالَیْنِ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَیْ شَاءَہٗ قَدِیْرٌ فَالَّذِیْ لَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ مَشِیَّۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی خَارِجٌ عَنْ عُمُوْمِ الْاٰیَۃِ ترجمہ صحیح مسلم مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ختم کئے گئے ساتھ میرے نبی اور کذب اللہ کا محال ہے اور محال نہین ہے تحت قدرت کے جیسا کہ ہے عقاید حافظیہ مین کہ موصوف نہین ہوتا اللہ ساتھ قدرت کے ظلم اور بیوقوفی اور جھوٹھ پر اسواسطے کہ مقرر یہہ چیزین محال ہین اور محال نہین داخل تحت قدرت کے پس یہہ چیزین نہین

داخل تحت قدرت کے اور جو چیزین نہین داخل تحت قدرت کے نہ موصوف ہوگا اللہ ساتھہ اوسکے
جیسا کہ شرح عقائد جلالیہ مین ہی اور وعدہ اللہ کا خلاف نہین مانند قول اللہ تعالی کے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ کو پس اگر ہوتا ارادہ ازل مین نبی
دوسریکا نہ فرماتا اللہ تعالی مطلقاً خاتم الانبیاء بلکہ کفایت کرتا قول اپنے پر محمد رسول اللہ فقط
اور جو کہ اوسکے ارادہ ازل مین نہین وہ خارج ہی تحت قدرت سے جیسا کہ آیا تفسیر جلالین مین
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اي شاءه قدير مقرر اللہ ہر چیز پر کہ چاہا ہی اوسکو ازل مین قادر ہی
پس جو شی کہ نہین متعلق ہوئی ساتھہ اوسکے مشیت ایزدی وہ خارج ہی عموم آیت سے
وَقَالَ الْمُلَّا عَلِي قَارِي فِي الْمَسْحِ الْاَزْهَرِ خَصَّ قَوْلُهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
بِمَا شَاءَ لِيَخْرُجَ مِنْهُ ذَاتُهُ وَصِفَاتُهُ وَمَا لَا يَشَاءُ مِنْ مَخْلُوقَاتِهِ وَمَا تَكُونُ مِنَ الْمُحَالِ
وُقُوعُهُ فِي كَائِنَاتِهِ وَالْحَاصِلُ اِنَّ كُلَّ شَيْءٍ تَعَلَّقَتْ بِهِ مَشِيَّتُهُ تَعَلَّقَتْ بِهِ قُدْرَتُهُ
وَاِلَّا فَلَا يُقَالُ هُوَ قَادِرٌ عَلَى الْمُحَالِ لِعَدَمِ وُقُوعِهِ وَلُزُومِ كَذِبِهِ وَلَا يُقَالُ غَيْرُ قَادِرٍ عَلَيْهِ
تَعْظِيمًا لِلْاَدَبِ مَعَ رَبِّهِ وَهٰهُنَا دَلِيلٌ آخَرُ عَلٰى كَوْنِ الْآيَةِ خَاصَّةً بِمَا ذُكِرَ وَهُوَ اَنَّ الشَّيْءَ
فِي مَذْهَبِ اَهْلِ السُّنَّةِ بِمَعْنَى الْمَوْجُودِ كَمَا فِي الْعَقِيدَةِ الْحَافِظِيَّةِ فَالْمَعْدُومُ لَيْسَ
بِمَرْئِيٍّ كَمَا اَنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلِهٰذَا يَلْزَمُ جَوَازُ اِطْلَاقِ الشَّيْءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لِاَنَّ مَوْجُودِيَّتَهُ
ثَابِتَةٌ عِنْدَ الْكُلِّ فَعِنْدَ اَخْذِ الْآيَةِ عَامًّا يَلْزَمُ اَنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى ذَاتِهِ لَوْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى
ذَاتِهِ كَانَ ذَاتُهُ مَقْدُورًا وَكُلُّ مَقْدُورٍ تَحْتَ قُدْرَتِهِ فَكَانَ ذَاتُهُ مِنَ الْمُمْكِنَاتِ
فَهٰذَا مُحَالٌ اَيْضًا فَهٰذِهِ الْآيَةُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ خَاصٌّ اَيْضًا ترجمہ کہا ملا علی قاری نے
مسح الازہر مین خاص کیا گیا قول خدا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ساتھہ ما شاء کے یعنے جس چیز کو
چاہا تاکہ نکلے اوس سے ذات اور صفات اوسکے اور جسکو نہین چاہا یعنی مخلوقات سے اور جو کہ محال ہی
وقوع اوسکا بیچ موجودات اوسکے کے غرض حاصل کلام یہہ ہی جو شی کہ متعلق ہوئی ساتھہ
اوسکے مشیت ایزدی سے متعلق ہوئی اوسکے ساتھہ قدرت اوسکے اور نہین کہا جائیگا

کہ اللہ تعالی

کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی محال پر واسطے نہ وقوع ہونے اوسکے کے اور لازم ہونے کذب اور دروغ اللہ تعالیٰ کے اور نہ کہا جائیگا غیر قادر بھی اوسپر تعظیماً بسبب ادب کے ساتھ ذات اللہ تعالیٰ کے اور اس مقام مین دلیل اور بھی ہی اوپہہ ہونے ایت کے خاص ساتھ مذکور المقدر کے اور وہ یہہ ہی مقر رشیٔ بمعنی موجود ہی مذہب اہل سنت مین جیساکہ مذکور ہی عقیدہ حافظیہ مین اور معدوم دیکھا نہین جاتا جیساکہ لیس شئ نہ ہی اور اسی سبب سے لازم آتا ہی جواز اطلاق شئ کا اللہ پر اسواسطے کہ موجود ہونا اللہ کا ثابت ہی نزدیک سب کے پس وقت اختیار کرنے آیت کے عام لازم آتا ہی اللہ قادر ہی اپنی ذات پر جبکہ ہوا قادر ذات پر تو ذات اوسکی مقدور ہوئی اور جو مقدور ہی وہ تحت قدرت ہی پس اس صورت مین ذات اللہ کی ممکنات سے ٹھہری پس یہہ بھی محال ہی پس تو یہہ آیت اس وجہ سے بھی خاص ہوئی وَفِي الْحَدِيثِ الْقُدْسِيِّ لَوْلَا مُحَمَّدٌ لَمَا اَظْهَرْتُ رُبُوبِيَّتِي رَوَاهُ الْحَاكِمُ ترجمہ اور حدیث قدسی مین ہی اگر نہوتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ ظاہر کرتا مین ربوبیت اپنی کو نقل کیا اس حدیث کو حاکم نے وَاَيْضًا فِيهِ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِي وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فَثَبَتَ اَنْ نَظِيرَ الْحَضْرَةِ فِي الْحَقِيقَةِ الْخَاتِمِيَّةِ وَالْفَضَائِلِ مُحَالٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ترجمہ اور بھی حدیث قدسی مین ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہین پیدا کیا مین نے کسیکو مخلوقات سے بزرگتر نزدیک اپنے تجھ سے اور البتہ تحقیق پیدا کیا دنیا اور جو کچھ کہ اوسمین ہی لوگ پہچانین وہ او معلوم کراؤن اونکو بزرگی اور مرتبہ تیرا جوکہ نزدیک میرے ہی اور اگر نہوتا تو نہ پیدا کرتا مین دنیا کو روایت کیا اسکو ابن عساکر نے پس ثابت ہوا کہ بلاشک وشبہ نظیر اور مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ حقیقت خاتمیت اور فضیلت کے مخلوقات مین محال ہی اور کہا مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے شعر

شعر

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ	مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لایمکن الثناء کما کان حقه — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

واللہ اعلم — بالصواب

الباب السابع

فی ابطال منع تعظیم الاشیاء التی ہی منسوبۃ الی المحبوب عز العرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم منسوبۃ قطعیۃ او ظنیۃ کالعمامۃ والشعر والنعلین وغیر ذلک ترجمہ باب ساتواں بیچ باطل اور رد کرنے قول مانع تعظیم اون چیزوں کی جو کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منسوب قطعی ہو یا ظنی مثل پگڑی اور عمامہ یا موئے مبارک یا نعلین شریفین اور سوا اسکے قال الملا علی قاری فی المسح الازہر من قال لعلوی علویا بالاستخفاف فقد کفر لا تقبل توبتہ ولا عذرہ وان کان سہوا او غلطا ترجمہ کہا ملا علی قاری نے بیچ مسح الازہر کے جسنے کہا علوی کو علویا واسطے سبکی کے پس تحقیق وہ کافر ہوا اور نہ مقبول ہوگی توبہ اوسکی اور نہ عذر اوسکا اور اگرچہ پکارا ہو بھول چوک سے وفی رد المختار ایما رجل سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالی وبانت منہ امرأتہ وان تاب فیہا والا قتل ترجمہ رد المحتار شرح در المختار میں ہے کسی نے گالی دی مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا جھٹلایا یا عیب پکڑا یا نقصان پکڑا حضرت میں پس بلاشک مقرر وہ کافر ہوا ساتھ اللہ تعالی کے اور جدا ہوگئی اوس سے عورت اوسکی اور اگر توبہ کی اوسنے پس بہتر ہے ورنہ قتل کیا جاوے وفی الشفاء للقاضی عیاض ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم او المنتقص لہ صراحۃ او کنایۃ او اشارۃ فہو کافر وحکمہ عند الائمۃ القتل ومن شک فی کفرہ او عذابہ کفر وکان عند بعض العلماء المتاخرین والمحدثین مثل امام ابی بکر ابن العربی والحافظ ابی عبد اللہ وخطیب ابن عبد اللہ ابن مرزوق التلمسانی وابی عبد اللہ ابن الرشید الفہری وابی عبد اللہ محمد بن جابر وابن الربیع وابن البراء وابی اسحاق ومالک ابن

المرحل وابن عساكر وابن ابی الخصال وابی الحاكم وابن عبد الملك المركشي و
بدرنمار وبحھو الحافظ السخاوي والحافظ العراقي والشيخ يوسف المالكي
والحافظ وغيرهم نعله الشريف ومن هم من ينقش ويصور على القرطاس
صورة النعل المبارك موافقا العرض والطول لنعله صلى الله عليه وسلم ويضعون عندهم
ويأخذون منه البركات ويحصلون الفوائد منه ولا نقض احد من العلماء
عليهم بل استحسنوه والدليل عليه ما راه المؤمنون حسنا فهو عند الله و
عند رسوله حسن والرسائل في هذا الباب كثيرة من اكابر العلماء كعبد
الحق الدهلوي ومولنا محمد باقر آگاه هشت بهشت وابو جعفر احمد بن المجيد
اما تقبيل هذه التماثيل جائز بنية التبرك كما جاء في فتح المتعال قال مذهب
كثير من العلماء المذاهب الاربعة خصوصا من المالكية في ما ورد به الشرع
كتقبيل حجر الاسود وقال العراقي اما تقبيل اماكن الشريفة على قصد التبرك
وايدي الصالحين وارجلهم فهو حسن محمود وايضا فيه اخبرني الحافظ ابو سعيد
ابن العلا قال رايت في كلام احمد بن حنبل في جزء قديم عليه خط ابن ناصر
وغيره من الحفاظ ان الامام احمد بن حنبل سئل عن تقبيل قبر النبي صلى الله
عليه وسلم ومنبره فقال لا باس بذلك وقد روى ان الامام احمد غسل قميص
الشافعي وشرب الماء الذي غسله به وقال المحب الطبري يمكن ان يستنبط
من تقبيل الحجر الاسود واستلام الاركان جواز تقبيل الشيء الذي فيه تعظيم
لله تعالی ترجمہ شفا قاضی عیاض مین ہی کہ اگر گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
یا نقص پکڑا ظاہرًا یا اشارۃً یا کنایۃً وہ کافر ہی اور حکم اوسکا نزدیک ائمہ کے قتل ہی
اور جسنے شک کیا اوسکے کفر مین وہ بھی کافر ہی اور تھے پاس بعض علماء اکابر متاخرین
اور محدثین سے مثل امام ابی بکر بن عربی اور حافظ ابی عبد اللہ اور خطیب الخطبا ابن

عبداللہ ابن مرزوق تلمسانی اور ابی عبداللہ ابن رشید فہری اور ابی عبداللہ محمد ابن جابر
اور ابن ربیع اور ابن برّا اور ابی اسحاق اور مالک ابن مرحل اور ابن عساکر اور ابن خصال
اور ابی الحاکم اور ابن عبدالملک المرکشی اور بدر فارقی اور حافظ سخاوی اور حافظ عراقی
اور شیخ یوسف مالکی اور حافظ سیوطی وغیرہ کے پاپوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور بلکہ بعضے ان اکابرین سے نقشہ اور تصویر بناتے کاغذ پر نعل شریف کا
موافق عرض اور طول نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رکھتے تھے اپنے پاس اور اوس سے
برکات اور فوائد حاصل کیا کرتے تھے اور کسی نے طعن نہ کیا اوپر علما سے بلکہ نیک اور
مستحسن جانا اسکو اور اسپر دلیل یہہ ہے کہ آیا حدیث مین مَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ الحدیث
جسکو دیکھا مومنون نے نیک پس وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک بھی نیک ہے
اور رسالے اسباب مین بہت ہین اکابر علما سے جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث نے
بیان کیا شرح سفر السعادت مین اور مولوی محمد باقر آگاہ ہشت بہشت نے اور ابو جعفر
احمد ابن عبدالمجید نے اور تقبیل اور بوسہ ان نقشون کا جائز ہے جیسا کہ آیا فتح المتعال
مین کہ کہا مذہب اکثر علما مذاہب اربعہ کا خصوصًا مالکیہ سے بیچ اوس چیز کے کہ وارد
ہوئی شرع ساتھ اوسکے مانند بوسہ حجر اسود کے اور کہا عراقی نے مگر چومنا مکانون
متبرک کا بقصد تبرک اور ہاتھون قبلی اور پیرون صلحا کا پس وہ نیک اور اچھا ہے
اور بھی فتح المتعال مین ہے کہ خبر دی مجھکو حافظ ابو سعید ابن العلا نے کہ کہا دیکھا
مین نے کلام احمد بن حنبل کے ایک جز قدیم مین کہ اوسپر خط تھا ابن ناصر وغیرہ کا
حفّاظ سے کہ تحقیق امام احمد ابن حنبل سے پوچھا بوسہ دینے کو قبر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور منبر کو حضرت کے فرمایا کچھ مضائقہ نہین ہے اور کہا شیخ سعدی شیرازی
علیہ الرحمۃ نے بیت اگر بوسہ بر خاک مردان زنی ٭ بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ زین طوطیا غافلند ٭ ہمانا کہ پوشیدہ چشم دلند ٭ اور تحقیق روایت ہے

که امام محمد رحمه الله نے دهویا کرته امام شافعی رحمه الله کا اور پیا پانی دهوونکا اور کہا محب طبری نے
ممکن ہے استنباط اور اخراج کرنا بوسہ حجر اسود سے اور ارکان سے جواز بوسہ اوس
چیز کا کہ جسمین تعظیم ہے الله تعالی کے واسطے فقط ؂

الباب الثامن

فی فضیلة المولد الشریف لنبینا محمد صلی الله علیه وسلم فی معراج المسلمین
عن ابن عباس بن عبد المطلب قال کنت مواخیا لابی لهب ومصاحبا له
فلما مات وقد اخبر الله تعالی عنه ما اخبر حزنت علیه وهمنی امره فسالت
الله حولا ان یرینی اباه فی المنام قال فرایت نارا تلتهب فسالته من حاله
فقال الی النار فی العذاب فلا یخفف عنی العذاب الا لیلة الاثنین من کل
اللیالی والایام فانه یرفع العذاب عنی قلت وکیف ذلك فقال ولد فی
تلك اللیلة محمد فجاءتنی امة فبشرتنی بولادته ففرحت لمولده واعتقتها
فرحا فاثابنی الله بان رفع عنی العذاب فی کل لیلة الاثنین لذلك ترجمه
معراج المسلمین مین ہے کہ کہا عباس بن عبد المطلب نے کہ تہا مین بہائی ابی لہب کا
اور یار اوسکا پس جب مر گیا وہ اور تحقیق خبر دی الله تعالی نے اوس سے جو کہ خبر دی پس
غمگین ہوا مین اوسپر اور رنج مین ڈالا مجهکو اوسکے کام نے پس سوال کیا مینے الله تعالی سے
اس بات کا کہ دکہلاوے الله مجهکو اوسکے تئین خواب مین کہا حضرت عباس نے پہر
دیکہا آگ کہ شعلہ مار رہی ہے پس پوچہا مینے اوسکو حال اوسکے سے پس کہا اوسنے
کہا مین طرف عذاب نار کے پس نہین ہلکا ہوتا مجہسے عذاب مگر شب دوشنبه کو
تمام راتون اور دنون سے پس مقرر اوٹہتا ہے عذاب میرے سے کہا مینے یہہ کیونکر
اور کیا سبب ہے پس کہا پیدا ہوئے اس شب مین محمد صلی الله علیه وسلم اور پہر آئی
میرے پاس لونڈی اور بشارت دی مجهکو ساته ولادت صلی الله علیه وسلم کے

پس خوش ہوا ابولہب بسبب پیدا ہونے اونکے کے اور آزاد کیا ثوبیہ نے اوسکو واسطے خوشی کے
پس ثواب دیا مجھکو اللہ نے بسبب خوشی مولود حضرت کے ساتھ اوٹھانیکے محرسے ہوت
عذاب کو ہر شب دوشنبہ مین اسیطرح ذکر کیا فاضل شمس الدین انصاری نے منہاج مین
اور شیخ نے ماثبت بالسنۃ مین کہا کہ قال ابن الجوزی فاذا کان هذا ابو لهب الکافر الذی
نزل القرآن بذمه جوزی فی النار بفرحته لیلة مولد النبی فما حال المسلم
الموحد من امته یسر بمولده ویبذل ما تصل الیه قدرته فی محبته لعمری
انما یکون جزاؤه من الله الکریم ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم
ولا زال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده ویعملون الولائم ویتصدقون
فی لیالیه انواع الصدقات ویظهرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون
بقراءة مولده الکریم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم ومما جرب
من خواصه امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم
الله امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارک اعیادا لیکون اشد علة علی من
فی قلبه مرض وعناد ترجمہ کہا ابن جوزی نے پس جبکہ یہہ ابولہب کافر کہ جسکی مذمت
مین نازل ہوا قرآن نجات دیا گیا آگ مین بسبب خوشی کرنے رات پیدائش نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس کیا حال مسلمان موحد کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشی کرتا ہے
ساتھ مولد اوسکے کے اور خرچ کرتا ہے موافق قدرت اپنی کے بیچ محبت اوسکی کے قسم
مجھکو عمر اپنی کی کہ ہووے جزا اوسکی اللہ کریم کیطرف سے یہہ کہ داخل کرے اوسکو اپنے
فضل عام کے ساتھ جنات النعیم مین اور ہمیشہ اہل اسلام جمع ہوتے ہین جیسے مولود
حضرت مین اور کرتے ہین ولیمے اور دعوتین اور تصدق کرتے ہین راتون مین اوسکی طرح
طرح کے تصدقات اور خیرات اور ظاہر کرتے ہین خوشی اور زیادتی کرتے ہین نیکیون مین
اور امید اور قصد رکھتے ہین ساتھ پڑھنے مولود حضرت کریم کے اور ظاہر ہوتی ہین اونپر

برکتین اونکی بہر فضل عام سے اور تجربہ کیا گیا خواص مولود شریف سے امان اُس برس مین اور مبادرت کی او بشارت عاجلہ بہی ساتھہ حاصل کرنے مراد اور مقصدون کے پس رحم کرے اللہ تعالی اوس آدمی پر کہ اختیار کی راتین شہر مولود حضرت کی عیدین تو کہ ہووے سخت تلت اوسپر جسکے دلمین مرض اور عناد ہے وقال فِي التَّنْوِيرِ فِي مَوْلُودِ الْبَشِيرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ بِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُونَ وَيَحْمَدُونَ وَإِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِي ترجمہ تنویر فی مولود البشیر کے ہے منقول ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے ابن عباس رض بیان کرتے ایکدن اپنے گھر مین حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان شریف سے خوشی کرتی تھی اور حمد کرتی تھی کہ ناگاہ آگئے حضرت کا اوس جگہہ ہوا فرمایا واجب ہوئی مجھپر شفاعت تمھاری وفیہ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ لِأَبْنَائِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ عَلَيْكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ ترجمہ ابی الدرداصحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گئے وہ ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین عامر انصاری کے کہ وہ سکھا رہا تھا وقایع ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیٹون اور کنبے کو اور کہتا تھا کہ یہہ دن ہی یہہ دن ہے پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولے اللہ تعالی نے اوپر تیرے دروازے رحمت کے اور واسطے تمھارے ملائکہ استغفار کرتے ہین اور مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے تفسیر عزیزی مین تفسیر والضحی مین کئی معنی لکھی ہے اور ایک معنی یون لکھا ہے صفحہ ۱۳۸ سطر ۱۳ چھاپا کلکتہ سے وبعضی مفسرین چنین گفتہ اند کہ مراد از ضحی روز ولادت پیغمبر است صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ومراد از لیل شب معراج است یعنے قسم کھاتا ہون مین

روز ولادت تیرے کی اور قسم کھاتا ہوں میں شب معراج کی تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور تفسیر روح البیان مین تحت آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کے
لکھا ہی کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احوال عجائبات جو کہ والدہ آپکی نے
وقت حمل حضرت کے ملاحظہ فرمائے ہین زبان مبارک سے بیان فرمائے اور بشارتین دیں.
ہر نبیو نکی آدم سے لیکر عیسیٰ تک اپنی اپنی امت کو حضرت کے مولود کی خوب لکھی ہین اور
تفسیر کبیر کے اول جلد مین تحت تفسیر مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ کے امام فخر رازی لکھتا ہی کہ
فرمایا حضرت نے میری ولادت ہوئی زمانے مین بادشاہ عادل کے پس جبکہ ذکر مولود اور
انعقاد مجلس قرآن اور حدیث سے ثابت ہو تو اب جو منکر ہو اس کا گویا منکر قرآن اور حدیث کا
ہوا اور بلکہ اجماع ہی اسپر علماء ہند اور سندہ اور علماء عرب کا خصوصًا اہل حرمین اور
علما اور مفتیان مذاہب اربعہ کا چنانچہ استفتا اس باب مین کئی آچکے اور جو جو علماء
مذاہب اربعہ سے مجوز ہین انعقاد مجلس مولود کے نام انکے یہہ ہین حضرت[1] شیخ الفقہا
والمحدثین تاج العلما والعارفین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رض اور[2] امام المحدثین ابو الفرج
ابن جوزی فقیہ حنبلی اور[3] ابو الخطاب عمر بن دحیہ کلبی اور[4] ابن خلکان محدث شافعی
اور[5] علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری اور[6] شیخ القراء حافظ ابن جزری اور[7] محمد بن علی دمشقی
اور[8] حافظ ابو الخیر سمناوی اور[9] حافظ عماد الدین ابن کثیر اور[10] علامہ طغریل صاحب در المنظم
اور[11] امام لوذعی شافعی شارح صحیح مسلم اور[12] حافظ ابو شامہ استاد نووی اور[13] شیخ ابو الحسن
اور[14] ابو بکر الحجار اور[15] ابن محمد نعمان اور[16] ابو موسی ترمذی اور[17] حافظ شمس الدین ناصر الدین
دمشقی اور[18] جلال الدین یوسف الحجاز اور[19] یوسف بن علی شامی اور[20] امام بن بطاح اور[21] امام
مخلص کتابی اور[22] امام علامہ ظہیر الدین اور[23] شیخ نصیر الدین اور[24] شیخ عمر بن املاح اور[25] امام
صدر الدین بن عمر شافعی اور[26] حافظ ابن حجر صاحب المولد الکبیر اور[27] حافظ دمشقی اور[28] جلال الدین
سیوطی اور[29] شارح ابن ماجہ اور[30] امام محقق ابو ذرعہ غزالی حسین اور[31] شیخ ابن حجر ہاشمی

اور احمد

اور[٣٦] احمد بن محمد مدنی المشہور بالغشانی اور[٣٧] امام برزنجی اور[٣٨] شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور
ملا[٣٩] علی قاری کہ یہہ بزرگوار رکن رکین دین متین خاتم النبیین و حامل حدیث سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم ہین اقوال ان بزرگوارون کے مستند مانعین بھی ہین ان سب کو
مرتکب بدعت ضلالت کا قولاً اور فعلاً جاننا اور مولود شریف کو تشبیہ ساتھ جنم کنہیا[٤٠] کے
دینی خالی سوء ادب اور سوء ظن سے نزدیک اہل انصاف کے نہین ہی ونقل فی اسناد
الاشجار عن بعض العلماء انہ رأی النبی فقال یا رسول اللہ ما تقول فی ھذہ
الموالید التی یصنعھا الناس ویجتمعون لھا ویفرحون بھا وینفقون فیھا
الاموال ویرونھا من صالح الاعمال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
فرح بنا فرحنا بہ والمحب مع احبابہ ترجمہ اور نقل کیا اسناد الاشجار مین بعض
علماسے کہ مقرر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہین آپ مولودون مین کہ لوگ کرتے ہین اسکو اور جمع ہوتے ہین
واسطے مولود کے پڑھنے اور سننے کے اور خوشی کرتے ہین ساتھ سننے مولود کے اور
خرچ کرتے ہین اسمین مال اور جانتے ہین اسکو نیک عملون سے پس فرمایا حضرت نے
جو خوشی کرتا ہی ساتھ ہمارے ہم خوش ہوتے ہین ساتھ اوسکے اور دوست ہوتا ہی
ساتھ دوست اپنے کے مگر مقرر کرنا عرس کے دن کا بنا بر اسکے ہی کہ کہا صاحب مجموع
الروایات نے اذا اراد ان یتخذ الولیمۃ تجھد بادراک یوم موتہ ویحتاط فی
الساعۃ التی نقل روحہ فیھا لان ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی
کل عام فی ذلک الموضع فی تلک الساعۃ ینبغی ان یطعم الطعام ویشرب الشراب
فی تلک الساعۃ فانہ بذلک یفرح روحہ وان فیہ تاثیرا بلیغا ھکذا
نقل من خزانۃ الجلالی وجمع الجوامع عن جلال الدین السیوطی ترجمہ جبکہ ارادہ
کرے ولیمہ اور کھانا کھلانے کا اللہ کے واسطے بہ نیت ایصال ثواب واسطے روح میت[٤١] کے

نفحۃ الاموات

کوشش کرے ساتھ دریافت کرنے دن انتقال اور موت میت کے اور احتیاط کرے اوس
ساعت مین کہ جسمین روح نے اوسکی نقل کی اسواسطے کہ مقرر ہوا اسمین تزودون کی آنی مین
دن عرسون کے ہر برس مین اوسی جگہہ مین اوسی ساعت مین پس لائق تر یہی ہے کہ
کھلاوے کھانا اور پلاوے پانی اوسی ساعت مین اسواسطے کہ مقرر ساتھ اسکے خوش ہوتی
روح اوسکی اور مقرر اسمین تاثیر بہت ہے اور اسیطرح نقل کیا گیا خزانہ جلالی اور جمع
الجوامع سے اور ماثبت بالسنہ مین ہے وقد ذکر بعض المتاخرین من مشائخ المغرب
الیوم الذی وصلوا فیه الی جناب العزة وخطائر القدس یرجی فیه من
الخیر والبرکة والکرامة والنورانیة اکثر واوفر من سائر الایام ترجمہ
اور تحقیق ذکر کیا بعض متاخرین مشائخ مغرب نے وہ روز کہ جسمین واصل ہوئی وہ طرف
جناب عزت اور حظائر اور مقامات قدس کے امید ہوتی ہی اوسمین خیر اور برکت
اور کرامت اور نورانیت سے اکثر اور زیادہ تر سب دنون سے واما القیام عند
ذکر ولادة النبی فی قراءة المولود الشریف تعظیما له امر لا شک فی استحسانه
واستحبابه وندبه کما قال امام البرزنجی فی مولد النبی قد استحسن
القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذو روایة وروية فطوبی لمن کان
تعظیمه غایة مرامه ومرماه ترجمہ اور لیکن پر قیام وقت ذکر ولادت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے درمیان قرات مولد شریف کے واسطے تعظیم حضرت کے ایک امر ہے
کہ نہین شک بیچ مستحسن اور مستحب اور مندوب ہونے مین اوسکے جیسا کہ ذکر کیا
اور کہا امام برزنجی نے درمیان عقدۃ الجواہر فی مولد النبی الاظہر مین کہ تحقیق مستحسن
رکھا ہی قیام کو وقت ذکر مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اماموں صاحب
روایت اور رویہ نے پس خوشی اوسکے لئے کہ ہو تعظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مقصد
اور مراد اوسکی اور کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم مین جبکہ کھڑا ہو کوئی

ذکر قیام کا وقت ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وجد صادق مین یا اختیار سے بغیر اظہار وجد کے اور کھڑی ہوئے واسطے اوسکے جماعت پس ضرور ہی موافقت ہے اور فتوے مفتیان مذاہب اربعہ کے سکنائے مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا و تعظیما بیچ جواز قیام کے وقت ذکر ولادت آنحضرت صلعم کے بہت تحریر ہوئے مین لیکن بسبب طوالت کتاب کے نہین لکھے گئے ہان جسکو منظور ہو دیکھنا تو رسالہ احسن الکلام فی جواز محفل المولد والقیام کو جوکہ تالیف مولانا احسن اللہ غازی پوری کا ہی ملاحظہ کرے مگر نام اون علمار مکہ معظمہ کے جنھون کے مواہیر اوسپر ہین تحریر کئے جاتے ہین عثمان حسن دمیاطی شافعی عبد اللہ بن محمد الحنفی مفتی المکۃ المکرمۃ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ بمکۃ محمد بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعی بمکۃ محمد بن یحیی مفتی الحنابلہ فی المکۃ المشرفۃ عبد اللہ بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفسر والمحدث بمسجد الحرام خلاصہ ان علما کی تحریر کا یہ ہی کہ کھڑا ہونا وقت ذکر پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا امر ہی کہ کچھ شک نہین اوسکے مستحسن اور مستحب ہونے مین لیکن اوسکے فاعل کو ثواب عظیم ہی اور درجہ بڑا ہی۔

الباب التاسع

فی ذکر الکلمۃ الطیبۃ متصلا بعد اداء الصلوۃ فی عمدۃ الابرار وفتاوی سمرقندی وفی شرح نوادر البرھانی فی باب الاذکار سئل عن عمر رض عمن یقول بعد اداء الصلوۃ متصلا کلمۃ الطیبۃ قال اذا یقول بعد اداء الصلوۃ متصلا مرۃ یغفر اللہ ذنوبہ وبمرۃ ثانیۃ اعطاہ اللہ تعالی ثواب الانبیاء وبمرۃ ثالثۃ اعطاہ اللہ تعالی ثواب الملائکۃ ترجمہ باب نوان بیان مین ذکر کرنے کلمہ طیبہ کے متصل بعد نماز کے۔ عمدۃ الابرار مین ہی اور فتاوی سمرقندی اور شرح نوادر البرہانی مین درمیان باب الاذکار کے سوال کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ سے اوس شخص سے جو کہ پڑھتا ہی بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو کہا اوسنے جبکہ کہتا ہی

بعد نماز کے متصل ایکبار بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اور ساتھہ دو بار کے دیتا ہی
اوسکو اللہ تعالی ثواب انبیا کا اور ساتھہ تیسری بار کے دیتا ہی اوسکو ثواب ملائکہ کا
اور شرح شمائل بیہقی مین ہی وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ بَعْدَ
اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ مُتَّصِلًا کَانَ لَہٗ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ وَفِیْہِ اَیْضًا فِیْ ھٰذَا
الْبَابِ اَفْضَلُ الذِّکْرِ وَھُوَ کَلِمَۃُ الشَّھَادَۃِ وَیَمُدُّ بِھَا صَوْتَہٗ حَتّٰی یَاْخُذَ کُلُّ عُضْوٍ
مِنْہُ حَظًّا ھٰکَذَا فِیْ کَنْزِ الْعِبَادِ نَقْلًا عَنْ شَیْخِ الْاِسْلَامِ ترجمہ اور تھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے کہ جسنے کہا بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو حاصل ہوئی اوسکو افضل عبادت
ہزار برس کی اور اسی کتاب کے اسی باب مین ہی کہ افضل الذکر کلمہ شہادت ہے اور کھینچے
ساتھہ پڑھنے کلمہ طیبہ کے آواز اپنی کو تا کہ حاصل کرے اوس سے ہر اعضا حلاوت اور
مزا اسیطرح کنز العباد مین نقل کیا شیخ الاسلام صدر الحق والدین سے اور خوب تحقیق سے
لکھا اسکو شیخ محمد تہانوی نے دلائل الاذکار مین ÷ بیت ÷

در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل	در ہیچ مکان نیم ز فکرت خالی

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

فِیْ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
قَالَ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّیْنِ اَبُو الْخَیْرِ مُحَمَّدُ بْنُ وَجِیْہِ الدِّیْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّخَاوِیُّ الشَّافِعِیُّ
فِی الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَۃِ حَدِیْثُ مَسْحِ الْعَیْنَیْنِ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَیِ السَّبَّابَتَیْنِ بَعْدَ
تَقْبِیْلِھِمَا عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَعَ قَوْلِ اَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا
ذَکَرَہُ الدَّیْلَمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رض اَنَّہٗ لَمَّا سَمِعَ
قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ ھٰذَا وَقَبَّلَ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَیِ
السَّبَّابَتَیْنِ وَمَسَحَ عَیْنَیْہِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِیْلِیْ

فقد حلت لہ شفاعتی ترجمہ باب دسوان ذکر مین انگوٹھون چومنے کے وقت سننے قول موذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا حافظ شمس الدین ابوالخیر محمد بن وجیہ الدین عبدالرحمن سخاوی شافعی نے مقاصد حسنہ مین حدیث مسح دونون آنکھونکے ساتھ باطن دونو انگشت شہادت کے بعد چومنے اونکے کے وقت سننے قول موذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ ساتھ قول اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذکر کیا اسکو دیلمی نے فردوس مین حدیث ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر جب اوسنے سنا قول موذن کا اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا یہہ اور چوما دونو پوریونکو انگشت شہادت کی اور لگایا دونون آنکھون کو پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کریگا مثل کرنے خلیل میرے کے پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکے شفاعت میری وقد نقل عن مسند الفردوس المؤلفۃ لحافظ الامام شہردار ابن الحافظ شہرویۃ الدیلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قبل ظفری ابھامیہ عند سماع اشھد ان محمدا رسول اللہ فی الاذان انا قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ ترجمہ اور منقول ہی مسند فردوس تالیف حافظ امام شہردار بن شہرویہ دیلمی سے کہ مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چومے دونو ناخون انگوٹھون اپنونکو وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ کے اذان مین مین لیجانے والا اور داخل کرنیوالا ہون اوسکو بیچ صفون جنت کے فی جمل الاحادیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فی عشر المحرم عند الاسطوانۃ حذاء ابی بکر فقام بلال فاذن فلما بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ فقبل ابو بکر ظفری ابھامیہ ووضعھما علی عینیہ وقال قرۃ عینی بک یا رسول اللہ فلما فرغ بلال من الاذان توجہ النبی الی ابی بکر فقال من فعل مثل ما فعلت یا ابا بکر غفر اللہ

ذُنُوبَهُ حَدِيثَهَا وَقَدِيمَهَا وَعَمَدَهَا وَخَطَاهَا ترجمہ اور کہا بیچ جمل الاحادیث کے
کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مسجد مین عشرہ محرم الحرام مین نزدیک
سطون مسجد کے مقابل ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پس کھڑے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ پس
آذان دی بلال رض نے پس جبکہ پہنچا بلال اشہد ان محمدا رسول اللہ کو پس بوسہ دیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے دونو ناخون انگوٹھون اپنون کو اور لگایا اون دونونکو اوپر دونو آنکھون اپنی کے
اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پس جبکہ فراغت پائی بلال رض نے اذان سے توجہ فرمائی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ابی بکر رض کے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کرے مانند
اسکے کہ کیا تو نے یا ابی بکر بخشیگا اللہ گناہ اوسکے نئے اور پرانے اور جانے اور انجانے
وَفِي كِتَابِ الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ رُوِيَ إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْتَاقَ إِلَى لِقَاءِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ هُوَ مِنْ
صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَأَظْهَرَهُ اللهُ تَعَالَى لَهُ صُورَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي صَفَاءِ ظُفْرَي إِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ فَصَارَ أَصْلًا لِذُرِّيَّتِهِ فَلَمَّا
أَخْبَرَ جِبْرَئِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ
اِسْمِي فِي الْأَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَي إِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ أَبَدًا هٰكَذَا
ذَكَرَهُ الثَّعْلَبِيُّ الْمُحَدِّثُ فِي كِتَابِ قَصَصِ الْأَنْبِيَاءِ ترجمہ کتاب احادیث قدسیہ
مین ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ مقرر آدم علیہ السلام مشتاق ہوئے واسطے دیدار لقائے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسوقت کہ تھے جنت مین پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف آدم کے
کہ وہ تیرے صلب سے ہی اور ظاہر ہوگا آخر زمانے مین پس ظاہر کیا اللہ تعالی نے واسطے
آدم علیہ السلام کے صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان صفائی ناخون دونون
انگوٹھون آدم علیہ السلام کے پس پھیرا دونون آنکھون اپنی پر پس ہوا یہہ اصل واسطے
اولاد اوسکی کے پس جبکہ خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی علیہ السلام کو اس قصہ کی

فرمایا

فرمایا علیہ السلام نے جو شخص سنے نام میرے کو آذان مین پھر بوسہ دیا اوسنے دونون
ناخون انگوٹھون اپنے کو اور لگایا اونکو دونو آنکھون پر نہ اندھا ہو گا کبھی اسیطرح ذکر کیا
ثعلبی محدث مفسر نے کتاب قصص الانبیا مین وَفِی کِتَابِ الفوائد فی صفحہ ۱۵ وسطر ۱۳
مِنْ طَبعِ المِصرِ وَعَنْ بَعضِ الصَّالِحِیْنَ یُرْوٰی عَنِ الخَضرِ عَلَیْہِ السَّلَامِ اَنَّ مَنْ قَبَّلَ
اِبْہَامَیْہِ وَمَسَحَ بِہِمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ عِنْدَ قَوْلِ المُؤَذِّنِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
وَقَالَ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصِبْہُ وَجَعُ الْعَیْنِ
ترجمہ درمیان کتاب الفوائد کے صفحہ ۱۵ پندرہوین اور سطر تیرہوین ۱۳ مین چھاپہ مصر سے ہی
اور بعض صالحین سے ہی کہ روایت کی گئی خضر علیہ السلام کہ مقرر جسنے چوما دونون انگوٹھون
اپنونکو اور پھیرا دونون آنکھون اپنی پر وقت قول مؤذن کے اشہد ان محمدا رسول اللہ
اور کہا مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ پہنچے گی اوسکو ایذا اور دکھ آنکھ مین
اور سوا اسکے ابو العباس احمد بن ابی بکر نے کتاب موجبات الرحمۃ مین اور شمس الدین محمد
بن صالح مدنی امام مدینہ نے اپنی تاریخ مین اور حافظ رویانی نے جو ایک ائمہ شافعی سے
ہین بیچ مسند اپنی کے ساتھ سند اپنی کے حضرت علی سے اور امام باقی نے زرقانی شرح
مواہب مین خوب لکھا ہی اور علماء اس زمانے نے بھی بہت رسالے اسباب مین
لکھے ہین چنانچہ مولوی حسن الزمان صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب محدث دہلوی نے
اور مولوی فرید الدین صاحب مرحوم وغیرہ نے اپنے اپنے رسالونمین ساتھ بسط کے لکھا ہی

الباب الحادی عشر ۱۱

الباب الحادی عشر

فِی الاِسْتِمْدَادِ عَنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ فِی فَتَاوٰی زَادِ اللَّبِیْبِ وَخِزَانَۃِ الجَلَالِیْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ
ترجمہ باب گیارہوان بیچ مدد چاہنے کے اہل قبور سے ۔ بیچ فتاوی زاد اللبیب کے
اور خزانہ جلالی کے ہی کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حیران ہو تم

کاموں میں پس مدد چاہو تم اہل قبور سے قَالَ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ مُحَمَّدُ الْغَزَّالِیُّ کُلُّ مَنْ
یُسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِهٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ ترجمہ کہا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالے نے
جو شخص کہ مدد مانگی جاتی ہے اوس سے بیچ زندگی اوسکی کے مدد مانگی جاتی ہے بعد فوت
ہونے اوسکے کے وَقَالَ اَحَدٌ مِّنْ مَشَائِخِ الْعِظَامِ رَاَیْتُ اَرْبَعَةً مِّنَ الْمَشَائِخِ یَتَصَرَّفُوْنَ
فِیْ قُبُوْرِهِمْ کَتَصَرُّفِهِمْ فِیْ حَیٰوتِهِمْ مِنْهُمُ الشَّیْخُ الْمَعْرُوْفُ الْکَرْخِیُّ وَالشَّیْخُ عَبْدُ
الْقَادِرِ جِیْلَانِیُّ وَذَکَرَ رَجُلَیْنِ غَیْرَهُمَا ترجمہ اور کہا ایک نے مشائخ عظام سے
دیکھا میں نے چار شخصوں کو مشائخ سے کہ تصرف کرتے ہیں اپنی قبروں میں مانند تصرف
اونکے کے زندگی اپنی میں اونمیں سے ہیں شیخ معروف کرخیؒ اور حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانیؒ اور دو آدمی کا ذکر کیا سوا انکے وَهَلْ اِمْدَادُ الْحَیِّ اَقْوٰی اَمْ اِمْدَادُ الْمَیِّتِ قِیْلَ
اِمْدَادُ الْحَیِّ وَقِیْلَ اِمْدَادُ الْمَیِّتِ اَقْوٰی لِاَنَّهٗ فِیْ بِسَاطِ الْحَقِّ وَالنَّقْلُ فِیْ ذٰلِكَ کَثِیْرٌ
عَنْ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ وَلَمْ یُعْرَفْ فِی الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاَقْوَالِ مَا یُنَافِیْ ذٰلِكَ
وَلِاَنَّ الرُّوْحَ بَاقِیَةٌ وَلَهَا عِلْمٌ وَشُعُوْرٌ بِالزَّائِرِ سِیَّمَا لِاَرْوَاحِ الْکُمَّلِ الْقُرْبِ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی کَمَا کَانَ فِی الْحَیٰوةِ اَوْ اَتَمُّ ترجمہ اور کہا امام حجۃ الاسلام نے اور
آیا امداد حی کے اقوی ہے یا امداد میت کی بعضوں نے کہا امداد زندگی اور بعضوں نے
کہا امداد مردے کی قوی تر ہے اسواسطے کہ مقرر وہ بیچ قرب بساط حق کے ہے اور نقلیں
اس باب میں بہت ہیں جماعت اولیا اللہ سے اور نہی جانے گئے قرآن اور حدیث اور
اقوال میں کوئی چیز جو کہ منافی اور مخالف ہو اسکو اور واسطے اسکے کہ مقرر روح باقی
رہتی ہے اور اوسکے لئے علم اور شعور ہے ساتھ زیارت کرنیوالے کے خصوصاً خاص
واسطے اروا حون کاملین کے بسبب قرب کے اللہ تعالی کیطرف سے جیسا کہ تھا شعور
زندگی میں یا اوس سے بڑھکر وَفِیْ مُخْتَصَرِ الطِّیْبِیِّ وَاَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ
فَقَدْ اَنْکَرَهٗ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ فَاِنْ کَانَ الْاِنْکَارُ بِاَنَّهٗ لَا سِمَاعَ لَهُمْ وَلَا عِلْمَ لَهُمْ

وَلَا شُعُورَ بِالزَّائِرِ وَاَحْوَالِہٖ فَقَدْ ثَبَتَ بُطْلَانُہٗ وَاِنْ کَانَ بِاَنَّہٗ لَا قُدْرَۃَ لَھُمْ وَ
لَا تَصَرُّفَ فِی ذٰلِکَ الْمَوْطِنِ حَتّٰی یَمُدُّوْا بَلْ ھُمْ مَحْبُوْسُوْنَ عَنْ ذٰلِکَ وَمَشْغُوْلُوْنَ
بِمَا عَرَضَ لِاَنْفُسِھِمْ مِنَ الْمِحْنَۃِ فَلَیْسَ ذٰلِکَ کُلِّیًّا خُصُوْصًا فِیْ شَانِ الْمُتَّقِیْنَ
الَّذِیْنَ ھُمْ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ فَیُمْکِنُ اَنْ یَحْصُلَ لِاَرْوَاحِھِمْ عِنْدَ الرَّبِّ مِنَ الْقُرْبِ
فِی الْبَرْزَخِ وَالْمَنْزِلَۃِ وَالْقُدْرَۃِ عَلَی الشَّفَاعَۃِ وَالدُّعَآءِ وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ لِزَائِرِھِمْ
الْمُتَوَسِّلِیْنَ بِھِمْ کَمَا یَحْصُلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ اور بیچ مختصر طیبی کے ہی اور ای پر
استمداد ساتھ اہل قبور کے پس تحقیق انکار کیا اسکا بعض فقہانے پس اگر یہی انکار
ساتھ اسکے کہ مقرر نہین سماع اونکو اور نہ علم اور نہ شعور ساتھ زائر کے پس تحقیق ثابت
ہوچکا بطلان اسکا اور اگر یہی اسی سبب سے کہ نہین کچھ قدرت اونکو اور نہ تصرف اس
مواطن مین تاکہ مدد کرین بلکہ وہ محبوس اور قید اور بند ہین اس سے اور مشغول ہین ساتھ
اوسکے کہ ظاہر کی گئی واسطے جانون اونکی کے محنت اور عذاب سے پس نہین یہہ کلی
خصوصًا بیچ شان اون متقیون کے کہ وہ محب اور اولیاء اللہ ہین پس ممکن ہی
حاصل ہونا اونکی ارواحون کے واسطے نزدیک رب کے عالم برزخ مین منزلت اور
قدرت اوپر شفاعت اور دعا کے اور طلب حاجت واسطے زائر اپنے کے وہ زائر
کہ وسیلہ پکڑنے والے ہین ساتھ انکے جیساکہ حاصل ہوگا یہہ مرتبہ اونکو دن قیامت کے
اور تحقیق تفسیر کے صاحب بیضاوی نے اور صاحب روح البیان نے اس قول خدا کے
فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا ساتھ نفوسون پاکیزہ کے اور مفارقہ شہوات اور ابدان سے کہ
عالم قدس مین جاکر اور مرتبہ اور کمالات حاصل کر کر ساتھ شرف اوسکے کے اور
قوت اوسکے کے ہوتے ہین مدبرات سے وَمَا اَدْرِیْ مَا الْمُرَادُ بِالْاِسْتِمْدَادِ یَنْفِیْہِ
الْمُنْکِرُ وَالَّذِیْ نَفْھَمُ اَنَّ الدَّاعِیَ الْمُحْتَاجَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَدْعُو اللّٰہَ وَیَطْلُبُ
حَاجَتَہٗ مِنْ فَضْلِہٖ تَعَالٰی وَیَتَوَسَّلُ بِرُوْحَانِیَّۃِ ھٰذَا الْعَبْدِ الْمُقَرَّبِ عِنْدَ اللّٰہِ

ويقول اللهم ببركة هذا العبد الذي ارحمته واكرمته اقض حاجتي واعطني
سؤالي انك المعطي الكريم او ينادي هذا العبد المقرب عند الله تعالى
بالوسيلة او يقول يا عبد الله ويا ولي الله اشفع لي وادع ربك وسله ان
يعطيني سؤالي ويقضي حاجتي فالمعطي والمسؤل عنه والمامول به هو الرب
تعالى وتقدس وما العبد في البين الا وسيلة وليس القادر والفاعل و
المتصرف الا هو ولو كان هذا شركا كما يزعمه المنكر فيمنع التوسل وطلب
الدعاء من الصالحين من عباد الله واوليائه في حالة الحيوة ايضا وليس
ذلك ممنوعا بل انه مستحب ومستحسن شائع في الدين كقوله صلى الله عليه
وسلم من اراد عونا فليقل اعينوني يا عباد الله ثلثا نعم ان كان الزائرون
يعتقدون ان اهل القبور متصرفين قادرين من غير توجه الى حضرة الحق
والالتجاء كما يعتقدون العوام الجاهلون الغافلون وكما يفعلون غير
ذلك من السجدة للقبور والصلوة اليه مما وقع عليه النهي والتحذير فذلك
مما يمنع ويحذر منه وفعل العوام لا تعتبر قط فهو خارج عن المبحث ثم اعلم
ان الخلاف انما هو في غير الانبياء من عباد الله الصالحين ولا في الانبياء
لانهم احياء حقيقة بالحيوة الدنيوية بالاتفاق صلوة الله عليهم اجمعين

ترجمہ اور نہیں جانتا میں کہ کیا مراد ہی ساتھ استمداد کے وہ استمداد جسکی نفی کرتا ہی
منکر اور جو استمداد کہ ہم سمجھتے ہین وہ یہہ ہی کہ تحقیق دعا کرنیوالا محتاج طرف اللہ کے
دعا کرتا ہی یعنے پکارتا ہی اللہ کو اور طلب کرتا ہی اپنی حاجت کو اللہ کے فضل سے
اور وسیلہ پکڑتا ہی روح اس بندے مقرب اور مکرم کو نزدیک اللہ کے اور کہتا ہے
یا اللہ ساتھ برکت اس بندے کے کہ جس پر رحم کیا تونے اور اکرام کیا تونے روا کر
حاجت میری اور دے سوال میرے کو مقرر تو ہی ہی دینے والا سخی اور ندا کرتا ہے

اس بندے مقرب خدا کو ساتھ وسیلہ کے یا کہنا ہی ای بندۂ خدا یا ای ولی اللہ کے
شفاعت کر میرے لئے اور دعا کر اپنے رب سے اور مانگ اوس سے یہہ کہ دیوے مجھکو سوال میرا
اور روا کرے حاجت میری پس دینے والا اور جس سے سوال کیا گیا اور امید مانگی گئی وہ
رب برتر اور پاک ذات ہے اور نہین بندہ درمیان مین مگر وسیلہ اور نہین قادر اور
فاعل اور متصرف مگر اللہ سبحانہ اور اگر ہووے یہہ وسیلہ شرک جیسا کہ گمان کرتا ہی
منکر پس تو منع ہوتا وسیلہ اور طلب دعا صلحا سے اور اولیا اللہ سے حالت حیات مین
بھی اور حالانکہ یہہ منع نہین ہی بلکہ تحقیق مستحب اور مستحسن ہی بیچ دین کے مثل قول
علیہ السلام کے مَنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ
اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ ترجمہ بیت

دیکھ فرماتے ہین کیا خیر البشر	ہو ارادہ استعانت کا اگر
تو یون کہوے تمہین بارے بالیقین	تم مدد میری کرو ای صالحین
تو گواہی جسکی دے حصن حصین	پس روا ہی استعانت بالیقین

ہان اگر زائر اعتقاد کرنیوالا ہو اہل قبور کو متصرف اور قادر بالذات بغیر توجہ اور رجوع
کرنے سے طرف حضرت حق کے اور التجا کے جیسا کہ اعتقاد کرتے ہین عوام جاہل غافل
اور جیسا کہ کرتے ہین سوا اسکے سجدے سے واسطے قبرون کے اور نماز طرف اسکے اون
چیزون سے کہ واقع اور وارد ہوئی اوسپر نہی اور تحذیر پس وہ اون چیزون سے ہی
کہ منع کیا جاتا ہی اور بچا یا جاتا ہی اوسے اور فعل عوام کا معتبر نہین ہرگز پس وہ
خارج ہی بحث سے پھر جان کہ تحقیق خلاف بیچ غیر انبیا کے ہی بندون صالحین سے
اور نہ بیچ انبیا کے اسواسطے کہ مقرر انبیا زندہ ہین حقیقۃً ساتھ زندگی اور حیات دنیا کے
بالاتفاق چنانچہ ذکر کیا گیا باب دویم مین درود نازل ہو اللہ کا اون سب پر فقط
قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ اِنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَّفْتُهَا عَنِّیْ

وان شئت اقبلتها الیّ وایضاً قال الابراهیم اعطانی ربّی التصرّف فی کلّ من
حضرنی فلا یقوم احدٌ ولا یقعد ولا یتحرّک فی حضرنی الّا وانا فیہ اتصرّف ھذا
نُقل عن الامام الیافعی فی خلاصۃ المفاخر وبھجۃ الاسرار وھکذا نُقل عن
الامام تقی الدین السبکیؒ وابن الحجر المکّی فی مناقب ابوحنیفۃ النعمان عن الشافعیؒ
وعبد الحق الدھلویؒ فی ترجمۃ المشکوٰۃ وتکمیل الایمان وشرح الجامع الصغیر
ولکن ترکنا للاختصار اللّٰھمّ ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہٗ وارنا الباطل
باطلاً وارزقنا اجتنابہٗ واھدنا الصّراط المستقیم ترجمہ کہا حضرت غوث الاعظم
رحمہ اللہ نے مقرر دل لوگون کے میرے ہاتھ مین ہین چاہون پھیر دون اپنی طرف سے اور
اگر چاہون پھیر لون اپنی طرف کو اور کہا ابراہیمؑ نے عطا کیا مجھکو ربنے میرے تصرف
بیچ ہر شخص کے جو حاضر ہین میری حضور مین پس نہین کھڑا ہوتا کوئی اور نہ بیٹھتا اور ہلتا ہی
میری حضور مین مگر مین بیچ اوسکے متصرف ہون یہہ دونون نقلین کی گئین امام یافعی رحمہ اللہ
سے خلاصۃ المفاخر مین اور بہجۃ الاسرار مین اور اسیطرح نقل کی گئی امام تقی الدین سبکی
اور ابن حجر مکّی سے مناقبت ابوحنیفۃ النعمان مین امام شافعی رحمہ اللہ سے اور عبد الحق
دہلوی سے ترجمہ مشکات مین اور تکمیل الایمان مین اور شرح جامع صغیر سے لیکن ترک کیا
مین نے واسطے اختصار کے یا اللہ دکھا ہمکو راہ حق کو حق اور باطل کو باطل اور نصیب کر
ہم کو اتباع حق کا اور نصیب کر ہمکو بچنا باطل سے اور دکھا ہمکو راہ سیدھی ٭

الباب الثانی عشر

لب اللباب فی الثانی عشر ۱۲

فی السّفر من البعید لزیارۃ روضۃ النّبیّ محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم قال اللہ تعالیٰ
ولو انّھم اذ ظلموا انفسھم جآؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرّسول لوجدوا
اللہ توّاباً رّحیماً وقال ابن حجر المکّی فی جواھر المنظم ھذہ الایۃ دالّۃ علی ترغیب
المسلمین للسّفر والمشیٔ والحضور فی خدمۃ سیّدنا محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم

لِلاِسْتِغْفَارِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَاَیضاً دَالَّۃٌ عَلَی الْحُضُورِ وَالْمَجِیْءِ بَعْدَ الْاِنْتِقَالِ لِلْاِسْتِغْفَارِ لِاَنَّہٗ صلعم حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوحِہٖ بِھَیْئَتِہِ الَّتِی کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ وَلَمْ یُبَدَّلْ مِنْہُ شَیْءٌ کَمَا مَرَّ ترجمہ باب بارہوان درمیان ذکر سفر کرنیکے راہ دور دراز سے واسطے زیارت روضہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اللہ برتر نے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا آخر آیت تک یعنے اگر یہہ لوگ جسوقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنی کو آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اونکے رسول البتہ پاوینگے اللہ کو پھرانیوالا مہربان اور کہا ابن حجر مکی نے جواہر المنظم مین کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اوپر رغبت دلانے مسلمانون کے واسطے سفر کرنے کے اور چلنے اور حاضر ہونیکے خدمت مین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے استغفار کے اللہ تعالی سے اور بھی دلالت کرتی ہی اوپر حضور اور آنیکے خدمت مین حضرت کے بعد انتقال کے واسطے شفاعت کے اسواسطے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین ساتھ بدن اور روح اپنی کے ساتھ اوسی صورت کے جیسے کہ تھے اول وفات زندگی مین اور نہ بدلی اونسے کوئی چیز جیسا کہ گذرا ذکر اوسکا باب دویم مین وَذَکَرَ الْحَافِظُ عَبْدُ اللّٰہِ فِی الْمِصْبَاحِ الظَّلَامِ جَاءَ الْبَدَوِیُّ عَلیٰ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ وَفَاتِ النَّبِیِّ وَقَبَضَ التُّرَابَ مِنَ الْقَبْرِ وَحَثَّ عَلیٰ رَاْسِہٖ وَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ ظَلَمْتُ عَلیٰ نَفْسِی وَجِئْتُ فِی حُضُورِکَ لِتَطْلُبَ الْاِسْتِغْفَارَ لِی فَجَاءَ النِّدَاءُ عَنِ الْقَبْرِ قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِی رَوَاہُ الدَّارُقُطْنِی فِی السُّنَنِ الْبَیْہَقِی وَمَعْنیٰ وَجَبَتْ اَنَّھَا ثَابِتَۃٌ لَہٗ وَلَابُدَّ مِنْھَا بِالْوَعْدِ الصِّدْقِ وَقَوْلُہٗ لَہٗ اَیْ یَخُصُّ ھُوَ بِشَفَاعَۃٍ لَیْسَتْ بِغَیْرِہٖ اَوْ یُفْرِدُ بِشَفَاعَۃٍ مِمَّا یَحْصُلُ لِغَیْرِہٖ تَشْرِیفاً لَہٗ وَاِنَّ دُخُولَہٗ فِی الشَّفَاعَۃِ لَابُدَّ فَھُوَ بُشْریٰ بِمَوْتِہٖ مُسْلِماً وَقَوْلُہٗ شَفَاعَتِی اَیْ اَنَّہٗ یَشْفَعُ فِیْہِ بِنَفْسِہٖ

وَالشَّفَاعَةُ تَعْظِيمٌ بِعِظَمِ الشَّافِعِ ترجمہ اور ذکر کیا حافظ عبد اللہ نے مصباح الظلام مین آیا
ایک بدوی قبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد تین دن وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور مٹھی خاک سے بھری قبر مبارک سے اور ڈالی سر پر اپنے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ظلم کیا مین نے اپنی جان پر اور آیا حضور مین تیری واسطے اسکے کہ طلب کرے تو
بخشش واسطے میرے پس آئی ایک آواز قبر حضرت سے مقرر بخشا اللہ نے واسطے تیرے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی
اوسکے لئے شفاعت میری روایت کیا اسکو دارقطنی نے سنن مین اور معنی وجبت کے
یہہ ہین کہ مقرر شفاعت ثابت ہی واسطے اوسکے اور ضروری وعدہ پہنچے ہے اور قول
صلی اللہ علیہ وسلم کا لہٗ یعنے خاص ہی وہ زائر ساتھ شفاعت کے نہین واسطے غیر اسکے
یا یگانہ ہی ساتھ شفاعت اوسکی کے اوس سے کہ حاصل ہووے واسطے غیر اوسکے کے سبب
شرف اوسکے کے اور بیشک دخول اسکا شفاعت مین لایق ہے پس تو وہ ایک بشارت ہے
ساتھ موت زائر کے اسلام پر اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعتی یعنے شفاعت
کرینگے حضرت اوسکے حق مین بذاتہ اور شفاعت تعظیم ہی ساتھ بزرگی شافع کے وفیہ
اَیْضًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ وَفَاتِی فَکَاَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ
وَلَمْ یَزُرْنِی فَقَدْ جَفَانِی ترجمہ اور بیچ اسی دارقطنی کے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جسنے حج کیا پس زیارت کی قبر میرے کی بعد وفات میری کے پس
گویا زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے اور فرمایا جسنے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت
کی میری پس مقرر کیا اوسنے مجھپر ظلم وَفِی الْبُخَارِیِّ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِی لَہٗ سَعَۃٌ
ثُمَّ لَمْ یَزُرْنِی فَلَیْسَ لَہٗ عُذْرٌ ترجمہ بیچ حدیث بخاری کے ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین
کوئی میری امت سے کہ واسطے اوسکے وسعت اور قدرت ہے پھر اوسنے نہ زیارت کی
میری پس نہین اوسکو کوئی عذر معقول وَقَالَ خَاتِمُ الْمُجْتَهِدِیْنَ اَبِی الْحَجَرِ الْمَکِّیِّ

فی جواهر المنظم اجمع العلماء على مشروعية الزيارة والسفر اليها وكذلك
اجمع المسلمون من العلماء وغيرهم على ذلك وان الناس لم يزالوا من
عهد الصحابة الى اليوم يتوجهون من سائر البلاد والاوقات الى زيارة
روضته قبل الحج وبعده ويقطعون مسافات بعيدة وينفقون فيه الاموال
ويعتقدون ان ذلك من اعظم القربات ترجمہ اور کہا ابن حجر مکی نے جواہر
المنظم مین کہ اجماع کیا علمائے اوپر مشروعیہ زیارت اور سفر کرنیکے طرف روضہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسیطرح اجماع ہوا مسلمان علماؤن وغیرہ سے
اسپر اور مقرر لوگ ہمیشہ زمانے صحابہ سے آجکے دن تک متوجہ ہوتے ہین تمام
شہرون اور وقتون سے طرف زیارت روضہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول حج کے
اور بعد حج کے اور قطع کرتے ہین مسافات بعیدہ اور خرچ کرتے ہین اس راہ مین
اموال اور اعتقاد کرتے ہین کہ مقرر یہہ بڑی نیکیون اور تقربات سے ہی اور صاحب
در المختار اور شامی نے یہانتک لکھا ہی کہ جائے روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی افضل ہی کعبہ اور عرش اور کرسی سے وفي بارق الازهار شرح مشارق الانوار
للشيخ عبد اللطيف المعروف بابن الملك وقوله صلى الله عليه وسلم لا
تشدوا الرحال الا على ثلثة مساجد تقديره لا تشدوا الرحال الى مسجد
للصلوة فيه الا الى ثلثة مساجد ومعناه لا فضيلة في شد الرحال الى مسجد
للصلوة فيه الا الى ثلثة مساجد والمراد منه نفي الفضيلة التامة ومزية
هذه المساجد لكونها ابنية الانبياء عليهم السلام ومساجدهم ترجمہ
اور بیچ بارق الازہار شرح مشارق الانوار شیخ عبد اللطیف معروف بہ ابن الملک کے
ہی وقوله لا تشدوا الرحال آخر حدیث تک تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ نہ باندھو
کجاوے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز پڑھنے کے اوسمین مگر طرف تین مسجدون کے

اور معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین فضیلت بیچ باندھنے کجاوےکے طرف کسی مسجد کے واسطے
نماز ادا کرنیکے اوسمین مگر طرف تین مسجدون کے اور مراد اوس سے نفی ہی فضیلت
تامہ کی اور بزرگی اور مزیۃ ان مسجدون کی واسطے ہونے اونکے کے بنا نبیون علیہم السلام
کی اور مسجدین اونکی کے وَفِي شِفَاءِ القَاضِي عِيَاضٍ وَشَدُّ الرِّحَالِ اِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجِبٌ وَالمُرَادُ بِالوُجُوبِ هٰهُنَا وُجُوبُ نَدْبٍ وَتَرْغِيبٍ
وَتَاكِيدٍ ترجمہ درمیان شفا قاضی عیاض کے ہی اور باندھنا کجاوےکا طرف قبر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے اور مراد واجب سے اس مقام مین وجوب استحباب ہے
اور ترغیب اور تاکید ہی وَفِي فَتْحِ القَدِيرِ قَالَ مَشَائِخُنَا زِيَارَةُ قَبْرِهِ مِنْ اَفْضَلِ
المَنْدُوبَاتِ ترجمہ اور بیچ فتح القدیر کے ہی کہا مشائخ ہمارے نے زیارت قبر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل الاستحباب سے ہی وَفِي مَنَاسِكِ الفَارِسِيِّ وَشَرْحِ المُخْتَارِ
اَنَّهَا قَرِيبَةٌ مِنَ الوُجُوبِ لِمَنْ لَهُ سَعَةٌ ترجمہ اور مناسک فارسی اور شرح در المختار
مین ہی کہ مقرر زیارت قبر علیہ السلام کی قریب وجوب سے ہی جسکو قدرت ہے وَفِي
دُرِّ المُخْتَارِ زِيَارَةُ قَبْرِهِ الشَّرِيفِ مَنْدُوبَةٌ بَلْ قِيلَ وَاجِبَةٌ لِمَنْ لَهُ سَعَةٌ وَيَبْدَءُ
بِالحَجِّ اِنْ كَانَ فَرْضًا وَيُخَيَّرُ اِنْ كَانَ نَفْلًا ترجمہ اور در المختار مین ہی زیارت قبر شریف
علیہ السلام کی مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا واجب ہے واسطے اوسکے جو کہ وسعت رکھتا ہے
اور شروع کرے ساتھ حج کے اگر ہو فرض اور اختیار ہی اگر ہو نفل وَاَخْرَجَ الدَّارُقُطْنِيُّ
عَنْهُ م مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْمَلُهُ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُونَ لَهُ
شَفِيعًا يَوْمَ القِيٰمَةِ ترجمہ اور روایت کیا دارقطنی نے علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے
جو کہ آیا میری زیارت کو کہ نہ کام ہو اوسکو کوئی اور حاجت کوئی سوا زیارت میری کے
ہوا حق مجھپر یہہ کہ ہون مین شفیع اوسکا دن قیامت کے قَالَ ابْنُ الهُمَامِ فِي فَتْحِ القَدِيرِ
فِي بَيَانِ آدَابِ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْأَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهُ

مُتَوَسِّلاً فِی حَضْرَةِ نَبِیِّهٖ وَاَعْظَمُ الْمَسَائِلِ وَاَهَمُّهَا سُؤَالُ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ثُمَّ یَسْئَلُ النَّبِیَّ الشَّفَاعَةَ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَی اللّٰهِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی اُمَّتِكَ وَسُنَّتِكَ ترجمہ کہا ابن ہمام نے بیچ فتح القدیر کے درمیان بیان آداب زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ کہ مانگے اللہ سے حاجت اپنی دراںحالیکہ وسیلہ پکڑتا ہوا ہو بیچ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بزرگتر سوالوں سے اور مقصودتر سوالوں سے سوال خاتمہ بالخیر کا ہے اور مغفرت کا پھر سوال کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا اور کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرتا ہوں میں آپ سے شفاعت کا اور وسیلہ مانگتا ہوں ساتھ آپ کے طرف اللہ کے بیچ اسباب کے کہ مروں میں مسلمان اوپر امت تیری کے اور اوپر سنت تیری کے وَفِی السَّارِیْ شَرْحِ الْبُخَارِیْ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ النَّفْیُ هٰهُنَا بِمَعْنَی النَّهْیِ اَیْ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰی مَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِیْهِ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ ترجمہ اور درمیان ساری شرح بخاری کے ہے کہ نفی لا تشدوا بیں معنی نہی کے ہے اس مقام میں یعنے نہ باندھو کجاوے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز کے مگر طرف تین مسجدوں کے وَفِی الْعَیْنِیْ قَالَ شَیْخُنَا زَیْنُ الدِّیْنِ مِنْ اَحْسَنِ مَحَامِلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ بِاَنْ یَکُوْنَ الْمُرَادُ مِنْهُ حُکْمُ الْمَسَاجِدِ فَقَطْ وَاَنَّهٗ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰی مَسْجِدٍ مِنَ الْمَسَاجِدِ غَیْرِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ وَاَمَّا قَصْدُ غَیْرِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الرِّحْلَةِ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَفِی التِّجَارَةِ وَزِیَارَةِ الصَّالِحِیْنَ وَالْمُشَاهَدَةِ وَزِیَارَةِ الْاِخْوَانِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَلَیْسَ فِی النَّهْیِ وَنُصُوْصُ الْعُلَمَاءِ وَالْاَحَادِیْثُ فِیْ جَوَازِ السَّفَرِ مِنَ الْبَعِیْدِ لِزِیَارَةِ رَوْضَةِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَةٌ فَلْنَکْتَفِ بِهٰذَا الْقَدْرِ ترجمہ اور بیچ عینی کے ہے کہ کہا شیخ ہمارے زین الدین نے بہتر محامل اس حدیث سے ساتھ اسکے ہے کہ ہووے مراد اوس سے حکم مسجدوں کا فقط اور مقرر لا تشدوا الرحال الی

مسجد سے مراد یہہ ہی کہ نہ باندھے جاوین کجاوے طرف کسی مسجد کے مسجدون سے سوا ان تین مسجدون کے مگر قصد کرنا سوا مساجد کے سفر سے طلب علم اور تجارت اور زیارت صلحا مین اور دیکھنے اور زیارت کرنے مین بھائی برادر کے اور مثل اسکے پس نہین داخل بیچ نہی کے اور روایات اور نصوص علما اور احادیث بیچ جواز سفر کے دور دراز سے واسطے زیارت روضہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہین پس چاہیے کہ

اکتفا کرین ہم ساتھ اسیقدر کے فقط

الباب الثالث عشر

الباب الثالث عشر ۱۳

فِی العُرفِ الَّذی شَاعَ فِی دِیَارِ العَرَبِ وَالعَجَمِ بِاَنَّ القَومَ یَجتَمِعُونَ وَیَقرَؤُنَ القُراٰنَ وَیَذکُرُونَ اللہَ بِاَنوَاعِ الذِّکرِ وَیَتَصَدَّقُونَ بِاَنوَاعِ المَاکُولَاتِ وَالمَشرُوبَاتِ وَیَهدُونَ ثَوَابَهُم لِمَوتٰی هُم ترجمہ باب تیرہوان بیچ بیان اوس عرف کے جو کہ پھیل رہی دیار عرب اور عجم مین ساتھ اسکے کہ مقرر قوم جمع ہوتی ہی اور پڑھتی ہی قرآن اور ذکر کرتی ہی اللہ کا ساتھ طرح طرح کے ذکر کے اور تصدق کرتے ہین قسم قسم کے کھانے اور پینیون سے اور ہدیہ اور بخشتے ہین ثواب انکا مردون اپنوکو فِی شَرحِ الصُّدُورِ اِنَّ المُسلِمِینَ مَا زَالُوا فِی کُلِّ عَصرٍ یَجتَمِعُونَ وَیَقرَؤُنَ القُراٰنَ لِمَوتَاهُم مِن غَیرِ نَکِیرٍ فَکَانَ اِجمَاعًا ترجمہ شرح صدور مین ہی کہ مقرر مسلمان ہمیشہ ہر زمانے مین جمع ہوتے ہین اور پڑھتے ہین قرآن شریف واسطے بخشنے مردون اپنونکے سوا انکار کرنے کسی منکر کے یعنی کسی نے اسکا انکار نہین کیا پس تو ہوا یہہ اجماع وَفِیهِ اَیضًا عَن سَعدِ ابنِ عُبَادَةَ رض اَنَّهُ قَالَ یَا رَسُولَ اللہِ اِنَّ اُمَّ سَعدٍ مَاتَت فَاَیُّ صَدَقَةٍ اَفضَلُ قَالَ المَاءُ فَحَفَرَ بِئرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعدٍ ترجمہ اور بھی شرح صدور مین ہی سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مقرر کہا اوسنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر ماں سعد کی مرگئی پس کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا حضرت نے

پانی پھر کھودا کنوان اور کہا یہہ کنوان اُمِ سعد کا ہی چنانچہ بیر اُمِ سعد مشہور ہی مراد
اسسی ثواب سے کنوین کا واسطے ام سعد کے جیسے عرف مین مشہور ہی دعوت مولود
یا شیرنی گیارہوین یا ستہ منی بو علی قلندر یا توشہ اصحاب کہف یا کھچڑہ امام حسین رض
وغیرہ ان تمام سے مراد طعام للہ اور ثواب اوسکا بروح بزرگان ہی نہ کہ یہہ جیسے
بدعتی کہتے ہین کہ مطلقاً جسپر نام غیر خدا کا لیا گیا وہ حرام ہی ورنہ اس صورت مین
تمام اشیا ماکولات او مشروبات اور مرکوبات اور ملبوسات وغیرہ سے سب حرام
ہو جاینگی اسواسطے کوئی نہین کہتا یہہ چیز اللہ کی ہی یہہ کہتے ہین کہ مکان اور مسجد
اور مدرسہ اور کتاب اور گھوڑا اور ہاتھی وغیرہ فلانے کا ہی اور حقیقت مین اللہ نے ملک
اوسیکا کیا ورنہ سزا اور جزا اوسپر کیون مرتب ہو جسکا دل چاہے ہر کسیکی جو چیز چاہے
نے لیوے خدا کا مال سمجھ کر اور تمام احکامات شرعی حد سزا قصاص سب معطل ہو جاوین
اَخرج البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اِذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلث صدقۃ
جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ ترجمہ روایت کی بخاری اور
مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو ہریرہ رض نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جبکہ مر گیا انسان موقوف ہوئے عمل اوسکے مگر تین چیزون سے خیرات
جاریہ یا علم کہ نفع پکڑتے ہین ساتھ اوسکے یا اولاد نیک کہ دعا کرتے ہین واسطے
اوسکے اَخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس رض قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ما من اھل بیت یموت منھم میت فیتصدقون عنہ
بعد موتہ الا اھداھا لہ جبرئیل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر
القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ھذہ ھدیۃ اھداھا الیک اھلک
فیدخل علیہ فیفرح بھا ویستبشر ویحزن جیرانہ الذی لم یھد الیھم شیٔ

٢٠٧٣٦

ترجمہ روایت کی طبرانی نے اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے کہا انس نے سُنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ہی کوئی اہلبیت سے کہ مرتی ہی
اونمین سے کوئی میت پس خیرات کرتے ہین اوسکی طرف سے بعد موت اوسکے مگر
ہدیہ لیجاتا ہی واسطے اوسکے جبرئیلؑ طباقون پر نور کے پھر کھڑا ہوتا ہی اوپر کنارے
قبر کے اور کہتا ہی ایصاحب قبر کے یہہ ہدیہ ہی کہ بھیجا ہی طرف تیرے اہل تیری نے
پس قبول کر اسکو پس داخل ہوتا ہی اوسپر پس خوش ہوتی ہی ساتھ ہدیہ کے میت
اور غمگین ہوتے ہین ہمسائے اوسکے جنھون کیطرف نہین ہدیہ بھیجا گیا وَفِی الْحِصْنِ
الْحَصِیْنِ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ تَقْدِیْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَاَیْضًا فِیْہِ فِیْ بَابِ الْاِجَابَۃِ
عِنْدَ الدُّعَاءِ بَیْنَ تِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَلَاسِیَّمَا بَعْدَ الْخَتْمِ وَلِھٰذِہٖ جَاءَ فِیْ اٰدَابِ
الْاِسْتِسْقَاءِ تَقْدِیْمُ صَدَقَۃٍ وَصَوْمٍ لِاَنَّہٗ فِی الْحَقِیْقَۃِ دُعَاءٌ وَاِسْتِغْفَارٌ فَالدُّعَا
لِلْمَیِّتِ وَقْتُ الصَّدَقَۃِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالْاَذْکَارِ خُصُوْصًا
عِنْدَ حُضُوْرِ الْجَمَاعَۃِ مِنَ الصُّلَحَاءِ مَرْجُوٌّ بِالْاِجَابَۃِ وَنُزُوْلِ الرَّحْمَۃِ وَالْمَغْفِرَۃِ
کَمَا جَاءَ فِیْ تَفْسِیْرِ رُوْحِ الْبَیَانِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ
ذِکْرًا کَثِیْرًا فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ وَفِیْ عُمُوْمِ الْاَمْکِنَۃِ وَفِیْ کُلِّ الْاَحْوَالِ اِلٰی اَنْ
قَالَ ثُمَّ اِنَّ ذِکْرَ اللّٰہِ وَاِنْ کَانَ یَشْتَمِلُ الصَّلٰوۃَ وَالتِّلَاوَۃَ وَالدِّرَاسَۃَ وَ
نَحْوَھَا اِلَّا اَنَّ اَفْضَلَ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَالْاِشْتِغَالُ بِہٖ
مُنْفَرِدًا مَعَ الْجَمَاعَۃِ مُحَافِظًا عَلَی الْاٰدَابِ الظَّاھِرَۃِ وَالْبَاطِنَۃِ لَیْسَ کَالْاِشْتِغَالِ
بِغَیْرِہٖ ترجمہ اور حصن حصین مین ہی کہ آداب دعا سے ہی تقدیم عمل نیک کی اور
بھی اوسمین ہی باب احوال اجابت مین یعنے وقت قبول ہونے دعا کا درمیان تلاوت
قرآن کے اور خصوصًا وقت ختم قرآن کے اور اسی سبب آیا ہی بیچ آداب صلوۃ الاستسقا
تقدیم صدقہ اور صوم کے اسواسطے کہ مقرر نماز استسقا حقیقت مین دعا ہی اور استغفار

یسین عا واسطے میت کے وقت صدقہ اور کھانا کھلانے کے اور پڑھنے قرآن شریف کے اور ذکر
کے خصوصًا وقت حضور جماعت کے صلحا سے جیسا کہ رواج ہے عرب اور ہند مین
مرجو بالاجابۃ ہے اور باعث نزول رحمت اور مغفرت کا ہے جیسا کہ آیا روح البیان مین
کہ خلاصہ اسکا یہہ ہے یعنے ذکر کرنا اللہ کا ہر آن اور ہر وقت اور ہر مکان مین اور ہر احوال
مین یہانتک کہ کہا بہر مقرر ذکر خدا اگرچہ شامل ہے نماز اور تلاوت قرآن اور درس
تدریس اور مانند اسکے جیسے کہ محفل مولود یا گیارہوین وغیرہ تقریبات سے کہ جسمین
ذکر اللہ کا ہو مگر مقرر افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پس اشتغال
ساتھ اسکے فقط ساتھ جماعت مسلمانون کے جیسا کہ معمول ہے کہ لوگ عرس فاتحہ
مین جمع ہوکر کلمہ طیبہ پڑھتے ہین اداب ظاہری اور باطنی کے ساتھ نہین ہے مانند
اشتغال کے ساتھ غیر کلمہ کے وَفِي النُّزْهَةِ من مطبع المصري صفحہ ١٦ عَنِ النَّبِيِّ مَا مِنْ
قَوْمٍ اجْتَمَعُوا وَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ لَا يُرِيدُونَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهُ اِلَّا نَادَاهُمْ
مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ فَقَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ
وَاَيْضًا فِيهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض عَنِ النَّبِيِّ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي
وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلٰى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمْ لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ فَجَثَا
اَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ جَلِّهِمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيْ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمُ الْمُتَحَابُّونَ
فِي اللّٰهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى وَبِلَادٍ شَتّٰى وَمَكَانٍ شَتّٰى يَجْتَمِعُونَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَيَذْكُرُونَهُ وَاَيْضًا فِيهِ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ تعالی يَتَجَلَّى لِلذَّاكِرِينَ عِنْدَ الذِّكْرِ
وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ عَطَاءٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهِ كَفَّرَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَشَرَ مَجَالِسَ مِنْ مَجَالِسِ السُّوْءِ وَجَاءَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ الْعَبْدَ يَاْتِي اِلَى مَجْلِسِ الذِّكْرِ
بِذُنُوبٍ كَالْجِبَالِ فَيَقُومُ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلِذٰلِكَ سَمَّاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اور درمیان نزہۃ المجالس کے

ہے مطبع مصر سے بیچ صفحہ تین سو اکتالیس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ فرمایا نہیں ہے کسی قوم سے کہ جمع
ہوتی ہے اور ذکر کرتی ہے خدا کا اور نہیں ارادہ کرتی ساتھ ذکر کے مگر خاص توجہ
اللہ مگر ندا کرتا ہے قوم ذاکرین کو ندا کرنیوالا کھڑے ہو جاؤ درانحالیکہ بخشے گئے تمھارے
لئے سب گناہ پس مقرر بدلی گئیں بدیان تمھاری ساتھ نیکیون کے اور بھی اسی کتاب
مین ہے روایت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
البتہ اوٹھاویگا اللہ تعالی ایک قوم کو قیامت کے دن کہ منہ پر اون کے نور ہوگا اوپر
منبرون مروارید کے اور وہ نور ڈھانپے ہوگا اونکو اور نہوینگے وہ انبیا اور شہدا پس
یہہ سنکر کودا ایک اعرابی گھٹنون کے بل اور کہا بیان کر اونکا ہمارے تئین کہ وہ
کون لوگ ہونگے کہا حضرت نے یہہ لوگ وہ ہونگے جو کہ آپس مین محبت رکھتے ہین
واسطے اللہ کے اور جمع ہوتے ہین جدا جدا قبیلون اور بلادون اور شہرون سے اوپر
ذکر اللہ کے اور ذکر کرتے ہین اوسکا اور اسی کتاب مین ہے کہ کہا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے مقرر تجلی نور کی کرتا ہے اللہ تعالی واسطے ذاکرین کے وقت ذکر اور تلاوت
اور قرات قرآن کے اور کہا عطا رضی اللہ عنہ نے جو کہ بیٹھا مجلس ذکر مین محو کرتا ہے اللہ اوس سے
گناہ اور کفارہ دس مجلسون بد کا اور آیا حدیث مین کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق بندہ
آتا ہے طرف مجلس ذکر کے ساتھ گناہون کے مانند پہاڑ کے اور جبکہ کھڑا ہوتا ہے اس
مجلس ذکر سے گویا نہین اوسپر کوئی چیز گناہ سے پس اسیواسطے نام رکھا اس مجلس کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے جو مجلس کہ جسمین ہو ذکر خدا مثل
وعظ اور نصیحت یا درس تدریس یا حلقہ ذکر یا مجلس یازدہم حضرت محبوب حقانی اور مولود
شریف حضرت یا فاتحہ کسی بزرگ کی کہ یہہ مجلسین ذکر خدا مین داخل ہین اسواسطے ان مین
سوا پڑھنے کلمہ طیبہ یا شہادت یا کلمہ تمجید یا قرآن شریف یا درود یا ذکر احوال رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھہ نہین ہوتا ہے وہ بھی بموجب ارشاد حضرت کے ایک

باغیچہ باغیچون جنت سے ہان اسمین اگر کوئی منہیات شرعی ہو تو وہ منع ہے الد
منہیات سے بچنا لابد ہے وَفِی شَرحِ العَقَائِدِ النَّسَفِی وَشَرحِ فِقهِ الاکبَرِ اِنَّ فِی
دُعَاءِ الاَحیَاءِ لِلاَموَاتِ وَصَدَقَتِہِم عَنہُم نَفعٌ لَهُم خِلَافًا لِلمُعتَزِلَةِ ترجمہ
اور شرح عقاید نسفی اور شرح فقہ اکبر مین لکہا ہے کہ تحقیق بیچ دعا کرنے زندون کے واسطے
مردون کے اور خیرات کرنی زندون کی مردون کی طرف سے نفع ہے واسطے
مردون کے خلاف ہے واسطے معتزلہ کے وَفِی قَصِیدَةِ الاَمَالِی شعر
وَلِلدَّعَوَاتِ تَاثِیرٌ بَلِیغٌ   وَقَد یَنفِیهِ اَصحَابُ الضَّلَالِ
ترجمہ بیچ قصیدہ امالی کے ہے اور واسطے دعاؤن کے تاثیر بہت ہے اور تحقیق انکار کرتے
ہین اسکا اصحاب ضلالت اور گمراہی کے وَاَمَّا تَعیِینُ الاَیَّامِ الاَعرَاسِ
بِمَا جَاءَ فِی مَجمُوعِ الرِّوَایَاتِ وَسِرَاجِ الهِدَایَةِ لِمَولَانَا سَیِّدِ جَلَالِ
الدِّینِ البُخَارِی وَفِی حَاشِیَةِ المَظهَرِی وَیُحتَاطُ فِی سَاعَةِ الَّتِی نُقِلَ
رُوحُهُ فِیهَا فَاِنَّ اَروَاحَ الاَموَاتِ یَاتُونَ فِی اَیَّامِ الاَعرَاسِ فِی کُلِّ عَامٍ
فِی ذٰلِکَ المَوضِعِ فِی تِلکَ السَّاعَةِ وَیَنبَغِی اَن یُطعِمَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ
تِلکَ السَّاعَةِ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُفَرِّحُ اَروَاحَهُم وَاِنَّ فِیهِ تَاثِیرًا بَلِیغًا ۔ ترجمہ
اسی پر مقرر کرنا دنون عرسونکا بسبب اسکے ہے کہ آیا مجموع الروایات اور سراج
الہدایہ مولانا سید جلال الدین بخاری کے بین اور حاشیہ تفسیر مظہری مین کہ
احتیاط کرے اوس ساعت کی کہ جسمین نقل کیا روح اسکی نے پس مقرر ارواح
مردون کی آتی ہین بیچ دنون عرسون کے ہر برس مین اسی جگہہ اور اسی ساعت
اور لایق ہے کہ کہلاوے کہانا اور پلاوے پانی اسی ساعت مین پس مقرر یہہ
خوش کرتا ہے ارواح کو اونکی اور مقرر درمیان اسکے تاثیر بہت ہے اور ملا
الفقہ ملا صدیق زبیری کے مین ہے منقول فتاوی نوادر اور مجموع الروایات ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ اور کھانا بروح حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے
روز سوم اور دہم اور چہلم اور ششماہی اور برسی کو بخشا اور کھلایا ہے اور صحابہ بھی
اسی طرح کرتے تھے جو کوئی اسکا منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
صحابہ کا ہوا وَفِي فَتَاوَى الاَوزجَنْدِي لِملا علي القَارِي الحَنَفِي رح وَكَانَ يَوْمُ
الثَّالِثِ مِنْ وَفَاتِ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبُوذَرٍّ رض عِنْدَ
النَّبِيِّ بِتَمْرَةٍ يَابِسَةٍ وَلَبَنٍ فِيهِ خُبْزٌ مِنْ شَعِيرٍ فَوَضَعَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَرَأَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَاتِحَةَ وَسُورَةَ الاِخْلَاصِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
اِلَى اَنْ قَالَ رَفَعَ يَدَيْهِ لِلدُّعَاءِ وَمَسَحَ بِوَجْهِهِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ اَبَا ذَرٍّ اَنْ
يُقَسِّمَهَا بَيْنَ النَّاسِ وَاَيْضًا فِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبْتُ
ثَوَابَ هٰذِهِ لِابْنِي اِبْرَاهِيمَ ترجمہ اور درمیان فتاوی اوزجندی ملا علی قادری
حنفی رحمہ اللہ کے ہے کہ تھا دن تیسرا وفات ابراہیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آیا ابوذر رضی اللہ عنہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجور خشک اور
دودھ کے کہ اوسمین تھی روٹی جو سے پس رکھا اوسکو نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس پڑھی حضرت نے فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار یہانتک کہ کہا کہ اوٹھائے حضرت نے
دونوں ہاتھ اپنے اور پھیرے منہ پر اپنے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ تقسیم کردے اسکو درمیان لوگون کے اور بھی اسمین ہے
کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا مین نے ثواب اسکا واسطے اپنے بیٹے ابراہیم کے
اَخْرَجَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّيْلَةُ الاُوْلٰى
عَسِيْرَةٌ عَلَى الْمَيِّتِ فَتَصَدَّقُوا لَهُ وَيَنْبَغِي اَنْ يُوَاظِبَ عَلَى الصَّدَقَةِ لِلْمَيِّتِ سَبْعَةَ
اَيَّامٍ وَقِيلَ اَرْبَعِينَ فَاِنَّ الْمَيِّتَ يَتَشَوَّقُ اِلَى بَيْتِهِ ترجمہ روایت کی انس بن
مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رات سخت ہے

میت پر پس خیرات کرو واسطے اوسکے اور لایق ہے کہ ہمیشگی کرین اوپر صدقہ میت کے
سات دن اور بعضون نے کہا چالیس دن تک پس مقرر میت شایق ہوتی ہے طرف گھر اپنے
اسی سبب سے لوگ چالیس دن تک فاتحہ اور درود کرتے ہیں وَالْقِرٰءَۃُ خَمْسَ الْاٰیَاتِ لِمَا جَاءَ
فِی الْاَنْبَارِیِّ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ وَاِذَا اجْتَمَعُوْا بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ
قِرٰءَتِ الْفَاتِحَۃِ وَخَمْسِ اٰیَاتٍ ترجمہ اور قرأت پنج آیات کا واسطے اسکے ہے کہ انبار
کو پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے کہا جب کہ لوگ جمع ہوں ساتھ تلاوت قرآن کے اور پڑھے
فاتحہ اور پنج آیات وَفِیْ کَنْزِ الْعِبَادِ فِی الْحَدِیْثِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ تَقْرَءُ خَمْسَ اٰیَاتٍ کَذَا نُقِلَ عَنْ مَوْلٰی عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ وَقَالَ حَافِظُ ابْنُ الْجَزْرِیِّ اِسْنَادُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ حَسَنٌ
وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ لِاَنَّہٗ قَالَ عَلِیٌّ رض کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ عُمَرُ رض اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ
شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ وَیَقُوْلُ الدَّاعِیْ وَالْمُسْتَمِعُ اٰمِیْنَ وَمِنْ شَرَائِطِ الدُّعَاءِ
رَفْعُ الْیَدَیْنِ عَنْ سَائِبِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ وَجْہَہٗ بِیَدَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ وَفِیْ
فَتَاوٰی عَالَمْگِیْرِیَّۃٍ وَیُسْتَحَبُّ لَہٗ اَنْ یَجْمَعَ اَھْلَہٗ وَوَلَدَہٗ عِنْدَ الْخَتْمِ وَیَدْعُوْا
لَھُمْ کَذَا فِی الْیَنَابِیْعِ وَفِیْ تَاتَارْخَانِیَّۃٍ قَوْمٌ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ الْفَاتِحَۃَ جَھْرًا
دُعَاءً وَفِی الْعَیْنِیِّ فِیْ بَابِ الْحَجِّ عَنِ الْغَیْرِ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ
یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَزَمَانٍ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَیُھْدُوْنَ ثَوَابَہٗ لِمَوْتَاھُمْ وَعَلٰی
ھٰذَا اَھْلُ الصَّلَاحِ وَالدِّیَانَۃِ مِنْ کُلِّ مَذْھَبٍ مِنَ الْمَالِکِیَّۃِ وَالشَّافِعِیَّۃِ
وَغَیْرِھِمْ وَلَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ مُنْکِرٌ فَکَانَ اِجْمَاعًا عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ
وَالْاَحَادِیْثُ وَالرِّوَایَاتُ وَاَقْوَالُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ مِثْلُ مَوْلٰینَا عَبْدِ الْعَزِیْزِ

وَمَولینا رفیع الدین ومولینا حاجی قاسم ومولینا محمد کاظم ومولینا برهان الدین ومولینا معین الدین ومولینا عبد الحکیم السیال کوٹی ومولینا عبد الله الکجراتی واستفتاء الحرمین والسند والهند وغیرهم فی جواز الفاتحة المرسومة کثیرة ولکن ترکت للاختصار لو شئتم مزید الاطلاع علیه فانظروا الی ریاض المقاصد وتلک عشرة کاملة لانی کتبت فیهما بالتفصیل ؛

ترجمہ اور بیچ کنز العمال کے ہے کہ یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ ختم کرتے قرآن کو پڑھا کرتے پانچ آیت کو اور اسیطرح نقل کیا گیا ابی عباس سے اور اسنے نقل کیا عبد اللہ سے اور اسنے نقل کیا ابی ابن کعب سے اور راوی نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا حافظ ابن جزری نے یہہ حدیث حسن ہے اور لایق ہے وقت دعا کے یہہ کہ پڑھے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ مقرر کیا علی کرم اللہ وجہہ نے کل دعائیں محجوب رہتی ہیں جب تک کہ درود پڑھا جاوے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مقرر دعا موقوف یعنے ٹھہری اور رکی رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور نہیں چڑھتی طرف آسمان کے دعا سے کوئی چیز جب تک کہ پڑھے تو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درود اور چاہئے کہ کہوے دعا اور سننے والا آمین اور شرایط دعا سے ہے اٹھانا ہاتھوں کا چنانچہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہ وہ روایت کرتا ہے باپ اپنے سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تھے پس اٹھاتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور پھیرتے تھے منہہ اپنے پر روایت کی اس حدیث کو بیہقی نے دعوات کبیر میں اور بیچ فتاوی عالمگیری کے ہے کہ مستحب ہے قاری کو جمع کرنا اہل اور عیال اپنے وقت ختم کرنے قرآن کے اور دعا کرنے کے واسطے انکے اسی طرح ینابیع اور تاتارخانیہ میں ہے کہ قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی فاتحہ کو پکار کر واسطے دعا کے اور بیچ عینی شرح ہدایہ کے ہے بیچ باب حج کرنے غیر کیطرف سے اور اسی چیز سے کہ دلالت کرتا ہے اسپر

کہ تحقیق

کہ تحقیق مسلمان جمع ہوتے ہین ہر وقت ہر زمانے مین اور پڑھتے ہین قرآن اور بخشتے ہین ثواب
اسکا واسطے مردون کے اپنے اور اسپر ہین اہل صلاح اور دیانت کے ہر مذہب سے مالکی اور شافعی
وغیرہ سے اور نہین انکار کرتا اسکا کوئی پس کر اس ہوا یہ اجماع نزدیک اہل سنت اور جماعت کے
اور احادیث اور روایات اور اقوال علماء عاملین کے مثل مولانا شاہ عبد العزیز اور مولانا
رفیع الدین اور مولانا برہان الدین اور مولانا معین الدین اور مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی اور
مولوی عبد اللہ گجراتی اور استفتا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور سندہ اور ہند وغیرہ کے بیچ باب جواز
فاتحہ مروجہ کے بہت اور لیکن ترک کئے ہین مینے واسطے اختصار کے اور اگر چاہو تم واقف ہونا
اور زیادتی اطلاع کی اسپر تو دیکھو ریاض المقاصد اور تلک عشرۃ کاملہ کو اسواسطے کہ لکھا مین ان
ان دونون مین ساتھ تفصیل کے اور آگے اللہ خوب عالم ہے ساتھ حق اور صواب کے فقط

الباب الرابع عشر

فی تقلید الائمۃ الذین الذین علیہم مدار المسلمین فی اقطار الارض
وبعض فضائل ابو حنیفۃ رحمہ اللہ فی جامع الاصول المذاہب المشہورۃ
فی الاسلام التی علیہا مدار المسلمین فی اقطار الارض مذہب الشافعی
وابو حنیفۃ ومالک واحمد ترجمہ باب چودہوان تقلید مین ائمہ اربعہ دین کے
جنھون پر ہے مدار مسلمانونکا اطراف زمین مین اور بیان مین بعضے فضائل ابو حنیفہ
النعمان کے بیچ جامع الاصول کے ہے کہ مذاہب مشہورہ اسلام مین جن پر ہے مدار
مسلمانون کا اقطار زمین مین مذہب شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا ہے
وفی در المختار وقد قالوا الفقہ زرعہ عبد اللہ ابن مسعود وسقاہ علقمہ
وحصدہ ابراہیم النخعی وداسہ حماد وطحنہ ابو حنیفۃ وعجنہ ابو یوسف
وخبزہ محمد وسائر الناس یاکلون من خبزہ نظم

اَلْفِقْهُ زَرَعَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَلْقَمَةُ حَصَادُهُ ثُمَّ اِبْرَاهِيْمُ دَوَّاسُهُ
نُعْمَانُ طَاحِنُهُ يَعْقُوْبُ عَاجِنُهُ مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَالْاٰكِلُ النَّاسُ
وَقَدْ ظَهَرَ عِلْمُهُ بِتَصَانِيْفِهِ كَالْجَامِعَيْنِ وَالْمَبْسُوْطِ وَالزِّيَادَاتِ وَالنَّوَادِرِ حَتّٰى
قِيْلَ اِنَّهُ صَنَّفَ فِي الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ كِتَابًا وَقَالَ
الشَّافِعِيُّ رح مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزَمْ اَصْحَابَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِيَ قَدْ
تَيَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللّٰهِ مَا صِرْتُ فَقِيْهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ۵ ترجمہ

اور در المختار میں ہے کہ تحقیق کہا علمانے فقہ کھیتی بوئی عبد اللہ ابن مسعود نے اور پانی
دیا اسکو علقمہ نے اور کاٹا اسکو ابراہیم نخعی نے اور گاہا اسکو حماد نے اور پیسا اسکو
ابو حنیفہ نے اور خمیر کیا اسکا ابو یوسف اور روٹی پکائی اسکی محمد نے اور تمام لوگ کھانے والے
ہیں روٹی اسکی سے اور تحقیق ظاہر ہوا علم اسکا ساتھ تصانیف اوسکی کے مانند جامعین
اور مبسوط اور زیادات اور نوادر کے یہانتک کہ کہا گیا کہ تحقیق امام نے تصنیف کی علوم
دین میں نو سے ننانوے ٩٩٩ کتابیں اور کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جو ارادہ
کرے فقہ کا پس لازم پکڑے اصحاب ابو حنیفہ کو پس تحقیق مطالب آسان ہوئے
واسطے اصحاب ابو حنیفہ کے اور واللہ نہیں ہوا میں فقیہ مگر ساتھ کتب محمد بن الحسن کے

وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ
فَقَالَ غَفَرَ لِيْ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُعَذِّبَكَ مَا جَعَلْتُ هٰذَا الْعِلْمَ فِيْكَ
فَقُلْتُ لَهُ فَاَيْنَ اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ فَوْقَنَا بِدَرَجَتَيْنِ قُلْتُ فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ
هَيْهَاتَ ذَاكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ كَيْفَ وَقَدْ صَلَّى الْفَجْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ اَرْبَعِيْنَ
سَنَةً وَحَجَّ خَمْسًا وَخَمْسِيْنَ حَجَّةً وَرَاٰى رَبَّهُ فِي الْمَنَامِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَلَهَا قِصَّةٌ
مَشْهُوْرَةٌ وَفِيْ حَجَّتِهِ الْاَخِيْرَةِ اِسْتَاْذَنَ حَجَبَةَ الْكَعْبَةِ بِالدُّخُوْلِ
لَيْلًا فَقَامَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ الْيُسْرٰى عَلٰى ظَهْرِهَا

حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى و وضع اليمنى على ظهرها
حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وناجى ربه وقال الهى ما عبدك هذا العبد الضعيف حق
عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدمته بكمال معرفته فهتف هاتف من
جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسنت الخدمة وقد غفرنا
لك ولمن اتبعك ممن كان على مذهبك الى يوم القيمة ترجمہ کہا اسمعیل بن ابی رجا نے دیکھا
مین نے امام محمد رحمہ اللہ کو خواب مین اور کہا مین نے اسکو کیا معاملہ کیا اللہ تعالی نے ساتھ تیرے
کہا بخش مجکو اللہ نے پھر کہا اللہ نے اگر چاہتا مین عذاب دیتا تجکو نہ کرتا مین اس علم کو تیرے مین پھر کہا
مین نے کہان ہے ابو یوسف رحمہ اللہ کہا ہمارے پر ساتھ دو درجون کے کہا مین نے کہان ہے ابو
حنیفہ کہا ہیہات وہ ہے اعلی علیین مین اور تحقیق نماز پڑھی اوسنے فجر کی ساتھ وضو عشا کے چالیس
برس اور حج کئے اوسنے پچپن اور دیکھا رب کو اپنے خواب مین سو بار اور واسکا قصہ مشہور ہے اور
اخیر حج مین اذن چاہا دربانون کعبہ سے واسطے داخلی کعبہ کے ایکرات پس کھڑے ہوئے درمیان عمودون
کے پاؤن راست پر اور رکہا پاؤن چپ اوپر پشت پاؤن راست کے یہان تک کہ ختم کیا آدھا قرآن پھر رکوع
کیا اور سجدہ اور پھر کھڑے ہوئے پاؤن چپ پر اور رکہا پاؤن راست پاؤن چپ پر یہان تک کہ ختم
کیا تمام قرآن پس جب کہ سلام پھیرا روئے اور مناجات کی رب اپنے کے اور کہا الہی نہین عبادت
کی اس بندہ ضعیف نے حق عبادت تیری کا لکن پہچانا تجکو حق پہچاننے تیری کا بخش نقصان خدمت اس
بندے ضعیف کا ساتھ کمال معرفت اپنی کے پس آواز آئی جانب بیت اللہ سے یا ابا حنیفہ تحقیق پہچانا
تو نے حق پہچاننے ہمارے کا اور تحقیق خدمت کی تو نے ہماری بہت نیک خدمت اور تحقیق بخشا مین نے واسطے تیرے
اور واسطے اون لوگون جنہون نے تابع داری کی تیری اون مین سے کہ ہو مذہب پر تیرے قیامت تک
وقال مسافر ابن كدام من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف وقال فيه
شعر حسبي من الخيرات ما اعددته يوم القيمة في رضى الرحمن ۔ دين النبي محمد خير الورى
ثم اعتقادي مذهب النعمان ترجمہ اور کہا مسافر بن کدام نے جسنے کیا درمیان اپنے اور درمیان

اللہ کے ابو حنیفہ کو امید رکھتا ہون مین یہ کہ نڈرے وہ اور کہا اسمین ایک شعر ترجمہ شعر کافی ہے
مجکو نیکیون سے وہ چیز کہ گنون مین وسکو دن قیامت کے بیچ رضا خدا کی اور دین محمد مختار الوری کا
پہر اعتقاد میرا مذہب نعمان کا وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰدَمَ اِفْتَخَرَ بِي وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ
مِنْ اُمَّتِي اِسْمُهُ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ اَبُو حَنِيْفَةَ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِي وَعَنْهُ اِنَّ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ يَفْتَخِرُوْنَ
بِي وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِي حَنِيْفَةَ مَنْ اَحَبَّهُ فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَبْغَضَهُ فَقَدْ اَبْغَضَنِي كَذَا فِي مُقَدِّمَةِ
شَرْحِ اَبِي اللَّيْثِ **ترجمہ** کہا نبی صلی اللہ وسلم نے کہ مقرر آدم نے فخر کیا ساتھ میرے اور مین فخر کرتا ہون
ساتھ ایک مرد کے امت اپنی سے کہ نام اسکا نعمان اور کنیت اوسکی ابو حنیفہ ہے اور وہ چراغ ہے میری
امت کا اور علیہ السلام سے ہے کہ تمام انبیا فخر کرتے ہین ساتھ میرے اور مین فخر کرتا ہون ساتھ ابو
حنیفہ کے جسنے اوسکو دوست رکہا پس تحقیق دوست رکہا اوسنے مجکو اور جسنے بغض رکہا اوسنے پس
تحقیق اوسنے بغض رکہا مجسے اسی طرح ہے مقدمہ شرح ابو اللیث مین وَرَوَى الْخَطَّابِيُّ فِي مَنَاقِبِهِ
بِسَنَدِهِ بِسَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ فِي اُمَّةِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
مِثْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ لَمَا تَهَوَّدُوْا وَلَمَا تَنَصَّرُوْا وَمَنَاقِبُهُ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ وَقَدْ صَنَّفَ فِيْهَا سِبْطُ ابْنِ
الْجَوْزِيِّ مُجَلَّدَيْنِ كَبِيْرَيْنِ وَسَمَّاهُمَا الْاِنْتِصَارُ لِلْاِمَامِ اَئِمَّةِ الْاَمْصَارِ وَصَنَّفَ غَيْرُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
الْحَاصِلُ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ النُّعْمَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُعْجِزَاتِ الْمُصْطَفٰى بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَحَسْبُكَ مِنْ مَنَاقِبِهِ
اِشْتِهَارُ مَذْهَبِهِ مَا قَالَ قَوْلًا اِلَّا اَخَذَ بِهِ اِمَامٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الْحُكْمَ لِاَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ
مِنْ زَمَنِهِ اِلٰى هٰذِهِ الْاَيَّامِ اِلٰى اَنْ يَحْكُمَ بِمَذْهَبِهِ عِيْسٰى وَهُوَ كَالصِّدِّيْقِ لَهُ اَجْرُهُ وَاَجْرُ مَنْ دَوَّنَ
الْفِقْهَ وَاَلَّفَهُ وَفَرَّعَ اَحْكَامَهُ عَلٰى اُصُوْلِ الْعِظَامِ اِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ وَالْقِيَامِ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ
اُخْتُصَّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْاَعْلَامِ الْعِظَامِ كَيْفَ لَا وَقَدِ اتَّبَعَهُ عَلٰى مَذْهَبِهِ كَثِيْرٌ مِنْ اَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ مِمَّنِ اتَّصَفَ
بِثَبَاتِ الْمُجَاهَدَةِ وَرَكْضِ مَيْدَانِ الْمُشَاهَدَةِ كَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَدْهَمَ وَشَقِيْقِ الْبَلْخِيِّ وَمَعْرُوْفِ الْكَرْخِيِّ
وَاَبِي يَزِيْدَ الْبُسْطَامِيِّ وَفُضَيْلِ ابْنِ عِيَاضٍ وَدَاوُدَ الطَّائِيِّ وَاَبِي حَامِدٍ اللَّفَّافِ وَخَلَفِ ابْنِ اَيُّوْبَ
وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعِ ابْنِ الْجَرَّاحِ وَاَبِي بَكْرٍ الْوَرَّاقِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُحْصٰى لَهُ عَدَّةً

ان يستقصى فلو وجدوا فيه شبهة ما تبعوه ولا اقتدوا به ولا وافقوه وقد قال الاستاذ ابو القاسم القشيري في رسالته مع صلابته في مذهبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ ابا على الدقاق يقول انا اخذت هذه الطريقة من ابي القاسم النصرابادي وقال ابو القاسم انا اخذتها من الشبلي واخذه من سري السقطي وهو اخذه من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ الطريقة من ابي حنيفة وكل منهم اثنى عليه واقر بفضله فعجبا لك يا اخي المنكر لك اسوة حسنة في هؤلاء السادات الكبار اكانوا متهمين في هذه الاقرار والافتخار وهم ائمة هذه الطريقة وارباب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر لهم تبع وكل ما خالف ما اعتمدوه مردود ومبتدع وبالجملة فليس بابي حنيفة في زهده وورعه وعبادته وعلمه وفهمه بشارك وما

قال فيه ابن المبارك

شعر

لقد زان البلاد ومن عليها	امام المسلمين ابو حنيفه
باحكام وآثار وفقه	كآيات الزبور على الصحيفه
فما في المشرقين له نظير	ولا في المغربين ولا بكوفه

بيت

مشى آسهرا الليالي	وصام نهاره لله خيفه	فمن كأبي حنيفة في علاه	امام للخليقة والخليفه
رأيت العائبين له سفاها	خلاف الحق مع حجج ضعيفه	وكيف يحل ان يؤذى فقيه	له في الارض آثار شريفه
فقد قال ابن ادريس مقالا	صحيح النقل في حكم لطيفه	بان الناس في فقه عيال	على فقه الامام ابي حنيفه

فلعنة ربنا اعداد رمل | على من رد قول ابي حنيفه ٥ وقد ثبت ان ثابتا والد الامام ادرك الامام علي ابن ابي طالب فدعا له ولذريته بالبركة وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في اخر منية المصلى وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة شمس الدين محمد ابو نصر ابن عرب

شاہ الانصاری الحنفی فی منظومتہ المسماۃ بجواہر العقائد ودرر القلائد ثمانیۃ من الصحابۃ
ممن روی الامام الاعظم ابو حنیفۃ حیث قال **شعر** معتقدا مذہب عظیم الشان ابی حنیفۃ
الفتی النعمان التابعی سابق الائمۃ بالعلم والدین سراج الامۃ جمعا من اصحاب النبی ادرکا اثر
ہم قد اقتفی وسلکا طریقۃ واضحۃ المنہاج سالمۃ من الضلال الداجی **ترجمہ** روایت
کی جرجانی نے مناقب امام میں ساتھ سند اوسکی کے واسطے سہل ابن عبد اللہ تستری کے کہ مقرر
کہا اونے اگر ہوتا امت بیچ موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ابو حنیفہ کے نہ ہوتے یہودی اور نہ
نصرانی یعنے نہ رہتے ہمیشہ اپنے دین باطل پر اور مناقب اسکے زیادہ تر بیان سے ہے اور تصنیف
کی مناقب میں اسکے نواب ابن جوزی نے دو جلدیں بڑی بڑی اور نام رکہا دونونکا انتصار للامام
ائمۃ الامصار اور سوا اسکے اوروں نے بھی تصنیف کی ہیں اکثر اسے حاصل کلام مقرر ابو حنیفہ نعمان اعظم
المعجزات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں بعد قرآن کے اور کافی ہے تجکو مناقب اسکے سے شہرت مذہب
اسکی سے اور نہیں کہا کوئی قول اونے مگر اخذ کیا ساتھ اوسکے اماموں نے اماموں اعلام سے اور تحقیق کیا اللہ نے
حکم کو واسطے یاروں اور تابع داروں اسکی کے زمانہ اسکی سے آج کے دن تک یہاں تک کے حکم کریں گے بیچ اوپر
مذہب اسکی کے حضرت عیسیٰ اور وہ مانند صدیق کے ہیں واسطے اسکے ہے اجر اسکا اور اجر اوس شخص کا جسنے
تدوین اور تالیف کی فقہ اور نکالی اور تفریع کئے حکم اسکے اوپر اصول عظام کے دن حشر اور قیامت تلک
اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر امر عظیم کے کہ خاص کیا ساتھ اوسکے درمیان تمام علماء عظام کے ہیں
کیونکر نہ ہو ساتھ اس شان کے اور حالانکہ تحقیق تبع ہوئی اسکے مذہب پر بہت اولیاء کرام سے اون
سے کہ جو متصف ہیں ساتھ مجاہدہ اور مشاہدہ کے مانند ابراہیم ابن ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی
اور ابی یزید بسطامی اور فضیل ابن عیاض اور داود طائی اور ابی حامد لفاف اور خلف ابن ایوب
اور عبد اللہ ابن المبارک اور وکیع ابن الجراح اور ابی بکر الوراق اور ما سوا انکے بیشمار ہیں کہ نہیں
گہیر سکتے اونکو گنتی پس اگر پائے وہ اسمیں کچھہ شک نہ متبع ہوتے اوسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ اسکے
اور نہ موافق اور معتقد ہوتے اسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ اسکے اور نہ موافق اور معتقد ہوتے اسکے اور

اور تحقیق کہا استاد ابو القاسم قشیری نے رسالہ مین اپنے باوجود سخت ہونیکے مذہب مین اپنے اور پیشوا ہونا
اسکا اسی طریقہ مین کہ سنا مین نے استاد ابو علی دقاق سے کہ کہتا تھا وہ اختیار کیا مین نے اس طریقہ کو ابو
القاسم نصر آبادی سے اور کہا اوسنے مین نے لیا شبلی سے اور اوسنے اخذ کیا سری سقطی سے اور اوسنے
لیا معروف کرخی سے اور اوسنے داود طائی سے اور اوسنے علم اور طریقہ حاصل کیا ابی حنیفہ سے اور
ہر ایک نے اونہون مین سے ثنا اور تعریف کی اسکی اور اقرار کیا ساتھ فضیلت امام صاحب کے پس عجب ہے
تیرے لیئے اے بھائی آیا نہ ہوا واسطے تیرے مقتدای نیک بیچ ان سادات کبار کے آیا تھے وہ متہم اس
اقرار اور افتخار مین اور وہ آگام پیشوا تھے اس طریقہ کے اور ارباب شریعت اور حقیقت کے اور پس بعد اون کے
اس امر مین اونکے تابع ہین اور جو کہ مخالف ہوا اسکا جو کہ معتمد اور معتبر کہا اونہون نے مردود اور بدعتی ہے
اور حاصل کلام پس نہین ہے ابو حنیفہ زہد اور تقوی اور عبادت اور علم اور فہم اپنے مین شریک کسیکا
اور اسمین ہے کہ کہا فضائل امام مین ابن المبارک نے شعر کہ ترجمہ اسکا یہہ ہے تحقیق مزین اور آراستہ
کیا شہرون اور شہر والون کو امام المسلمین ابو حنیفہ نے ساتھ احکام اور آثار اور فقہ کے مثل آیات زبور کے
اوپر صحیفہ کے پس نہین ہین مشرقین اور مغربین اور کوفہ مین ثانی اسکا اور رات عبادت مین قایم اور دن کو صایم
اللہ کے خوف سے پس کون ہے مثل ابو حنیفہ کے بیچ اس رتبہ بلند کے کہ وہ امام ہے خلقت کا اور خلیفہ
اور دیکھا مین نے عیب جو اوسکے کو جاہل اور نادان خلاف حق کے ساتھ دلیلون ضعیفون کے اور کیونکر
حلال ہے ایذا رسانی فقیہ کو اسکے اور دران حالیکہ درمیان زمین کے ہین آثار بزرگ اسکے اور تحقیق
کہا ابن ادریس نے کلام صحیح النقل کہ بیچ حلم کے لطیفہ ہے ساتھ اسکے کہ تحقیق لوگ فقہ مین عیال ہین اوپر
فقہ امام ابی حنیفہ کے پس لعنت رب ہماری کی شمار ریت زمین کے اوپر جو کہ رد کرے قول ابی حنیفہ کو اور
تحقیق ثابت ہوا کہ بلا شک شبہ ثابت والد امام نے پایا امام علی ابن ابیطالب کو پس دعا کی اونے واسطے
اوسکے اور اولاد اسکے کے ساتھ برکت کے اور صحیح ہوئی یہہ بات کہ تحقیق ابو حنیفہ نے سنی حدیث ساتھ
صحابیون سے جیسا کہ بیان کیا خیر مین منیۃ المصلی کے اور پایا عمر مین اپنے بیس ٢٠ صحابیون کو جیسا کہ ہے
اوپر کی ضیاء مین اور تحقیق ذکر کیا امام العلامہ شمس الدین محمد ابو نصر بن عرب شاہ انصاری نے منظومہ الفیہ

مسمیٰ جواہر العقاید اور درر القلائد مین کہ آٹھ صحابیون سے روایت کی جوان نعمان امام اعظم نے
اسپر اعتقاد سے مذہب عظیم الشان ابو حنیفۃ النعمان تابعی کا ہے جو کہ سبقت لے گیا اونپر ساتھہ علم
اور دین کے اور چراغ ہے امت کا اور پایا ایک جماعت صحابیون سے اثر اونکا اور تحقیق پیروی کی اوس
چلا طریقہ واضحہ راہ سلامت کو گمراہی کے اندھیرے سے ۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
فِيْ بَابِ فَضْلِ فَارِسَ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر ہوا ایمان نزدیک ثریا کے البتہ لیجاویگا اوسکو ایک شخص اولاد فارس سے نقل کیا اسکو مسلم نے
باب فضل فارس مین اور کہا شیخ جلال الدین شافعی نے تبییض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ مین بَشَّرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ حَدِيْثٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ
مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ترجمہ بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ امام ابی حنیفہ کے حدیث مین نقل
کیا اوسکو ابو نعیم نے حلیہ مین ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم پاس
ثریا کے البتہ پہنچین گے اوسکو کتنے ایک شخص اولاد فارس سے اسی طرح روایت کی شیرازی نے کتاب
الالقاب مین اور بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح مین اور طبرانی نے ابن مسعود سے اور طحطاوی مین
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْ
نَهُمْ اَلْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا اونسے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہترین امت میری قرن میرے ہی پھر جو متصل ہین اون کے اور پھر جو قریب ہین اون کے
پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتے ہین اسپر کہ خیریت تابعین کی زیادہ ہے تبع تابعین سے اور امام
ابو حنیفہ تابعین مین سے ہین دیکھا اونہون نے ایک جماعت صحابہ کو چنانچہ مذکور ہوا وَفِي الْجُزْءِ الثَّانِيْ
مِنْ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ الْمُسَمّٰى بِرُوْحِ الْبَيَانِ لِلشَّيْخِ اِسْمٰعِيْلَ حَقِّيْ اَفَنْدِيْ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ
فِي الْحَرْثِ اَيْ اُذْكُرْ خَبَرَهُمَا وَقْتَ حُكْمِهِمَا فِيْ وَقْتِ الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ تَفَرَّقَتْ وَانْتَشَرَتْ فِيْهِ

غنم القوم ليلا بلا راع فرعته وافسدته وكنا لحكمهم اى للحاكمين والمتحاكمين شاهدين
حاضرين علما وفي التأويلات النجمية يشير الى كنا حاضرين في حكمهما معهما وانما حكما
بارشادنا لهما ولم يخط احد منهما في حكمه الا انا اردنا ان نشيد بناء الاجتهاد بحكمهما عبرة
وكرامة للمجتهدين وليشتد ظهورهم وليستظهروا بمساعيهم المشكورة في الاجتهاد ففهمناها
اى الحكومة سليمان وهو ابن احدى عشرة سنة قال في التأويلات النجمية يشير الى
رفعة درجة بعض المجتهدين على البعض وكلا آتيناه حكما وعلما كثيرا لا سليمان وحده
فحكم كليهما حكم شرعي قال في التأويلات النجمية اى حكمة وعلما بالحكم كل واحد منهما
موافقا للعلم والحكمة بتأييدنا وان كان مخالفا في الحكم حكمنا ليتحقق صحة امر الاجتهاد
وان كل مجتهد مصيب كما قال في الارشاد وهذا دال على ان خطاء المجتهدين لا يقدح
في كونهم علماء روى انه دخل على داود عليه السلام رجلان فقال احدهما ان غنم هذا
دخلت في حرثي ليلا فافسدته فقضى له بالغنم اذ لم يكن بين قيمت الحرث وقيمة الغنم تفاوت
فخرجا فمرا على سليمان فاخبراه بذلك فقال غير هذا ارفق بالفريقين فسمعه داود
فدعاه فقال له بحق النبوة والابوة الا اخبرتني بالذي هو ارفق بالفريقين فقال ارى ان
تدفع الغنم الى صاحب الارض لينتفع بالبانها ونسلها وصوفها والحرث الى ارباب الغنم ليقوموا عليه
حتى يعود الى ما كان ثم يترادا فقال القضاء ما قضيت وامضى الحكم بذلك قال في الارشاد الذي
عندي ان حكمهما كان بالاجتهاد وهو جائز للانبياء عند اهل السنة ليدركوا ثواب المجتهدين
وليقتدى بهم ولذا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العلماء ورثة الانبياء فانه
يستلزم ان تكون درجة الاجتهاد ثابتة للانبياء ليرث العلماء عنهم ذلك الا ان
الانبياء لا يقرون على خطاء وفي بحر العلوم واعلم ان في هذه الآية دليلا على ان المجتهدين
يخطى ويصيب وعلى ان للانبياء اجتهادا كما للعلماء انتهى۔ **ترجمہ** درمیان جز ثانی اور صفحہ
چھ سو ترپن ۶۵۳ سطر چودہ ۱۴ تفسیر روح البیان سے تا سطر ۱۴ چودہ صفحہ چھ سو چون ۶۵۴ تک ہے و داود

وسلیمان آخر آیۃ تک اسی یاد کر خبر دونوں کی وقت حکم کرنے ان دونوں کے بیچ وقت کھیتی کے جبکہ
متفرق اور پراگندہ ہوئیں کھیتی میں بکریاں قوم کی رات میں بغیر چرواہی کے پس چرا اوسکو
اور خراب کیا اوسکو اور تھے ہم واسطے حکم حاکمین اور متحاکمین کے حاضر از روی علم کے اور بیچ
تاویلات نجمیہ کے ہی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اسبات کے کہ مقرر تھے ہم حاضر بیچ حکم ان دونوں کے
ساتھ ان دونوں کے اور حکم کیا اون دونوں نے ساتھ ارشاد ہمارے کے اون دونوں کے لیئے
اور نہ خطا کی ایک نے اون دونوں میں سے بیچ حکم اپنے کے مگر ارادہ کیا ہمنے مطلوبی بنا اجتہاد کے
ساتھ حکم ان دونوں کے واسطے عزت اور کرامت مجتہدین کے تو کہ اقتدا کریں لوگ ساتھ ان دونوں کے
ظاہر کرنے واسطے اور مدد ساتھ کوششیں اون کی کے کہ مقبول ہیں درمیان اجتہاد کے فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ
سمجھایا ہمنے حکومت کو سلیمان کے تئیں اور وہ اسوقت گیارہ برس کے تھے اور کہا کاشفی نے تیرہ ١٣ برس کے
تھے اور کہا تاویلات نجمیہ میں یہہ اشارہ ہے طرف رفع درجات بعض مجتہدین کے بعض پر اور ہر ایک کو دیا
ہمنے حکم اور علم بہت نہ فقط ایک سلیمان کو پس حکم دونونکا حکم شرعی ہے کہا تاویلات نجمیہ میں ای دیا
حکمت اور علم تاکہ حکم کریں ہر ایک ان دونوں میں سے موافق علم اور حکمت کے ساتھ مدد ہمارے کے ولو
اگرچہ ہو مخالف حکم میں ساتھ حکمت ہمارے کے تو کہ ثابت ہو صحت اجتہاد کی اور مقرر ہو مجتہد مصیب ہے جیسا کہ
کہا ارشاد میں کہ یہہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مقرر خطا مجتہد کی نہیں قادح ہونے میں اسکے مجتہد روایت
ہے کہ داخل ہوئے اوپر داؤد علیہ السلام کے دو شخص اور پھر کہا اون دونوں میں سے ایک نے کہ مقرر
بکریاں اسکی گھسیں میرے کھیت میں رات کو اور خراب کیا کھیت میرا کو پس حکم کیا داؤد نے واسطے صاحب
کھیت کے ساتھ دینے بکریوں کے اسواسطے نہ تھا درمیان قیمت کھیت اور قیمت بکریوں کی فرق پھر
نکلے دونوں اور گذرے اوپر سلیمان علیہ السلام پس خبر دی دونوں نے ساتھ اس قصہ اور حکم کے کہا سلیمان
علیہ السلام نے سوا اس حکم کے لائق تر اور بہتر ہے درمیان دونو فریقین کے اوپر پھر سنا اسکو داؤد نے
اور بلایا سلیمان کو اور کہا بحق نبوۃ اور ابوۃ خبر دے مجھکو جو کہ ارفق ہے ساتھ فریقین کے پس کہا
دیکھتا ہوں میں یوں کر دیوے تو غنم کو صاحب زمین کے تئیں تاکہ وہ حاصل کرے نفع ساتھ دودھ اور نسل

اورصوف

اور صوف اسکے گئے اور کھیتی دیوے بکری والی کو تاکہ وہ قایم ہو اوسپر ساتھ بونے جوتنے کے اتنی مدت تک
کہ پھر ویسی ہی ہوجائے جیسی تھی پھر دلوائی جاوے دونون اپنے اپنے مالک کو پس کہا داود علیہ السلام نے
حکم وہ ہے جو حکم کیا تو نے اور جاری کیا حکم ساتھ اسی کے کہا ارشاد مین وہ چیز کہ نزدیک میرے
ہے کہ مقرر حکم کیا دونونکا ساتھ اجتہاد کے اور اجتہاد جایز ہے واسطے انبیا کے نزدیک اہل سنتہ کے تاکہ
پاوین ثواب مجتہد ہونیکا اور اقتدا کیا جاوین ساتھ اونکے اور اسی واسطے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ علما وارث الانبیا ہین پس مقرر یہہ مستلزم ہے ہونے درجہ اجتہاد کو
ثابت واسطے انبیا کے تاکہ موافق حدیث کے وارث ہون علما انبیا کے اسی اجتہاد مین مگر انبیا نہین قایم
رہتے خطا پر اور بحر العلوم مین ہے کہ جان تو مقرر بیچ اس آیتہ کے دلیل ہے اسپر کہ مقرر مجتہد خطا کرتا ہے
یا پہونچتا ہے مطلب کو اور اسپر کہ مقرر واسطے انبیا کے اجتہاد ہے جیسا واسطے علما کے اور اسی طرح
ہے تفسیر احمدی مین اور حواشیہ بزدوی مین اور کہا جصاص نے ضمانت کی گئی دونون کی اسی سبب سے کہ پھیجا تھا
قصہ کھیتی کے طرف اور ہماری شریعت مین اسی طرح ہے اور ذکر کیا بیضاوی اور کشاف مین اِنَّ
الْاَوَّلَ مَا حَكَمَ دَاوُدُ نَظِيْرُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْعَبْدِ اِذَا جَنٰى عَلَى النَّفْسِ يَدْفَعُهُ الْمَوْلٰى
بِذٰلِكَ وَالثَّانِيْ مَا حَكَمَ سُلَيْمَانُ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فِيْمَنْ غَصَبَ عَبْدًا فَاَبَقَ مِنْ يَدِهٖ اَنَّهٗ
يَضْمَنُ الْقِيْمَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا الْمَغْصُوْبُ مِنْهُ فَاِذَا ظَهَرَ تَرَادَّا ترجمہ مقرر جو کہ اول حکم کیا داود علیہ
السلام نے مثل قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بیچ غلام کے جبکہ اوسنے جنایت کی کسی پر دفع کرے اوس
غلام کو مولی بدلے اوسکے اور دوسرا جو حکم کیا سلیمان علیہ السلام نے مثل ہے قول امام شافعی کے اوس شخص مین
کہ جسنے غلام کسی کا غصب سے لیا اور بھاگ گیا وہ ہات غاصب سے مقرر وہ ضامن ہوگا قیمت کا
پس نفع لیویگا ساتھ اوس قیمت کے مغصوب منہ پس جب کہ ظاہر ہو غلام پس دیا جاوے غلام مالک کو
اور قیمت غاصب کو وَفِيْهِ فَاِنْ قُلْتَ اَحَكَمَا بِوَحْيٍ اَوِ اجْتِهَادٍ قُلْتُ قِيْلَ حَكَمَا جَمِيْعًا بِالْوَحْيِ اِلَّا اَنَّ حُكُوْمَةَ دَاوُدَ نُسِخَتْ
بِحُكُوْمَةِ سُلَيْمَانَ وَقِيْلَ اجْتَهَدَا جَمِيْعًا اِلَّا اَنَّ اجْتِهَادَ سُلَيْمَانَ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ ترجمہ اور کشاف مین ہے
پس اگر کہوے تو آیا حکم کیا دونون نے ساتھ وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے کہتا ہون مین بعضون نے کہا حکم کیا دونون نے ساتھ وحی کے

مگر البتہ حکومت داود علیہ السلام کی منسوخ ہوئی ساتھ حکومت سلیمان علیہ السلام کے اور بعضوں نے
کہا اجتہاد کیا دونوں نے مگر البتہ اجتہاد سلیمان علیہ السلام کا مشابہ تر ہے ساتھ صواب کے اور اسی طرح
حسینی اور مدارک میں ہے اور یہ مختار ہے امام زاہد اور فخر الاسلام کا اور تفسیر احمدی میں ہے وَإِذَا كَانَا
بِالْاِجْتِهَادِ فَلْيُسْتَنْبَطْ مِنَ الْآيَةِ وَالْقِصَّةِ مَسَائِلُ بَابِ الْاِجْتِهَادِ وَهِيَ الْمَقْصُودُ لَنَا مِنْ ذِكْرِهَا
فِي هٰذَا الْمَقَامِ فَأَقُولُ قَدِ اخْتَلَفَ الْأَقْوَالُ فِي أَنَّ الْمُجْتَهِدَ هَلْ يُخْطِئُ مَرَّةً وَيُصِيبُ أُخْرَى أَمْ يُصِيبُ
أَبَدًا كُلُّ مُجْتَهِدٍ فَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبٌ وَالْحَقُّ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ وَعِنْدَنَا
الْمُجْتَهِدُ يُصِيبُ مَرَّةً وَيُخْطِئُ أُخْرَى وَالْحَقُّ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَاحِدٌ وَهٰكَذَا اخْتَلَفَ الْأَقْوَالُ
فِيمَا بَيْنَنَا فِي أَنَّ الْمُجْتَهِدَ إِذَا أَخْطَأَ كَانَ مُخْطِئًا ابْتِدَاءً وَانْتِهَاءً وَالْأَصَحُّ مِنْ مَذْهَبِنَا أَنَّهُ
يَكُونُ مُصِيبًا ابْتِدَاءً فِي نَفْسِ الْعَمَلِ وَيَكُونُ مُخْطِئًا انْتِهَاءً ترجمہ اور جبکہ ہوئے دونوں حکم ساتھ
اجتہاد کے پس تو چاہیے کہ نکالیجاویں آیت اور قصہ سے مسئلے باب اجتہاد کے اور وہ مقصود
ہے ہمارا ذکر اسکے سے اس مقام میں پس کہتا ہوں میں تحقیق مختلف ہوئے اقوال اسمیں کہ مقرر مجتہد یا
خطا کرتا ہے ایکبار اور پہونچتا ہے مطلب کو دوسری بار یا پہونچتا ہے ہمیشہ ہر مجتہد کہا معتزلہ نے ہر
مجتہد مصیب ہے اور حق موضع خلاف میں متعدد ہے اور نزدیک ہمارے مجتہد مصیب ہوتا ہے ایکبار
اور خاطی دوسری بار اور حق موضع خلاف میں واحد ہے اور اسی طرح مختلف ہوئے اقوال درمیان ہمارے
اسباب بیچ مقرر مجتہد نے جب کہ خطا کی ہو مخطی ابتداءً اور انتہاءً یا انتہاءً فقط پس بعضوں نے کہا جبکہ
خطا کی مجتہد نے ہو مخطی ابتداءً اور انتہاءً اور صحیح تر مذہب ہمارے سے یہ ہے کہ مقرر مجتہد مصیب ابتدا
نفس العمل میں اور ہو ویگا مخطی انتہا میں وَفِيهِ أَبْحَاثٌ فَإِنْ قُلْتَ إِذَا كَانَ الْحَقُّ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ
وَاحِدًا فَمَا مَعْنَى حَقِيقَةِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ قُلْتُ مَعْنَاهُ أَنَّ الْحَقَّ الْوَاحِدَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ فِيمَا قَالَ
الشَّافِعِيُّ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ فِيمَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ فَتَكُونُ كُلًّا مِنَ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ حَقًّا بِهٰذَا الْمَعْنَى
فَالْمُقَلِّدُ إِذَا قَلَّدَ أَيَّ مُجْتَهِدٍ يَخْرُجُ مِنَ الْوُجُوبِ وَلٰكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يُقَلِّدَ وَاحِدًا الْتَزَمَهُ وَلَا يَؤُولُ إِلَى
آخَرَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّ ضَرُورَةٍ فِي تَقْيِيدِ أَبِي حَنِيفَةَ مَثَلًا حَيْثُ لَمْ يَأْمُرِ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ وَلَا

رسوله بل لم يصرح به ابي حنيفة ايضا ولو سلم ان تبعية المجتهد لائمة للمقلد فاي ضرورة
في التقليد [illegible] مقلدا [illegible] بل يجوز له ان يعمل بمذهب ثم ينتقل الى اخر كما نقل عن كثير
من العلماء [illegible] ويجوز له ان يعمل في مسئلة على مذهب وفي مسئلة على مذهب اخر كما
هو مذهب [illegible] ولو سلم [illegible] لم انحصار المذاهب في الاربعة مع ان المجتهدين
كانوا [illegible] مثل ابي يوسف ومحمد والمزني [illegible] ولم يجز الاجتهاد بعد
قلت [illegible] لان الانسان لا يخلو اما ان لم يعمل شيئا من الاشياء او يعمل والاول
باطل [illegible] الانسان ان [illegible] لانه يحتاج في البيع والشراء واللباس
والطعام وغير ذلك وان لم يفعل الصلوة والصوم فتعين ان يعمل باعمال ويشتغل باعمال
وحينئذ لا يخلو اما ان يتمسك فيه بشيء من الكتاب والسنة اولا والثاني باطل باجماع
المسلمين فتعين ان يتمسك فيه بالكتاب والسنة وحينئذ لا يخلو اما ان تكون له
قدرة على معرفته ووجوهه ومعانيه وطرق [illegible] اولا والثاني لا بد ان يكون تابعا
لاحد من الائمة فهو المراد والاول اما ان يكون له مع ذلك ملكة الاستنباط والقدرة
التامة على استخراج المسائل اولا والاول هو المجتهد ولا كلام فيه بل نحن ايضا مقرون بعدم
اتباعه لمجتهد اخر والثاني اما ان يكون تابعا لاحد من الائمة فهو المراد او لا يكون تابعا لاحد
بل يقول ان عملي على اصول التي هي ثلثة ولست بتابع لاحد فنقول المراد كون اصول الشريعة
ثلثة انما هو اول مسئلة بناه ابو حنيفة وايضا لا اقل من ان يحتاج في المسائل القياسية
وفي معرفة الناسخ والمنسوخ وفي معرفة كون الاجماع قطعيا مقدما على خبر الواحد و
كون المخصوص البعض ظنيا وامثالها من جميع تقسيمات الكتاب والسنة والاجماع واحكامها اذ
ما كل ذلك الا اصطلاحات ابي حنيفة فالى اي شيء يهرب فيلزم التبعية ضرورة واما
الثاني وهو انه اذا التزم التبعية يجب عليه ان يدوم على مذهب التزمه ولا ينتقل
الى مذهب اخر فلان الانتقال يوجب ان يظهر عنده بطلان المذهب السابق والحال

انّ اهل كلّ مذهب يقولون بحقيقة المذاهب الاربعة فقد وقع فيما انّ على انّ العامّي
لا وجه له الى الانتقال والعالم غاية وجه الانتقال ترجيح الادلّة من جانب المرجوح اليه
وهو موقوف على ازدياد الفضيلة ونقصانها فانّ كلّ واحد نصب دلائل على طبق مذ
هبه والعالم الغير المجتهد ليس في قدرته ترجيح المذاهب بحسب الدلائل فانّ ذلك
موقوف على معرفة اصطلاحات كلّ واحد ومعرفة الكتاب بتقسيماته الاربعة وكذا
السنّة مع تقسيماتها المختصّة بها والاجماع باقسامها الثلثة والاقيسة بشروطها واحكا
مها واركانها ووقوعها وكلّ ذلك متعذّر في حقّ المقلّد ومع ذلك لا يعلم ما هو الحقّ
عند الله تعالى فالانتقال من مذهب ترجيح بلا مرجّح ولا يلزم علينا انّ من بلغ اوّلا واختار
اىّ مذهب علم حتما يلزم في حقّه ترجيح بلا مرجّح لانّ مرجّحه هو قصده او كون اهل
بلاده او اطرافها او آبائه او وسائطه في ذلك المذهب اذ هكذا وقع عليه التعامل وهو
كالاجماع وامّا الكلام في الاولياء فخارج عن البحث ولعلّهم لاح لهم من الاسرار ما لا يلوح
لغيرهم واو في الانتقال مصلحة وحكمة فلا يقاس عليهم غيرهم وكما انّه لا يجوز الانتقال
من مذهب الى مذهب آخر كذلك لا يجوز ان يعمل في مسئلة على مذهب وفي اخرى على آخر
لانّ العامّي لا وجه له في هذا الباب وامّا العالم فالظاهر انّ لا وجه له اليه الّا العلم بانّ
الامام الفلاني قد اخطأ في المسئلة الفلانية واصاب في الفلانية والامام الفلاني على
عكس هذا كانى انّ الحنفي يقرأ الفاتحة عقيب الامام فانّه لا يجوز ان اعتقد انّه قد اصاب الشافعي في
ذلك بخلاف ابي حنيفة فانّه باطل بالضرورة وان ظنّ انّ دليل الشافعي وهو قوله عليه
الصلوة والسلام **لا صلوة الّا بفاتحة الكتاب** صريح في هذا المعنى فذلك
موقوف على معرفة هذا الحديث ومعرفة الحجج لابي حنيفة ومعرفة انّه لا حجّة اسبق من هذا
وامثاله وذلك ممّا هو ليس من شان المقلّد لانّ كلّ احد ينصب على طبق مذهبه دلائل و
شواهد ولكلّ وجهة هو مولّيها وفوق كلّ ذي علم عليم لا يقال انّ ابا حنيفة سئل انّ

وكذا

قولك اذا خالف كتاب الله فبأي شيء أعمل فقال بكتاب الله ثم سئل انه اذا خالف
السنة فقال بسنة رسول الله ثم سئل انه اذا خالف قول الصحابة فقال بقول الصحابة ثم
سئل انه اذا خالف قول التابعي فقال التابعي رجل وانا رجل فدل هذه الحكاية على خلاف ما ذكر
ثم من الاستقرار على قول ابي حنيفة من غير عمل على الكتاب والسنة من غير التفات اليه لانا نقول
ان كلامنا هذا فيما بلغ السنة او قول الصحابة لابي حنيفة ثم اول ذالك بنوع من التعقل والتأويل
لانه لا يجوز لمتبع ان يعمل بالسنة او قول الصحابة اذ لا شك ان ابا حنيفة كان اعلم منه فالتقليد
لمعنى فهمه اولى واحرى واما اذا لم يبلغ السنة او قول الصحابة له فانا نقر ايضا ان تقليد حينئذ با
السنة او قول الصحابة بعد علم صحتها واجب ولم يجز العمل حينئذ على قول ابي حنيفة المخالفة
وانما يعمل بالسنة او قول الصحابة حينئذ اذا ادى اليه راي مجتهد لكن لا يجب انه قول
مجتهد بل من حيث انه سنة او قول الصحابة واما اذا لم يؤد اليه راي مجتهد فلم يجز العمل به
لانه خلاف الاجماع وهو باطل لكن بقي الكلام في حق من يكون صاحب الالهام من عند الله
تعالى فانه يمكن ان يقول اني الهم من عند الله تعالى بالعمل على مسئلة ولا نية بطريق
فلا نية وعلى اخرى بطريق اخرى فلا نتبع ولنا ان نقول انه لا يخلو اما ان يكون ذلك الالهام
موافقا لاحد من المذاهب الاربعة اولا فان لم يكن موافقا كان معاقبا في عمله وكان ذالك
الالهام خطاء ومن عند الشيطان وان وافق فعمل باي ما الهم وان كان معقولا بحسب الظاهر
لكن لما كان ذلك سببا للفساد بان يقول كل واحد اني الهم بكذا ينبغي ان يكون التقليد
مخصص لمذهب معين خاصة غاية ما في الباب ان يعمل الصوفي بالاحوط مساغا لدفع الحرج
وذلك فيما امكن التطبيق مثل ان لا يأكل الحنيفة الارنب احتياطا فانه يجوز اذ ابو حنيفة
يبيحها ولا يوجبها والشافعي منكر اباحتها فانه لو لم يأكل يكون عملا على كلا المذهبين وان
اكل يحتمل ان يقع في الحرام ويخالف مذهب الشافعي بخلاف ما اذا لم يكن التطبيق كما في قراءة الفاتحة
فان الشافعي يوجبها وابو حنيفة يحرمها فانه لا يجوز للحنفي العمل على مذهب الشافعي من حيث

أنه مذهب الشافعي وإن كان يجوز من حيث أن محل الاستحسان لما عرفت وأما الثالث فلا
أن الاجتهاد وإن كان لم يختم ويحتمل بوجه مجتهد آخر يجتهد على خلافهم ما فقد وقع كذلك
وقد وجد المجتهد من قريب مسئلة أو أكثر لكن قد وقع الإجماع على أن الاتباع إنما يجوز للأربع
فلا يجوز الاتباع لأبي يوسف ومحمد وزفر وشمس الأئمة إذا كان قولهم مخالفا للأربع ولذا
لا يجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مخالفا لهم **خلاصہ ترجمہ** اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر
کہوے کوئی جب ثابت ہوا حق ہونا خلاف کا ہر واحد پر کیا معنی ہونگے حقیقت مذاہب اربعہ کے
تو جواب اسکا یہ ہے کہ حق واحد احتمال رکھتا ہے قول حنفی میں اور احتمال رکھتا ہے قول شافعی میں
پس چاروں مذاہب حق ہوئے ساتھ اس معنے کے پس متعدد ہے حق کسی مجتہد کے [illegible]
وجوب سے مگر لایق ہے تقلید کرنی ایک امام کی لازم پکڑ کر اور نہ جانا دوسری طرف پھر اگر کہوے
کیا ضرورت ہے اتباع ابو حنیفہ کی اصلا اسواسطے کہ نہ حکم کیا ساتھ اسکے خدا نے اور نہ رسول نے بلکہ
نہ امام ابو حنیفہ نے بھی واسطے اپنے تابعداروں کے تصریح کی اور لوگوں نے اتباع مجتہد کا لازم ہے مثلا کو
پس کون سی ضرورت ہے بعض ایک مذہب کا لازم پکڑنا بلکہ جائز ہے کہ عمل کرے ساتھ ایک مذہب
کے پھر نقل کرے دوسرے مذہب کی طرف چنانچہ منقول ہے اکثر اولیاء امت سے اور جائز ہے کہ مسلک تو
ایک مسئلہ میں ایک مذہب پر دوسرے میں دوسرے پر جیسا کہ مذہب ہے [illegible] اگر کہے [illegible] کیا
پھر کہاں سے معلوم ہوا منحصر ہونا مذہب کا چار میں اور حالانکہ مجتہد ہوئے ہیں قریب [illegible] زیادہ کے جیسا
کہ ابو یوسف اور امام محمد اور امام غزالی اور مثل انکے اور اجتہاد نہیں ختم ہوا اب تک جواب اسکا یہ ہے
کہ اول البتہ انسان خالی نہیں ہے اسسے کہ کوئی کام کرے نہیں کسی کاموں میں سے یا کرے اول تو
باطل ہے واسطے قول خدا کے ایحسب الانسان ان یترک سدی اور واسطے اسکے کہ مقرر انسان محتاج
ہے بیچ [illegible] اور لباس اور طعام وغیرہ میں اور اگرچہ نہ کرے نماز روزہ پس مقرر ہوا عمل کرنا ساتھ
کسی عمل کے اور مشغول ہونا ساتھ کاموں کے اور اب نہ خالی ہوگا اسسے کہ یا تمسک پکڑیگا ساتھ قرآن
اور سنت کے یا نہیں اور ثانی باطل ہے ساتھ اجماع مسلمانوں کے پس مقرر ہوا تمسک کرنا ساتھ

ساتھ کتاب اور سنت کے اور اسوقت نہ خالی ہوگا اسّے یا تو ہوگی اسکو قدرت معرفت پر وجھون
اور معنون اور حکمون اسکے کے یا نہ ہوگی اور ثانی ضرور ہے یہہ کہ ہوگا ایک کا تابع اماسوان ہیے لیس تابع ہو
مراد ہے اور اول سے قادر ہو معرفت وجوہ وغیرہ کا ہونا اوسکو ساتھ اسقدرت کے قوۃ اور ملکہ استنباط
مسائل پیدا ہونا اور اول مجتہد ہے اور نہین گفتگو اسمین بلکہ ہم بھی مقر ہین ساتھ عدم اتباع اوسکی کے
واسطے مجتہد دوسرے کے اور دوسرا دو حال سے خالی نہین یا تو ہوگا تابع کسی کا یہہ ہے لیس تو یہی ہے
مراد یا نہ ہوگا تابع کسی کا بلکہ کہوے کہ محل میرا اصول ثلثہ پر ہے اور نہین تابع کسی کا نہ ہین ہوون لیس
تو جواب کہتے ہین ہم ہونا اصول شرع کے تین یہہ اول مسئلہ وہ ہے کہ بنا کیا ابوحنیفہ نے اور بڑی
کچھ کمتر نہین ہے احتیاج ہونے مین مسائل قیاسیہ مین اور معرفت ناسخ اور منسوخ مین اور معرفت
ہونے مین اجماع قطعی کے مقدم اوپر خبر واحد کے اور ہونے مین عام مخصوص البعض کے ظنی اور امثال اسکے
سب تقسیمات کتاب اور سنت اور اجماع اور احکام اوسکی کے اسواسطے نہین ہے یہہ سب مگر اصطلاحین
ابوحنیفہ کی لیس کہ یہی تھا لازم اوسکی تابعداری کسی کا ضرور اور ثانی وہ کہ مقلد کی جگہہ لازم پکڑے
تابعداری واجب ہے اوسپر ہمیشہ رہنا اوسی مذہب پر اور نہ نقل کرنے طرف مذہب دوسرے کے اسواسطے
کہ انتقال سے ثابت ہوتا ہے اسکے نزدیک ظاہر ہوا ابطال مذہب اول کا اور حالانکہ اہل ہر مذہب کے
قائل ہین ساتھ حق ہونے چارون مذہب کے پھر اگر کہا اوسنے جسمین انکار کرنا تقاضا ہرا سکے کہ معزز
انکار کو تو کوئی وجہہ نہین طرف انتقال کے اور عالم کو نہایت وجہ انتقال کے ترجیح ادلہ کے ہے جانب
مرجوح الیہ سے اور یہہ موقوف ہے اوپر ازدیاد فضیلت اور نقصان اسکی کے لیس تو البتہ ہرایک قائم
کریگا دلایل اوپر موافق مذہب اپنے کے اور عالم غیر مجتہد کو نہین قدرۃ ترجیح دینے کی مذاہب مین
باعتبار دلایل کے اسواسطے یہہ ترجیح دلایل کی موقوف ہے جاننے پر اصطلاحین ہرایک کی اور جاننے
کتاب کے مع تقسیمات اربعہ کے اور اسیطرح سنت مع اون تقسیمات کے جو کہ مختص ساتھ سنت کے ہین
اور دریافت کرنے پر اجماع کے ساتھ اقسام ثلثہ کے اور قیاس کے مع شروط اور احکام اور ارکان
اسکی کے اور یہہ سب باتین مشکل ہین حقمین مقلد کے اور سوا اسکے نہین جانا گیا حق ہے نزدیک احد کے

پس انتقال کرنا ایک مذہب سے طرف دوسری مذہب کے ترجیح بلا مرجح ہے اور نہین لازم آتا ہے بسبب یہہ کہ جو کوئی بالغ ہوا اور اوسنے اختیار کیا کسی مذہب کو اچھا سمجھکر تو لازم آئی ہے اوسکے حق مین ترجیح بلا مرجح اسواسطے مرجح اوسکا قصد اوسکا ہی یا شہر والین یا اطراف یا باپ دادا یا بادشاہ اوسکا اس مذہب پر اسواسطے اسی طرح واقع ہے اسپر عمل اور یہہ مانند اجماع کے ہے اور اولیا اللہ پس خارج ہین مبحث سے اور شاید اونکو ظاہر ہوئی ایسے اسرار جن سے کہ وہ نہ ظاہر ہوئی اوروں پر سوا انکے اور دیکھا اونہون نے انتقال مذہب مین کچھہ مصلحت اور حکمت پس اون پر اوروںکا قیاس کرنا نہ چاہیئے اور جیسا کہ جایز نہین انتقال ایک مذہب سے طرف مذہب دوسرےکے ایسا ہی نہین جایز ہے عمل کرنا ایک مسئلہ مین ایک مذہب پر دوسرے مین دوسرے مذہب پر اسی سبب سے کہ مقرر انکا کوئی وجہ نہین اسبابین اور عالم کو بھی کوئی وجہ نہین مگر علم اسکا کہ تحقیق فلانے امام نے خطا کی فلانے مسئلہ مین اور پوچھا مطلب کو فلانی مسئلہ مین اور فلان امام برعکس اسکے تہی جیسا کہ پڑہنا حنفی کا الحمد کو پیچھے امام کے جایز نہین اگر اس اعتقاد سے پڑہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ پوچھے مطلب کو اور امام ابو حنیفہ نے خطا کی پس یہہ اعتقاد بالضرورۃ باطل ہے اور اگر گمان کرے کہ دلیل امام شافعی کے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے **لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب** صریح اسی معنی مین پس یہہ موقوف ہے معرفت اس حدیث اور معرفت دلائل ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر اور معرفت اسبابکی کہ تحقیق کوئی محبت اس سے ہو سکے نہین اور امثال اسکے اور یہہ معرفت مذکورہ شان مقلد سے نہین اسواسطے ہر ایک قایم کرتا ہے دلائل اور حجج اور ہر ایک کے لئے ایک طرف ہی کہ وہ مونہہ پھیرتا ہے اور ہر اوپر فوق ہر صاحب علم کے علیم ہے اور یہہ نکہا جاویگا کہ امام اعظم ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ اگر قول ہمارا مخالف ہو کتاب اللہ سے پس ساتھہ کسکی عمل کیا جاوے فرمایا ساتھہ کتاب کے پھر اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو پس فرمایا ساتھہ سنت کے پھر پوچھا اگر مخالف ہو قول صحابہ کے کہا ساتھہ قول صحابہ کے پھر پوچھا جب کہ مخالف ہو قول تابعی کو پس کہا تابعی ایک آدمی ہے اور مین بھی ایک آدمی ہون پس تو ثابت ہوا اسسے خلاف اسکا جو تمنے ذکر کیا قرار دینا قول امام ابو حنیفہ پر سوا عمل کرنیکے

کتاب اور سنت پر اور عدم التفات ہے طرف اسکے اسی سبب سے کہ کہتے ہیں ہم کہ کلام ہمارے
اوس میں ہے کہ جب پوچھا سنت یا قول صحابہ کا ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو اور پھر تاویل کی اسمیں ساتھ کسی
نوع کے محمل اور تاویل ہے واسطے اسکے کہ مقرر نہیں جایز واسطے متبع ابو حنیفہ کے عمل کرنا سنت کا
اور قول صحابہ کا اسواسطے کہ بیشک ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس سے زیادہ تر عالم تھے پس تقلید واسطے
معنے سمجھنے ابو حنیفہ کے اولی اور اولی تر ہے اور اگر نہ پوچھے سنت یا قول صحابہ کا امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کو پس البتہ اقرار کرتے ہیں ہم بھی کہ تحقیق تقلید اسوقت ساتھ سنت یا قول صحابہ کے بعد
علم صحت اسکی کے واجب ہے اور نہیں جایز عمل اسوقت بیچ اوسکے قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بسبب
مخالفت کے اور اسوقت بیچ ساتھ سنت کے یا قول صحابہ کے عمل کریگا جب کہ پہنچے گی طرف اسکے
رای مجتہد کی لیکن نہ اس حیثیت سے کہ ساتھ کرو وہ قول مجتہد کا ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ سنت
ہے یا قول صحابہ کا اور جب کہ نہ پہنچے طرف اوسکے رای مجتہد کی پس نہیں جایز عمل ساتھ
اسکے اسواسطے کہ وہ عمل خلاف اجماع کے ہے اور خلاف اجماع کا باطل ہے لیکن اب باقی رہی کلام اوسکے
حق میں جو کہ ہیں صاحب الہام پس البتہ [illegible] کہا اونکو کہ ہم الہام کئے گئے اللہ کیطرف ساتھ
عمل کرنے کے فلانے مسئلہ میں ساتھ طریقے فلانے کے اور دوسرے کی پیروی [illegible] دوسرے کی پس نہیں تابعداری
[illegible] ہم ایک [illegible] اگر تحقیق وہ عمل بالالہام دو حال سے خالی نہیں یا تو ہوگا موافق
[illegible] یا نہ ہوگا پس اگر نہ موافق ہوا تو ہوگا معاقب اوسکے عمل کرنے میں
اور ہوگا یہ الہام خطا اور شیطان کیطرف سے اور اگر موافق ہوا پس عمل اسکا ساتھ الہام کے اگرچہ
مقبول ہے باعتبار ظاہر کے لیکن ہوا [illegible] سبب فساد کا اسواسطے کہ کہیگا ہر ایک میں الہام کیا گیا ہوں ساتھ
اسکے پس لایق اور افضل ہے ہونا تقلید کا مخصوص ساتھ معین [illegible] خاص [illegible] ما فی الباب عمل کرنا صوفی کا ساتھ
احوط کے واسطے رفع حرج کے اور [illegible] جیسے [illegible] مثلاً [illegible] حنفی کا خرگوش کو واسطے
احتیاط کے جایز ہے اسواسطے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مباح رکھا ہے [illegible] واجب رکھا اور شافعی نے
انکار کیا اسکی اباحت کا پس اگر نہ کھایا [illegible] تو مذہب کا اور اگر کھایا تو محتمل ہے یہ کہ پڑے حرام میں

اور مخالف ہو مذہب شافعی رحمۃ اللہ کے بخلاف اوس مسئلہ کے کہ جسمین نہ ہو سکے تطبیق جیسا کہ قراءۃ
فاتحہ ہین امام شافعی رحمہ اللہ واجب کرتے ہین اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حرام رکہتے ہین پس جایز نہین
حنفی کو عمل کرنا مذہب شافعی پر اس جہت سے کہ یہہ مذہب شافعی ہے اور اگرچہ جایز ہے اس جہت سے
کہ امام محمد رحمہ اللہ نے مستحسن کہا ہے اوسکو واسطے اوسکے کہ ہجانا تو مے اور تیسرا پس اسواسطے کہ تحقیق
اجتہاد اگرچہ نہین ختم ہوا اور احتمال رکہتا ہے یہہ کہ پایا جاوے مجتہد دوسرا کہ اجتہاد کرے برخلاف انکے بلکہ
تحقیق وقوع مین آیا ایسا اور تحقیق پائی گئی مجتہد قریب تنو یا زیادہ کے لیکن تحقیق واقع ہوا اجماع اسپر
کہ تحقیق اتباع جایز ہے واسطے چار کے پس نہین جایز اتباع ابی یوسف اور محمد اور زفر اور شمس الایمہ رحمۃ اللہ
علیہم کا جب کہ ہو قول انکا مخالف چارون کے اور اسیطرح جایز نہین اتباع اسکا جو نیا مجتہد پیدا ہو مخالف ائمہ
اربعہ کے انتہی اور بیچ میزان شعرانی کے صفحہ اٹھ تیس سطر چودہ مین ہے وَكَانَ سَيِّدِي عَلِيُّ الْخَوَاصِ
اِذَا سَأَلَہُ اِنْسَانٌ عَنِ التَّقْلِيدِ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ اَلْاٰنَ هَلْ هُوَ وَاجِبٌ اَمْ لَا يَقُوْلُ لَهٗ يَجِبُ عَلَيْكَ
التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبٍ اِلٰى اَنْ قَالَ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوْعِ فِي الضَّلَالَةِ وَعَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ الْيَوْمَ ترجمہ
تہے سید میرے علی الخواص رحمہ اللہ جب کہ پوچہتا اون سے انسان تقلید مذہب معین سے اس
زمانہ مین آیا واجب ہے یا نہین کہتے اوسکو واجب جان تقلید مذہب معین کی واسطے خوف کرنے کے
ضلالۃ اور گمراہی مین اور اسپر ہے عمل لوگونکا آج کے دن تک اور صفحہ اکتالیس سطر پانچوین مین میزان
کی ہے لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَّلَ لِشَرِيْعَتِهٖ مَا اُجْمِلَ فِي الْقُرْاٰنِ لَبَقِيَ
الْقُرْاٰنُ عَلٰى اِجْمَالِهٖ كَمَا اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْمُجْتَهِدِيْنَ لَوْ لَمْ يُفَصِّلُوْا مَا اُجْمِلَ فِي السُّنَّةِ لَبَقِيَتِ السُّنَّةُ عَلٰى
اِجْمَالِهَا ترجمہ اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ تفصیل کرتے شریعت اپنی کے اوس چیز کو جو کہ مجمل تہا قرآن
مین البتہ باقی رہتا قرآن اوپر اجمال اپنے کے جیسا کہ ایمہ مجتہدین اگر نہ بیان کرتے جو کہ اجمال تہا سنت مین
البتہ باقی رہتی سنت مجمل وَقَالَ الشَّيْخُ ذَكَرِيَّا لَوْلَا بَيَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُجْتَهِدُوْنَ
لَنَا مَا اُجْمِلَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لَمَا قَدَرَ اَحَدٌ مِنَّا عَلٰى ذٰلِكَ كَمَا اَنَّ الشَّارِعَ لَوْ لَا بَيَّنَ لَنَا بِسُنَّتِهٖ اَحْكَامَ
الطَّهَارَةِ مَا اهْتَدَيْنَا لِكَيْفِيَّتِهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَلَا قَدَرْنَا عَلَى اسْتِخْرَاجِهَا مِنْهُ وَكَذَا الْقَوْلُ فِي

سائر الاحکام ؛ ترجمہ اور کہا شیخ ذکریا رحمہ اللہ نے کہ اگر نہ ہوتا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مجتہدوں کا ہمارے لئے اوسو چیز کا جو کہ مجمل تھا کتاب اور سنت میں البتہ نہ قادر ہوتا کوئی ہمارے میں سے اوسپر جیسے کہ قرآن شارع اگر نہ بیان کرتا ہمارے واسطے ساتھ سنت کے احکام طہارت کے نہ راہ پاتے ہم واسطے دریافت کیفیت اسکے کے قرآن سے اور نہ قادر ہوتے اوپر نکالنے احکام کے اوسسے اور اسی طرح قول سب احکام میں جو مجمل وارد ہوا اجمال فصل فی بیان جملۃ من الامثلۃ المحسوسۃ التی یعلم منہا اتصال اقوال جمیع المجتہدین ومقلدیہم بعین الشریعۃ الکبری فتاملہا ترشد ان شاء اللہ تعالی

ترجمہ یعنے یہہ فصل بیان میں ان مثالوں کے ہے جنسے معلوم ہوتا ہے اتصال اقوال مجتہدین و مقلدین انکی مجتہدین کے ساتھ عین شریعۃ کبری کے پس سوچ ان مثالوں کو راہ پاویگا تو انشاء اللہ تعالی وہذہ صورۃ الامثلۃ المحسوسۃ الموعود بذکرہا فی اتصال حضرۃ الوحی وتفرع جمیع الاحکام عنہا ہکذا ترجمہ اور یہہ صورت ہے ان مثالوں محسوس کے جو وعدہ کیا گیا تھا ساتھ ذکر کرنے انکی کے پس مثال حضرت وحی کی اور نکلنا اور تفرع ہونا سب حکموں کا اوسسے اوس طرح ہے ؛

- حضرت الوحی التی لا تنکیف
- حضرت العرش
- حضرت الکرسی
- حضرت القلم الاعلی
- حضرت اللوح المحفوظ
- حضرت الواح المحو والاثبات
- حضرت جبرئیل علیہ السلام
- حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
- حضرت الصحابۃ رضی اللہ عنہم
- حضرت الائمۃ المجتہدین
- حضرت مقلدیہم

وہذہ مثال صورۃ اتصال مذاہب المجتہدین واقوال مقلدیہم بالکتاب والسنۃ من طریق السند الظاہر فتاملہا ترجمہ اور یہہ مثال صورت اتصال مذاہب مجتہدین اور اقوال مقلدون انکی کے ساتھ کتاب اور سنت کے طریق سند ظاہر سے ہے پس غور کر اور سوچ اسکو ؛ الامام ابو حنیفۃ

عن عطاء عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؛

عن جبرئیل عن اللہ عز وجل ۔ ترجمہ امام ابو حنیفہ نے اخذ کیا عطا سے اور عطا نے ابن عباس سے
اور ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے
اللہ عز وجل سے پس جو کہ مقلد ہے کسی امام کا چاروں میں سے وہ مقلد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

الامام مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عز وجل

ترجمہ امام مالک نے اخذ کیا نافع سے نافع نے ابن عمر سے ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے جبرئیل نے اللہ عز وجل سے

الامام الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ

عز وجل ترجمہ امام شافعی نے اخذ کیا مالک سے مالک نے نافع سے نافع نے ابن عمر سے ابن عمر نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ نے جبرئیل سے جبرئیل نے اللہ عز وجل سے

الامام احمد عن الشافعی عن مالک عن نافع عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل
عن اللہ عز وجل ترجمہ امام احمد نے اخذ کیا مذہب شافعی سے اور شافعی نے مالک سے اور مالک نے نافع سے اور نافع نے
ابن عمر سے اور ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے اللہ عز وجل سے
وهذا مثال مذاهب الائمة المجتهدين على انهار الحيات في الجنة الذي هو مظهر بحر الشريعة المطهرة
في الدنيا وانما ذكرنا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الائمة الاربعة لانهم ما نالوا هذا
المقام الا باتباع شريعته فكان من كمال نعمهم في الجنة شهود ذاته فتأمله تهتدي
ان شاء الله تعالى ترجمہ اور یہہ مثال مذاہب ائمہ مجتہدین کی ہے نہر حیات پر جنت میں جو کہ مظہر ہے بحر شریعت مطہرہ
کا دنیا میں اور ذکر کیا ہمنے اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تینوں ائمہ اربعہ کے اسواسطے
کہ مقرر انہوں نے نہیں پایا اس مقام کو مگر ساتھ اتباع شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہوا
کمال نعمتوں کا اون کے جنت میں حضور ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوچ اسکو

ہدایت پاویگا تو انشاء اللہ تعالی ۔

قبه	قبه	قبه	قبه	قبه
النبي صلى الله	ابي حنيفة	مالك	الشافعي	احمد
عليه وسلم	رحمه الله	رحمه الله	رحمه الله	رحمه الله

أقول إنما اقتصرنا على هذه الأئمة الأربعة من المجتهدين لأنهم هم الذين كانوا متبوعين
لتقليدهم الجمهور ... نواب رسول الله صلى الله عليه وسلم في هداية أمته إلى
شريعته صلى الله عليه وسلم إلى يوم القيامة فلذلك جعلنا قبابهم بجانب
قبته ... في الدنيا والآخرة ... هذه القبة تمثيلي وإنما رسمتها
على صورة ما رأيتها في الجنة في بعض الوقائع ترجمہ کہتا ہوں اقتصار کیا میں نے اوپر قبوں چار
امام کے مجتہدوں ہیں اسلیے کہ ... ہمیشہ تدوین مذہب ... سے زمانے ہمارے تک
اور ... نواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ہدایت کرنے امت صلی اللہ علیہ وسلم کے
طرف شریعت صلی اللہ علیہ وسلم ... قیامت تک پس اسی سبب سے گردانا
ہم نے قبوں انکا ... صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا میں اور نہ
آخرت میں ... میں نے اسکو اس صورت پر جو کہ دیکھا میں نے
اسکو جنت میں بعض واقعوں میں ... نقل کی میں نے تاکہ لوگ
... مذہب معین کے ہوں اور جو مقلد ہیں
... اپنی اپنی مقلدوں کے نزدیک ... اور پھر اٹھ
شفاعت کرینگے اور ہر ایک امام اپنی اپنی مذہب والوں کو ساتھ لیکر جنت میں داخل ہوگی وایضا

جنت میں ۱۲

فيه إن أئمة الفقهاء والصوفية كلهم يشفعون في مقلديهم ويلاحظونهم عند طلوع روحه وعند سؤال منكر ونكير له وعند النشر والحشر والحساب والميزان والصراط ولا يغفلون عنهم في موقف من المواقف ولما مات شيخنا شيخ الإسلام الشيخ ناصر الدين اللقاني رآه بعض الصالحين في المنام فقال له ما فعل الله بك فقال إذا أجلسني الملكان في القبر ليسألاني أتاهم الإمام مالك فقال أمثل هذا يحتاج إلى سؤال في إيمانه بالله ورسوله تنحيا عنه فتنحيا عني وإذا كان مشايخ الصوفية يلاحظون أتباعهم ومريديهم في جميع الأحوال والشدائد في الدنيا والآخرة فكيف بأئمة المذاهب الذين هم أوتاد الأرض وأركان الدين وأمناء الشارع على أمته رضي الله عنهم أجمعين **ترجمہ**

میزان میں ہے کہ سب فقہا اور صوفیہ سب شفاعت کرتے ہیں اپنی مقلدوں کی اور ملاحظ فرماتے ہیں انکو وقت نزع روح کے اور وقت سوال منکر نکیر کے اور وقت حشر اور نشر اور حساب اور میزان اور پلصراط کے اور نہیں غافل ہوتے اونسے کسی موقف[له] میں مواقف سے اور جب کہ فوت ہوئی شیخ الاسلام شیخ ناصر الدین اللقانی رحمہ اللہ دیکھا اونکو بعض صلحا نے خواب میں اور کہا کیا معاملہ کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا اونے جبکہ بٹھلایا مجکو دو فرشتوں نے قبر میں تو کہ سوال کریں مجھسے آئے نزدیک اونکے امام مالک رحمہ اللہ اور فرمایا کیا ایسے شخص سے حاجت رکھتے ہو سوال کرنے کی بیچ ایمان اوسکے ساتھ اللہ اور رسول اللہ کے جاؤ دونوں اسکے طرف سے پس پھر گئے وہ دونو مجھسے اور جبکہ ہوں مشایخ صوفیہ ملاحظ کرتے اتباع اور مریدوں کو اپنے بیچ سب ہولوں اور شدتوں کے دنیا میں اور آخرت میں پس کیا حال ان اماموں مذاہب کا جو کہ ہیں میخیں زمین کی اور ارکان دین کے اور امنا شارع کے اوپر امت اوسکی کے راضی ہوا اللہ ان سب سے پس راضی ہوا اور خوش ہوا بھائی ساتھ تقلید ایک مذہب معین کی مذاہب اربعہ سے وفي الجزء الثاني من كتاب تفسير القرآن المسمى بروح البيان للفاضل الشيخ إسمعيل حقي افندي قوله تعالى يوم ندعو كل أناس بإمامهم أي بمن ائتموا به من شيء فيقال يا أمة موسى ويا أمة عيسى ونحو ذلك أو مقدم في الدين فيقال

[له] [illegible]

يَا حَنَفِيُّ وَيَا شَافِعِيُّ وَنَحْوِهِمَا أَوْ كِتَابٍ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَيَا أَهْلَ الْإِنْجِيلِ أَوْ غَيْرِهِمَا أَوْ دِيْنٍ
فَيُقَالُ يَا مُسْلِمُ وَيَا نَصْرَانِيُّ وَيَا مَجُوسِيُّ وَغَيْرَ ذٰلِكَ ۔ ترجمہ جلد دویم تفسیر روح البیان میں صفحہ چار سو
پینتالیس اور سطر تیئیس میں ہے قول اللہ تعالی یَوْمَ نَدْعُوا آخر آیۃ تک جس دن بلاوینگے
ہم گروہ بنی آدم کو ساتھ اماموں انکے کے یعنے ساتھ اوسکے کہ اقتدا اور پیروی کرتے تھے ساتھ اسکے
نبی علیہم السلام سے پس پکارا جاویگا یا امۃ موسی اور یا امۃ عیسی ع اور مثل اسکے یا ساتھ اسکے
جو کہ مقدم اور پیشوا ہو دین میں پس بلایا جاویگا یا حنفی و یا شافعی اور مثل ان دو کے یا مالکی یا حنبلی
یا امام ہو طریقت میں پس پکارا جاویگا یا قادری یا چشتی یا نقشبندی وغیرہ یا کتاب میں پس کہا جاویگا
یا مسلم اور یا نصرانی اور یا مجوسی اور سوا اسکے ۱۲ وَفِي التَّأْوِيلَاتِ النَّجْمِيَّةِ تُشِيرُ إِلَى مَا يَتَّبِعُهُ كُلُّ قَوْمٍ
وَهُوَ إِمَامُهُمْ ترجمہ اور تاویلات نجمیہ میں ہے کہ اشارہ کرتے ہے یہ آیۃ طرف اسکے کہ جسکی
تابعداری کرتے ہیں ہر قوم وہ امام اسکا ہے وَفِي تَفْسِيرَاتِ الْأَحْمَدِيَّةِ وَالْإِنْصَافُ أَنَّ انْحِصَارَ الْمَذَاهِبِ
فِي الْأَرْبَعَةِ وَاتِّبَاعَهُمْ فَضْلٌ إِلٰهِيٌّ وَقَبُولِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَعَالَى لَا مَجَالَ فِيهِ لِلتَّوْجِيهَاتِ وَالْأَدِلَّةِ
ترجمہ اور تفسیرات احمدیہ میں ہے کہ حق اور انصاف یہہ ہے کہ مقرر انحصار مذاہب کا بیچ چار مذہب کے
ہے اور اتباع اور تقلید انکی فضل الہی ہے اور مقبول عند اللہ ہے کہ نہیں مجال اور قدرت اوسمیں
ادلہ اور توجیہات کو اسواسطے تقلید انکی عین اطاعت خدا اور رسول خدا کے ہے اسواسطے کہ ذکر ہو چکا
جو حکم پوچھا جبریل کو جانب خدا سے کہ یہ پوچھا نبی ہمارے کو اوسنے موافق حکم رب کے پوچھا یا حضرت صلعم
اور حضرت سے پوچھا اصحاب کو اصحاب سے پوچھا اماموں کو اور اماموں سے پوچھا مقلدوں کو پس جو کہ
مذاہب مخالف مذاہب اربعہ کے ہیں فرقوں اہل ضلالت و ہوا سے مثل معتزلہ اور روافض اور خوارج کے
کہ انہی میں سے عبد الوہاب نجدی اور متبع اوسکے ہیں جیسا کہ ذکر کیا بیچ رد المحتار کے باب البغاۃ
میں ساتھ تشریح کے اور مولانا فضل رسول بدایونی نے بوارق محمدیہ میں وہ سب مذاہب باطل ہیں اور اس
باب میں بہت رسائل اور فتوے بمواہیر علما مکہ اور مدینہ اور ہند اور سند اور کلکتہ اور مدراج وغیرہ موجود
ہیں اور بلکہ بعض اون میں سے چھپ بھی گیئے ان سب سے تقلید مذہب اور التزام مذہب معین کا ثابت

ہوتا ہے وفی الخلاصة النظر فی کتب اصحابنا [illegible] قیام الجبال [illegible]

ہے کہ دیکھا اور نظر کر نے سے کتابوں اصحاب [illegible] لقد

تصفحت الکتب وکان ما هو المقصد [illegible] اللهم

اجعل ناقل الروایات [illegible]

هدیة الحرمین [illegible]

آمین یا مجیب السائلین وقد وقع الفراغ [illegible]

بالازدحام فی تاریخ اربعة عشر من شهر [illegible] وقت الضحی

یوم السبت سنة الف ومائتین [illegible] من هجرة النبی [illegible] علی صاحبها الف

الف تحیة من الصلوات [illegible] عن

عنایته وجمیع امة محمد صلی الله علیه وسلم [illegible] وآخر دعوانا ان

الحمد لله رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین [illegible]

مین نے کوشش [illegible]

منقول عنہا [illegible]

اگرچہ [illegible]

اور حاصل [illegible]

مین نے تاریخ [illegible]

اس [illegible]

رسالہ کو [illegible]

سے اور سب امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

یہ عبارت ہے [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم [illegible]

[illegible]

حمداً لمن [illegible] الذي شرّفنا [illegible] بالنعم والكرم بان جعلنا من خير الامم بشرىٰ لنا
معشر الاسلام من العناية [illegible] اكرم الرسل كنّا اكرم
الامم والصلوٰة والسلام على سيدنا [illegible] الناطق بالتمام [illegible] المنعوت بمحاسن النعوت فهٰذه
الكتاب [illegible] قاهرة آياته عظاماً
[illegible] التابعين واتباع التابعين وعلى
[illegible] واطلعت راية الطرف في رياض
[illegible] فاثاب الله مؤلفه
على سعيه بالثواب الجزيل [illegible] العالمين من امثالنا
ورزقه الله الصلاح في [illegible] رجاء الآملين قاله
بفمه وكتبه بقلمه [illegible] الحنفي [illegible] الخلوتي مشرباً
خادم العلم [illegible] في شهر المحرم سنة ١٣ [illegible] ترجمہ یا اللہ گویا کر
[illegible] شرافت ولی
[illegible] بشارت
[illegible] نہین و باہی
[illegible] رسولون کے تو
[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کتاب بزرگ کے
[illegible] منقسم ہے اگر مناسب ہو اسکے قدر کو
آیات [illegible] اور اصحاب اسکے بزرگ پر
[illegible] تحقیق لفظ کی ہین نے اس تصنیف مین اور
[illegible] اسکو شتاق او یہ فواید مقصود

اور معتمد کے اور حاوی ساتھ متعلقہ کثیرہ کے ایسی ثواب سے اللہ مؤلف اسکے کو اور کوشش اور محنت

اوسکی کے ساتھ اثر اسپر مرتب کیا اور سے اسکو مقصود مؤلف کے نیک سے بہ امید برکت اور بہت کر

جہان میں مثل اسکے اور نصیب کرے سب کو اقوال اور افعال میں مقرر اور حل شانہ قبول کرے والد سوال

سائلوں کا اور ثابت کنندہ اسپد … اور کیا اسکو … اور لکھا اسکو ساتھ قلم اپنے

امیدوار فیض … محمد حسن … مفتی … مشہور … اور … مکہ ام القری کے

بیچ حرام میں شہر …

تقریظ عبارت شریف حضرت شیخ العلماء شیخ جمال صاحب مفتی مکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبه نستعين حمدًا لمن فتح لنا من مطالبه وأظهر حقيقته ونور الطريق للسالك فتبيّنت له المسالك

الدقيقة وحجب أهل الزيغ والأهواء عن الوصول إلى المعارف والحقيقة أحمده على أفضاله وأرجو منه

جزيل نواله وأسأله توفيقه وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة عبد جعل شغله

اتباع شريعة نبيه … وأشهد أن سيدنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله

الذي أسعد به حزبه ورفيقه صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أولي المناقب الأنيقة وأتباعه

الآخذين بسنته وطريقته إلى يوم فصل القضاء بين الخليقة صلاة وسلامًا أرجو بهما كشف

الكرب وضيقه أما بعد فهذه رسالة مفيدة … من فضلها … الحقيقة …

يحصل له … بالتقدم في ميدان

الفضائل … على … المزايا والفواضل … على المعاني بصواب … فما

بطلت شبهته وأيدت الناقل … ما إذا كان على الكثيرين

وتحلت بمحاسن النصوص التي لا يظفر بها إلا من كان من المحققين تقبلها الله تعالى ونفع بها على الدوام

ومتع بطول بقاء مؤلفها ما تعاقبت الليالي والأيام وجزاه الله تعالى خير الجزاء … عنه كل غم و

ضير آمين قاله بفمه وأمر برقمه … ببلد الله الحرام الراجي لطف ربه الخفي

حماد بن عبد الله شیخ عمر الحنفی المفتی المدرس بالمسجد الحرام لطف الله به وبجمیع اهل الاسلام آمین
امین ربیع الاول سنه ۱۳۰۸ ترجمه تعریف اسکی جسنے پیش کیا حق کو واسطے طالب حق کے اور ظاهر کیا تحقیق
اسکے کو اور منور کیا طریق اور راه کو چلنے والے کے لیئے اسکے پس ظاهر کیا اسکے واسطے راهین باریک
اور روکا اهل کج اور هوا کو پہنچنے سے طرف معارف اور حقیقت کے حمد کرتا هون مین اوسکی اوپر فضائل
اسکی کے اور امید رکھتا هون مین اسسے نوازش عنایات اوسکی کے اور مانگتا هون مین توفیق اوسکی
اور گواهی دیتا هون مین که نهین کوئی معبود سوا الله کے اکیلا ہے نهین شریک واسطے اسکے گواهی بندے کی که کیا شغل اونکا
اتباع شریعت میں پہنچنے کے اور پکڑا اسکو [illegible] اور [illegible] اور گواهی دیتا هون که مقرر سردار اور صاحب
همارا محمد صلی الله علیه وسلم بنده اسکا اور رسول اسکا وه رسول که [illegible] کیا سبب اسکے گروه اور رفیق اسکے کو
تخیر [illegible] طرف ہے اوپر آل اور اصحاب اسکے جو که صاحب مناقب بزرگ اور نادر کے
هین اور اوپر اتباع اسکی کے جو که حاصل کی [illegible] اور [illegible] سنت اور طریقه اسکی کو [illegible] فضل قضا کے
[illegible] صلوة اور سلام [illegible] امیدوار هون مین [illegible] کے [illegible] مصیبتون اور
تنگیون [illegible] اما بعد پس [illegible] رساله [illegible] فائده [illegible] باریک [illegible] ساتھ [illegible] رساله [illegible] وه شخص جو که قبول کرے
[illegible] علمیت ہے اور حاصل [illegible] تحقیق [illegible] دریاون [illegible] تحقیق گواهی دی
رساله کے واسطے [illegible] رساله [illegible] اور [illegible] میدان [illegible] اور دلائل کے اوپر قدرت اوسکی
اور [illegible] فضیلتون [illegible] اور قائم [illegible] دشمنون پر دلائل قاطعه پس باطل
کیا [illegible] شبهه [illegible] اور [illegible] غرضیت اور قصد اسکے کو اور جاری [illegible] المقلون سے
[illegible] دریافت اوسکی [illegible] اور [illegible] ساتھ اچھے اور نیک روایات کے وه روایتی کرتے
یاب [illegible] اسپر [illegible] وه شخص جو که [illegible] قبول کرے [illegible] الله تعالی اور نفع دے ساتھ اسکے همیشه
اور نفع اور نفع دی ساتھ درازی بقا [illegible] مولف رساله کی جبتک که دن اور رات [illegible] آتی هین اور
جزا دے اسکو الله [illegible] نیکی کی اور دور کرے اسسے [illegible] اور رنج کو امین امین کہا اسکو ساتھ مونہه اپنے
[illegible] اور حکم کیا ساتھ لکھنے اسکی کے [illegible] بزرگ [illegible] شهر [illegible] امیدوار مهربانی رب اپنے

جمال بن عبد اللہ شیخ عمر حنفی مفتی مدرس مسجد حرام مین مہر کرے اللہ ساتھ اسکے اور ساتھ سب اہل اسلام
کے آمین آمین ۱۲ ربیع الاول [مہر: شیخ احمد دحلان] یہ عبارت ہے شیخ العلماء شیخ دحلان شافعی کے

حمداً لمن رفع منار هذا الدين بالحجج والبراهين وأيّده بالأئمة المجتهدين والعلماء العاملين
والصلوة والسلام على سيدنا المجتبى من خلاصة معدّ واللباب حيث كان وعلى آله وأصحابه الذين
نصروه بلسان السنان وسنان اللسان وعلى التابعين لهم بإحسان ما تعاقب الملوان وبعد فقد وقفت
على هذه الرسالة المجيدة وفهمت ما فيها من المعاني الفريدة فوجدتها قامعة لأهل البدع والضلالة
جامعة لكثير من النصوص المرضية فجزى الله مؤلفها عن الإسلام خيراً وشكر سعيه
وجعله من أهل التقوى الذين يمتثلون أمره ويجتنبون نهيه إنه على ذلك قدير وبالإجابة
جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم
بالمسجد الحرام كثير الذنوب والآثام المرتجي من ربه الغفران أحمد بن دحلان غفر الله له ولوالديه
وسائر المسلمين **ترجمہ** حمد اسکو ہے جس نے بلند کیا نشان اس دین کا ساتھ دلیلوں اور برہانوں کے
اور مدد دی اسکو ساتھ اماموں مجتہدوں کے اور علماء عاملین کے اور درود اور سلام نازل ہووے اوپر سردار
ہمارے برگزیدہ معدن سے اور لباب سے جہان ہے اور اوپر آل اور اصحاب اسکی کے جنہوں نے مدد کی اسکی
ساتھ زبان نیزہ کی اور نیزہ زبان کی اور اوپر تابعین انکی کے ساتھ احسان کے جب تک کہ پیدرپے آتا
اور دن اور زمانہ ہے اما بعد پس تحقیق واقف ہوا میں اس رسالہ حمیدہ پر اور سمجھا میں جو اسمیں ہے معانی
یگانہ سے پس پایا میں نے اسکو قلع واسطے اہل بدعتی اور ضلالت کے جامع واسطے بہت نصوص اور روایات
ساتھ لائق موتیون کے پس جزا دے اللہ مولف رسالہ کو اسلام سے نیک اور قبول کرے کوشش
(اور کرے اسکو) اسکے کو اہل تقوی سے جنہوں نے فرمان برداری کی امر اسکے کی اور بچے نہی اسکی سے مقرر اللہ اسپر قادر
ہے اور ساتھ قبول کرنیکے لائق اور درود اللہ کا اوپر سردار ہمارے محمد کے اور اوپر آل اور اصحاب اسکے کے
اور سلام کہا اسکو ساتھ موہنہ اپنے کے اور لکھا اسکو ساتھ قلم اپنے کے خادم الطلبۃ العلم مسجد حرام
کثیر الذنوب اور آثام امیدوار رب اپنے سے بخشش کا احمد بن دحلان بخشے اللہ اسکو اور والدین اسکے کو

اور سب

اور سب مسلمانوں کو امین [احمد بن محمد هلال] جزا الله المصنف بهذه الرسالة الامين خادم الفقراء والعلماء المتعلمين

الذي مكتوب في هذه الرسالة شيء شمس الدين ولد عبد الرحمن هروالي عفي الله عنه رب العالمين [ولد الرحمن عبده شمس الدين]

صحيح عبد القادر ابن محمد سعيد قبتي

جزا دے الله مصنف اس رسالہ کو

عفي الله عنه صحیح ہے

جو مکتوب اس رسالہ میں ہے صحیح ہے [عبد القادر قبتي] [محمد اشرف] [محمد ابو طاهر ...]

الذي مكتوب في هذه الرسالة	ما قال مولف هذه الرسالة فهو حق	انا الفقير تراب اقدام العلماء
صحيح شمس منيع	خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن	المسلمين الجاني احمد الهاجر الله
جو مکتوب اس میں ہے صحیح ہے	بن عبد الله سراج الحنفي جو کہا مولف	غنسانی المکی مدرس المدرسة

[خراساني والايني]

اس رسالہ کے سو وہ حق ہے

[يا الله عبد الرحمن سراج توفيقي]

السليمانية رب زدني علما واغفر لنا ولوالدينا ولجميع المومنين من الاولين والاخرين

[الراجي احمد]

یہہ عبارت مفتی حنبلی مکہ کے مع مہر

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة وتاملت فيها فوجدتها حقا حقا لاريب فيها ولا شك كتبه الحقير محمد بن عبد الله بن حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة

[محمد بن ...]

یہہ عبارت ہے مفتی مالکی کی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد الامين وعلى آله وصحبه هداة الدين وبعد فلما طالعت هذه الرسالة من اولها الى آخرها طالعا طالعا وجدت الحكم الذي اشتملت عليه حقا حقا وموافقا القرآن الازهر والحديث الابهر والاجماع الاظهر والقياس الاشهر كتبه حسين بن ابراهيم مفتي المالكية ببلد الله المحمية مصليا مسلما حامدا۔ ترجمہ بعد حمد وصلوۃ جب کہ دیکھا میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک ذرہ ذرہ اور پایا میں نے حکم اسکے حق اور موافق قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے

[حسین بن ...]

یہہ عبارت مدرس مکہ معظمہ کی مع مہر

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين اطلعت على هذه النبذة اللطيفة فوجدتها الصواب فجزاه الله خير الجزاء كتبه افقر الورى الى الله عبد الرحمن بن حامد افندي المكي المدرس عفر الله [illegible] ولوالديه ومشايخه والمسلمين سب تعریف خدا کو جو پالنے والا ہے جہانکا مطلع ہوا میں اس رسالہ مختصر لطیفہ پر پس پایا میں نے اسکو حق اور صواب سو الله مولف کو سب کی طرف [illegible]

جواب خیر — عبد الرحمن بن حامد — بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین وصلی الله
علی سید المرسلین ما فی هذه الرسالة هو الحق الذی یجب المصیر الیه والصواب الذی لا یعدل عنه فی التمسک
الاعلی رسمه بقلمه اسیر الزلات والمساوی احمد بن المرحوم السید عبد الرحمن النخراوی — احمد النخراوی
بعد حمد وصلوٰة کے جو اس رسالہ میں ہے وہ حق ہے ایسا کہ واجب ہے متوجہ ہونا طرف اوسکے اور ایسا
صواب ہے کہ مشکلات میں بجز اوسکے کہین بھروسا نہیں ۱۲ — فهو حق والاتباع [illegible]
ما فی هذه الرسالة حق یعنی جو کچھ اس رسالہ میں ہے حق ہے — محمد جلال الدین — [illegible] الیاس
ما قال المولف هو الحق المبین والصراط المستقیم — خیر جی [illegible]
یعنی جو کہا ہے مولف نے وہ حق ہے ظاہر اور صراط مستقیم ہے
السعادة عبد الجلیل [illegible]
یہہ عبارت مدرس حرم شریف کی ہے
الحمد لله اللهم هدایة للصواب ان هذه الرسالة قد اشتملت علی الادلة الواضحة اعناء بموس التحقیق
کتبه الراجی عفو ربه عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفر الله له ولوالدیه واحسن الیهما
یہہ عبارت ہے ابو سعید حنفی مفتی مدینہ منورہ کی مع مہر — والیہ یعنی مقرر یہہ رسالہ مشتمل ہے اوپر دلیلوں روشن کے
نمقه الفقیر الیه عز شانه السید ابو سعید الحنفی — اوپر شق [illegible] رسالہ کے اور تحقیق کیا — عبد الرحمن بن عثمان جمال
المفتی بالمدینة المنورة عفی الله عنه ۱۲ — یہہ عبارت ہے شیخ العلما مدینہ منورہ کی مع مہر
مدرس مدینہ اور خطیب اور امام محراب — السعود السید ابو [illegible] الحنفی المفتی — شیخ العلماء والمدرسین بحرم سید المرسلین السید
نبوی کی مع مہر یہہ عبارت ہے — یوسف المغربی المدنی الحنفی عفی الله عنهما — سید یوسف المغربی
المدرس بالحرام الشریف النبوی وامام وخطیب محراب النبوی
محمد بالی عفی الله عنه — محمد بالی — یہہ عبارت ہے دوسری مدرس حرم نبوی اور امام اور خطیب محراب نبوی کی
المدرس بالمسجد الشریف النبوی وامام وخطیب محراب حضرت نبوی محمد ابو السعادات عفی الله عنهما — محمد ابو السعادات
یہہ مہر ہے مولوی یعقوب صاحب مرحوم کی — محمد یعقوب — یہہ مہر ہے مدرس حرم مکہ باب ابراہیم پر جو درس کہتے تھے [illegible]
یہہ مہر ہے مولانا حسین علی صاحب خلیفہ شاہ سلیمان — [illegible] محی الدین — یہہ مہر ہے مولوی جمال الدین صاحب کے جو [illegible]
اور شاگرد شیخ العلما مفتی شیخ احمد دحلان صاحب کے — جمال الدین — [illegible] باب ابراہیم پر
یہہ مہر ہے مولوی نوازش علی صاحب — نوازش علی
مرحوم کے جنہوں نے اوپر [illegible] کی [illegible] انتقال فرمایا — حسین علی

بیت الطبع الحمد للہ [illegible] رسالہ [illegible] بین علما [illegible] الاشرافین از تصانیف فضل
الکمال [illegible] مولانا ابو الرشید محمد عبد الحکیم دہلوی حرسہ اللہ تعالیٰ عن
[illegible] اہل نفاق [illegible] اسعد اوان واحسن زمان
بسبب [illegible] بتاریخ [illegible] شہر جمادی الثانی روز جمعہ ۱۲۸۵ باہتمام حاجی
قاضی ابراہیم بن قاضی [illegible] مطبع [illegible] مطبوع طالبان گردیدہ
[illegible] قاضی اسمعیل صاحب [illegible] دام عنایتہ شکر حق ہدیہ بصد زینت و زین
[illegible] واہ کیا فیض کا دریا ہے کتاب [illegible] شان وصف مین جسکے شفتین
[illegible] رسول الثقلین تو زبان طبع کے تاریخ مین ہے کلک

ایضاً قطعہ تاریخ

[illegible] قاضی حاجی ابراہیم بن حاجی سلیمان میمن
[illegible] صاحب علم و فضل و دیندار ہے نیک کوشش
سے انہون [illegible] روشن طبیعت وصف جسکا
اسکے [illegible] دیباچہ کا [illegible] اسکا نام ہے صل علی شاد جسسے ہر بشر ہے
اور [illegible] معلم ہے [illegible]
[illegible] رسالہ گلشن بے خار ہے ۱۲۸۸

قصیدہ محسن

ور [illegible] صلی علی محمد	صل علی [illegible] صل علی محمد	[illegible]	نور جمال کبریا صل علی محمد
[illegible]	زلف [illegible] صل علی محمد	[illegible]	[illegible] صل علی محمد
[illegible] ماہ صیام و ماہ عید	[illegible] صل علی محمد	[illegible]	پردہ مین منہہ چھپا لیا صل علی محمد
[illegible]	[illegible] صل علی محمد	[illegible] خط مثل الف [illegible]	آپ خدا نے جب لکھا صل علی محمد
[illegible]	[illegible] صل علی محمد	[illegible]	آب حیات ٹپکے تھا صل علی محمد
[illegible]	قند و نبات [illegible] صل علی محمد	[illegible]	اب گھر نے لی چھپا صل علی محمد
نور تھا [illegible]	رنگ شعاع [illegible] صل علی محمد	جلوہ روئے پاک مین نور خدا کا تہا ظہور	جسنے کہ دیکھا یہہ کہا صل علی محمد

دست تھے آپکے بہر دعا [illegible] زمین — منہہ کی قبول تھی دعا اصل علی محمد
انگلیاں پانچ آپکی وقت نماز ہین پانچ — [illegible] تا ہے

صفا تو یون آئینہ ایسا کہا ہے پاک صاف — سینہ تھا جیسا آپکا اصل علی محمد
خالی ہوا وہ جس میں نعمت نہ تا [illegible] شکم — [illegible]

ناف زمین عرش تک [illegible] ناف کی — ناف مین ایسی بو کہا اصل علی محمد
[illegible] ہو [illegible] گرنا — اگے ہی آپ بنا جا اصل [illegible]

گو [illegible] کہیں تھی شمع زبان خاک سے — آنکھی دیکھ [illegible] پا اصل علی محمد
پاؤں تھا قائم [illegible] — [illegible] ہنگا اصل علی محمد

جسم مبارک آپکا ہات حق کے ہاتھ تھا — سر لیکے تا پا اصل علی محمد
رنگ ملیح [illegible] — [illegible] ہی محیا اصل علی محمد

عرش کو رتبہ جب ملا جبکہ قلم لوح پر — سر کو جھکا یہ لکھا اصل علی محمد
سدرۂ منتہی چہ روز [illegible] — [illegible]

وہ ہے شفیع عاصیان وہ ہے کریم اور رحیم — ایسا ہوا نہ ہوویگا اصل علی محمد
انبیا اولیا سب پڑہتے ہیں فقط ورد — [illegible] اصل علی محمد

خاک کو محسن [illegible] لیکے اپنے مدینہ — روضہ پہ جاکے پڑھ سدا اصل علی محمد

قصیدہ یوسف

[illegible] محی الدین جیلانی — [illegible] محی الدین جیلانی
[illegible] السالی عیار [illegible] — [illegible] محی الدین جیلانی

یقین محبوب سبحانی [illegible] قطب ربانی — [illegible] محی الدین جیلانی
رسول اللہ کے فرزند علی کے [illegible] — [illegible] محی الدین جیلانی

[illegible] گوہر — [illegible] محی الدین جیلانی
[illegible] — [illegible] محی الدین جیلانی

امام الاولیا [illegible] — [illegible] محی الدین جیلانی
[illegible] احسان [illegible] گوہر [illegible] — نسیم گلشن [illegible] محی الدین جیلانی

[illegible] — [illegible] محی الدین جیلانی
سر سرور [illegible] — [illegible] محی الدین جیلانی

امین بارگاہ حق سراج السالکین مطلق — غیاث الخلق [illegible] محی الدین جیلانی
گل گلزار [illegible] بہار باغ [illegible] — [illegible]

حبیب اللہ عالی شان عظیم القدر والرتبہ — عمیم الفیض الاحسان محی الدین جیلانی
ولی [illegible] سلطان [illegible] — [illegible]

بحق فیاض دوران [illegible] — عطا [illegible] محی الدین جیلانی
مریدی [illegible] — [illegible]

تجھے یوسف اب کیا غم بفضل حق ہوا خرم — [illegible] محی الدین جیلانی

غزل

[illegible] شاہ جیلانی — کہ [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] قطب ربانی — حبیب [illegible] عالم [illegible] محبوب سبحانی

[illegible] بیان [illegible] — بصورت مثل [illegible] بسیرت [illegible] ثانی
[illegible] — حیات تازہ [illegible] دین مسلمانی

سراپا جلوہ حسنی [illegible] باقی — [illegible] یعقوب [illegible] ماہ کنعانی
[illegible] — [illegible] شام [illegible]

[illegible] — جلوداری [illegible] خواص [illegible]
[illegible] — گدایان [illegible] شاہی تخت [illegible]

[illegible] باک آواز [illegible] — کہ آید جبرئیل از بہر کار و بار [illegible]

تمت [illegible]